تحریکِ ختمِ نبوّت

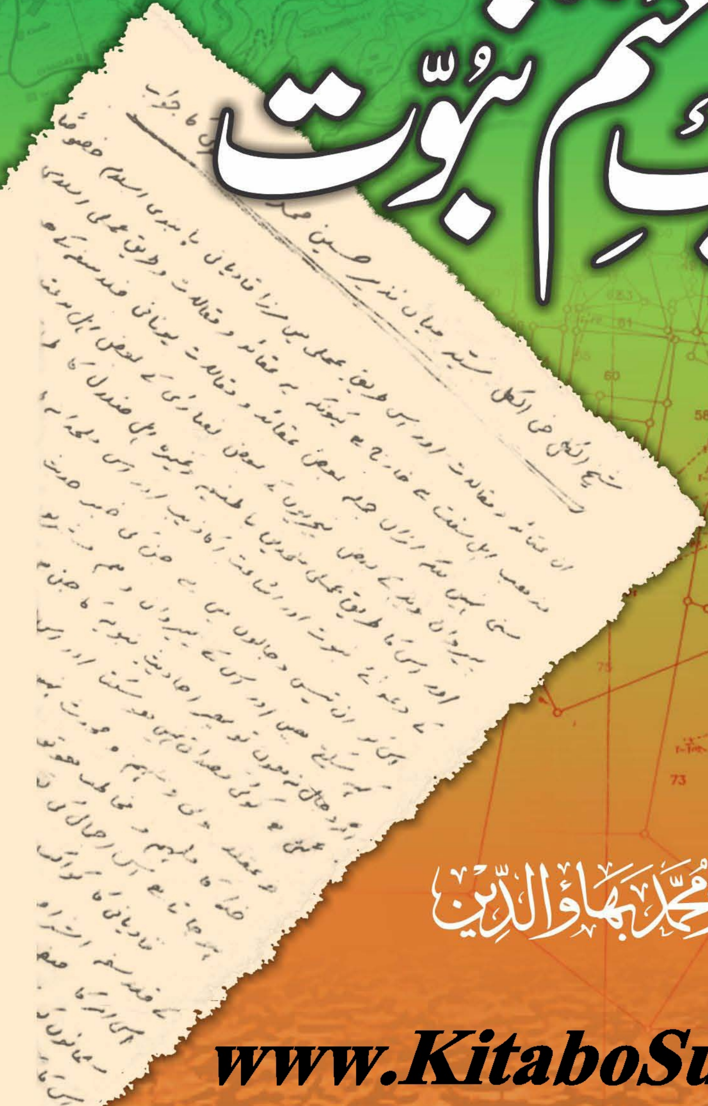

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ ہفتاد و دوم (۷۲)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ ہفتاد و دوم (۷۲)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاءالدین حفظہ اللہ
صفحات	۲۸۸
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

مشمولات کتاب کا تعارف	۴
مسیح الہند	۷
بابا چٹو لاہوری بمقابل مرزا غلام احمد قادیانی	۱۰
قادیانیت اور بہائیت (عبداللہ کشمیری وکیل)	۱۴
مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد (بابو حبیب اللہ کلرک)	۱۷
اباطیل مرزا ۔ (بابو محمد اسحاق امرتسری)	۲۰
بطلان مرزا۔(بابو محمد اسحاق امرتسری)	۳۵
مرزائیت کا جال لاہوری مرزائیوں کی چال (مولانا کرم الدین دبیر)	۴۸
برق آسمانی برخرمن قادیانی۔(محمد منیر الدین منیر دہلوی)	۶۱
میزان ابجد اور آئینہ مرزا ۔(حافظ عنایت اللہ اثری)	۸۱
قطع الوتین (من) بشیر الدّین ۔ا۔ (حافظ عنایت اللہ اثری)	۱۳۹
قطع الوتین من بشیر الدین۔۲۔(حافظ عنایت اللہ اثری)	۱۷۹
الکیل الموفی (حافظ عنایت اللہ اثری)	۲۰۹
سوانح حافظ عنایت اللہ۔ مختصراً	۲۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مشمولات کتاب کا تعارف

تحریک ختم نبوت کے سلسلہ کتب کی جلد بہتّر (۷۲) اہل علم کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے جس کا آغاز مصر کے رسالہ المنار مطبوعہ ۱۶ جمادی الاول (۱۳۲۰ھ) میں مسیح الھند کے عنوان سے شائع ہونے والے ایک عربی مضمون کے اردو ترجمہ سے ہوتا ہے جو ضیاء السنہ کلکتہ کی ۱۹۰۲ء کی فائل سے نقل کیا جارہا ہے۔ اس کے بعد بابا چٹو لاہوری کی ایک تحریر ان کے اشاعۃ القرآن جلد۴ نمبر۲۔ بابت ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۶ء مطابق رمضان ۱۳۲۴ھ سے نقل کی گئی ہے جس میں انہوں نے مرزا غلام احمد کو مولوی عبداللہ چکڑالوی سے مباحثہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ بابا چٹو ۱۹۰۶ء میں قادیان بھی گئے تھے جہاں ان کی مرزا صاحب سے مباہلہ بارے چیلنج بازی ہوئی تھی۔ اس موقع پر جو اقرار نامہ تحریر کیا گیا تھا اسے بابا چٹو کے مذکورہ رسالے سے یہاں نقل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مولوی عبداللہ کشمیری وکیل کا ایک مضمون بعنوان: قادیانیت اور بہائیت، شامل اشاعت ہوا ہے جسے مولانا سید محمد داؤد غزنوی مرحوم نے اپنے اخبار توحید امرتسر کے ۲۳ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ میں شائع کیا تھا۔ بعدازاں بابو حبیب اللہ کلرک کی تحریر بعنوان: مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد، خطیب الہند مولانا محمد دہلوی کے اخبار محمدی دہلی کے دسمبر ۱۹۲۸ء کے شمارے سے نقل کی گئی ہے۔

حاجی محمد اسحاق امرتسری تحریک تحفظ ختم نبوت کے متحرک کارکن تھے (آپ تقسیم ہند کے بعد حاجی محمد اسحاق حنیف کے نام سے مغربی پاکستان کی جمیعت اہل حدیث کے مرکزی رہنماؤں میں شمار ہوئے) ان کی دو تحریریں: اباطیل مرزا، بطلان مرزا، نقل کی گئی ہیں۔ اباطیل مرزا، کتب خانہ حقانی امرتسر سے ۲۴ رمضان ۱۳۵۳ھ کو، اور بطلان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا، ۱۹۳۵ء میں بصورت رسالہ شائع ہوئی تھیں۔

حافظ منیر الدین منیر دہلوی بھی تحریک تحفظ ختم نبوت کے ایک نمایاں کارکن رہے ہیں۔ان کا نظم ونثر پر مشتمل رسالہ: برق آسمانی برخرمن قادیانی، شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت کے ایک نامور بزرگ حضرت مولانا کرم الدین دبیر جہلمی ہیں۔ان کا ایک مختصر رسالہ، مرزائیت کا جال لاہوری، مرزائیوں کی چال، شامل اشاعت کیا جا رہا ہے جو آپ نے لاہوری مرزائیوں کے ایک پمفلٹ کے جواب میں لکھا تھا۔

حافظ عنایت اللہ اثری وزیر آبادی ثم گجراتی بھی تحریک تحفظ ختم نبوت کے اہم کارکن رہے ہیں۔ان کی تصنیف: میزان ابجد اور آئینہ مرزا، شامل اشاعت کی گئی ہے جو عبدالرحیم پرنٹر پبلشر ناظم انجمن محمدیہ پشاور صدر نے نومبر ۱۹۳۴ء میں لاہور سے بار اول طبع کرائی تھی۔حافظ عنائت اللہ مرحوم نے اس رسالے کے تعارف میں بتایا ہے کہ

برادران ملت کو معلوم ہے کہ ابتداء سے اسلام میں نبوت کی شان بہت بلند ہے۔اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس کے احترام کے خیال سے اس کے ہر ایک دعویدار کی آواز کو سن کر انکار نہیں، بلکہ توقف اور غور کے بعد روشن دلائل کی بنا پر سچی نبوت کی تصدیق اور جھوٹی کی تکذیب سعید الفطرت لوگوں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا، جو عین دانش مندی ہے۔مگر اب ختم نبوت کے بعد اس روش کی شرعاً ضرورت نہیں کیونکہ ہر ایک دعویدار بحسب ارشاد نبوی جھوٹا اور دجال ہے۔ہاں! اتمام حجت کے طور پر ایسے جملہ دعویداروں کا ہر پہلو سے ابطال لازم ہے، تا وہ اپنے بعض تار عنکبوت کی طرح ادلہ پر غرہ ہو کر کہیں سادہ لوح مسلمانوں کی گمراہی کا موجب نہ ہوں۔مرزا غلام احمد نے ایک نہیں، کئی ایک مناصب کا دعوی کیا اور اپنے صدق و کذب کا معیار بھی خود ہی مقرر فرمایا کہ اس پر مجھے پرکھ لیا جائے، چنانچہ اس رسالہ میں آپ کو ابجدی طریق پر پرکھا گیا ہے جو مرزا صاحب کا پسندیدہ اور الہامی معیار ہے

اس کے بعد حافظ عنایت اللہ کی دو مزید تحریریں: قطع الوتين (من) بشير الدّين ۔ا ، گوسالہ سامری اور بئس القرين، خطوط مراسلات ۱۳۵۶ھ، اور قطع الوتین نمبر۲ شامل اشاعت ہیں۔

حافظ عنایت اللہ صاحب بتاتے ہیں کہ لفظ توفّی کی بابت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کا انعامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیلنج منظور کرتے ہوئے اس کے فرزند خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کے نام اخبارات میں جو خطوط و دیگر مضامین اس سلسلہ میں طرفین سے شائع ہوئے تھے، انہیں بحسب ترتیب معہ محاکمہ علمائے عرب اس رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے تاکہ آئندہ نسلیں اس سے مستفید ہوں۔ اور چٹھیوں کا وہ عربی ملخص بھی اس کے ہمراہ ملحق ہے جو ہاروت و ماروت کے نام سے شائع ہو کر عرب میں تقسیم ہوا۔

حافظ عنائت اللہ وزیر آبادی کی قطع الوتین ۱۹۳۷ء میں بار اول، اور ۱۹۶۱ء میں بار سوم شائع ہوئی تھی۔ ۱۹۴۶ء۔ ۱۹۴۷ء کی سرگذشت قطع الوتین نمبر ۲، کے عنوان سے شائع شدہ ہے جسے رسالے کی طبع دوم ۱۹۶۱ء سے نقل کیا جا رہا ہے۔

اس کے بعد حافظ عنایت اللہ کا رسالہ الکیل المو فی نقل کیا جا رہا ہے۔ جس کا سبب تالیف حافظ صاحب بتاتے ہیں کہ اپنی مسجد میں سورہ مائدہ کے آخری رکوع کا درس دیتے ہوئے انہوں نے ذکر کیا کہ بیان عیسوی فلمّا تو فّیتنی آپ کے ما دمت فیھم کے بالمقابل واقع ہوا ہے۔ جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی ؑ اپنی زندگی کو دو حصوں پر تقسیم فرما رہے ہیں۔ ایک حصہ جو (آپ نے) لوگوں میں رہ کر گزارا ہے، اسے وہ ما دمت فیھم سے تعبیر فرما رہے ہیں اور دوسرا حصہ جسے فلمّا تو فیتنی کہہ کر بیان فرما رہے ہیں وہ لوگوں سے علیحدہ ہو کر گذارا ہے۔ اگر اس جگہ تو فّی بمعنی موت ہوتی تو موصوف (حضرت مسیح) اس کے مقابل ما دمت حیاً فرماتے مگر انہوں نے تو فّی کا مقابل ما دمت فیھم فرما کر موت کے معنوں کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔ حافظ عنایت اللہ اثری بتاتے ہیں درس میں اس وقت ایک مرزائی خیال بھی تھے جن کے اعتراض پر ایک تحریری بحث اور خط و کتابت وغیرہ کا آغاز ہوا جس کا انجام الکیل المو فی کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ جسے جلد ہذا میں نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ اسی عاجز پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرما کر مناسب تنبیہ و رہنمائی کے ساتھ فقیر کیلئے دعائے خیر کا سلسلہ جاری رکھیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام: **فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بہاء الدین ۱۵۔ اپریل۔۲۰۱۹ء**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح الہند

مصر کے رسالہ المنار مطبوعہ ۱۶ جمادی الاول (۱۳۲۰ھ) میں مسیح الہند کے عنوان سے مندرجہ ذیل مضمون اڈیٹر کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ وھو ہذا

اس شخص نے جو کہ مسیح اور مہدی ہونے کا مدعی ہے دنیا میں شر و فساد برپا کیا ہے۔ جھوٹے دعوی کی تائید میں طرح طرح کے رسالہ ہندوستان اور دیگر بلاد اسلامیہ میں شائع کرتا ہے۔

اس کے مضامین اور تحریرات ایسے ہیں جیسے کاہنوں اور نجومیوں کے شعبدے اور مقفی فقرے بلکہ اس سے بھی بدتر۔

جو شخص مرزا کی عربی تحریر کو تامل سے پڑھے تاکہ اس کا اصلی مطلب معلوم ہو، تو سوا ملمع سازی اور غلو اور اپنی مدح وثنا کے اس میں کچھ نہ پائے۔

یہ شخص بار بار اپنی تعریف، اور جو اس کو مسیح موعود نہیں مانتے ان کی مذمت وہجو کرتا ہے۔

بسا اوقات اس کی طویل وعریض تحریرات میں اس قسم کے مضامین پائے جاتے ہیں جن میں غور کرنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور حصول جاہ وثروت اور برٹش گورنمنٹ سے تقرب ورسوخ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی اس کا مقصد معلوم نہیں ہوتا۔

جہاد کو منسوخ اور مسلمانوں پر حرام کہتا ہے اور انگریزوں کی مدح کرتا ہے اس لئے کہ وہ اس کی حمایت کرتے ہیں۔

ذرا مسیح دجال ہم کو بتائے اور نشان دے کہ اس زمانہ میں جہاد کرنے والے مسلمان کہاں ہیں اور حرام ومنسوخ کہنے کی کیا ضرورت واقع ہوئی۔ وہ مسلمان کہاں ہیں جو اس کام میں مشغول ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کو اس سے روکنے کے لئے منسوخ کہنے پر زور دیا جاتا ہے۔

کیا اس کو معلوم نہیں کہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے بڑے بڑے شہر اور ملک نکل گئے کیونکہ جن امور کی اس لئے ضرورت تھی ان کو مسلمانوں نے یک قلم موقوف کر دیا۔ جو قومیں مسلمانوں پر جنگ و حرب کی وجہ سے طعن وطنز کرتی تھیں، وہی قومیں فنون جنگی میں مسلمانوں سے آگے بڑھ گئیں یہاں تک ان پر حاکم و فرمان روا ہو گئیں۔

شائد مرزا پر وحی نازل ہوئی ہوگی کہ جنگ و حرب مسلمانوں کے لئے عار و ننگ اور مسیحی قوم کے لئے خیر و خوبی اور فضیلت کا باعث ہے۔

مرزا گمان کرتا ہے کہ جس قدر روایتیں نزول مسیح کے بارہ میں وارد ہیں، وہ سب مجھ پر صادق آتی ہیں حالانکہ احادیث میں صاف طور پر عیسی بن مریم کے نزول و ظہور کا ذکر ہے۔

بھلا کہاں عیسی علیہ السلام اور کہاں مرزا قادیانی مورد لعن وملام۔

احادیث میں وارد ہے کہ عیسی علیہ السلام دو فرشتوں کے درمیان آسمان سے نازل ہوں گے، سو ہندوستان میں آسمان سے نزول کہاں ہوا۔ کہاں فرشتے اور کہاں مرزا کے مرید جاہل واحمق۔

احادیث میں جو مسیح کے اوصاف مذکور ہیں وہ ہرگز مرزا پر منطبق نہیں، اس سبب سے وہ طرح طرح تاویلیں کرتا ہے اور لغو باتیں بناتا ہے۔ کہتا ہے کہ ظاہر قرآن سے حضرت عیسی کا وفات پانا ثابت ہوتا ہے اور لوگوں کو ان کی قبر کا حال معلوم ہوا ہے۔

اگر فرض کیا جاوے کہ عیسی علیہ السلام وفات پا گئے تو اس سے یہ کیوں کر ثابت ہوتا ہے کہ احادیث میں جن کے نزول کا ذکر ہے اس سے مراد غلام احمد قادیانی ہے۔

یا تو احادیث مذکورہ کی صحیح و مقبول تاویل کی جائے یا ان کا ضعیف ہونا بیان کیا جائے کیونکہ قرآن کریم متواتر اور قطعی ہے۔ پس جو قول کہ کسی تاویل اور توجیہ سے بھی اس کے مخالف ہوگا، وہ مقبول نہ ہوگا۔

یہ دجال اظہار معجزات و خوارق عادات کا مدعی ہے کیونکہ اس نے ایک کتاب، جو لوگوں کی نگاہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نہایت حقیر اور ذلیل ہے، اگر چہ وہ اس کو بزعم خود عظیم الشان سمجھتا ہے، تالیف کی ہے۔ اس میں سوا ہذیان اور خرافات کے اور کچھ نہیں۔

پس جب اس قسم کی لغو اور لچر کتابیں مسیح اور مہدی ہونے کے لئے دلیل ہو سکتی ہیں تو جس کتاب کو تمام عقلاء پسند کرتے ہیں وہ کتاب والے کے معبود ہونے کی دلیل کیوں نہ ہوگی۔

اس بدحواس کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ قرآن کا آنحضرت ﷺ کے لئے معجزہ ہونا کس وجہ سے ظاہر ہوا۔ کیا اس سبب سے کہ وہ تالیف کی ہوئی کتاب ہے۔ ہرگز نہیں، بلکہ معجزہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اعلی درجے کے علوم ربانی اور اصلاحی امور پر مشتمل ہے۔ اسی کے صدقہ سے گمراہوں نے ہدایت پائی، ان کے عقائد درست ہوئے، خراب اخلاق عمدہ ہو گئے۔

باوجودیکہ قرآن ایسے شخص کی زبان سے آشکارا ہوا جو محض امی، جس نے استاد سے ایک لفظ بھی نہیں سیکھا، ونیز اس کا بیان اس درجہ فصیح و بلیغ ہے کہ تمام بلغاء اس سے عاجز و مجبور ہو گئے باوجودیکہ جو قرآن لے کر آئے وہ فصاحت و بلاغت میں شہرہ آفاق نہ تھے۔

اور مقام غور وانصاف ہے کہ جو شخص چالیس سال کی عمر تک کسی قسم کے کمال اور جوہر میں مشہور و معروف نہ ہو، پھر وہ دفعۃً ایسے درجہ و مرتبہ پر پہنچ جائے جو سب پر سبقت لے جائے، اس کا سبب سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ سچا معجزہ اور حق تعالی کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔

اور مرزا کا یہ کہنا کہ فاتحہ ہمارے مسیح ہونے کی دلیل ہے اور لفظ الرحمٰن الرحیم محمد خاتم الانبیاء پر دلالت کرتا ہے وغیرہ۔ سو یہ قرآن کے ساتھ تمسخر اور نہائت مکروہ لہو ولعب ہے ہر شخص اس قسم کے خرافات پر الفاظ قرآنی کو دلیل ٹھہرا سکتا ہے۔ کیا عجب کہ قادیانی راہ راست پر واپس آجاوے۔

(ضیاء السنہ کلکتہ۔ نمبر ۱۰ جلد ۱ بابت شعبان المعظم ۱۳۲۰ھ (نومبر ۱۹۰۲ء) ص ۱۱۔۱۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابا چٹو لاہوری بمقابل مرزا غلام احمد قادیانی

لاہور کے شیخ محمد چٹو اپنے رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ایھا الناظرین میرے اور خلیفہ رجب دین مرید مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مابین مناظرہ ہوا۔ خلیفہ (رجب دین) نے مجھ سے ۱۰۔ سوال کیئے اور وہیں میں نے مولوی نورالدین صاحب کے سامنے بالمشافہ جواب دیئے اور مولوی صاحب نے قلم بند کیئے۔

چونکہ خلیفہ (رجب دین) صاحب کا اور میرا مباحثہ کافی نہ سمجھا گیا، آج چوتھا روز ہے میاں سراج الدین نے جن کے مکان پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رونق افروز ہیں ایک خط پنسل سے لکھا ہوا بھیجا جس میں مسطور تھا کہ میں مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی گفتگو مولوی حکیم نوردین صاحب سے کرا دیتا ہوں۔

یہ بات معلوم رہے کہ مولوی نوردین صاحب نے مجھ سے کہا ہوا ہے کہ میں نے قرآن مجید صرف مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب ہی سے سیکھا ہے۔ قبل از بیعت میں قرآن مجید کے نکات اور دقائق کو بخوبی نہ جانتا تھا۔ لہذا اب مرزا صاحب کی موجودگی میں مولوی نورالدین صاحب سے بحث فضول ہے۔ استاد کے ہوتے ہوئے شاگرد کی کیا ضرورت ہے۔

ایک طرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دعوی ہے کہ جو کوئی مجھے مامور من اللہ اور امام وقت نہ مانے وہ جہنمی ہے، اور ایک طرف مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کو دعوی ہے کہ جو کوئی قرآن مجید کے علاوہ کسی اور کتاب کو دینی معاملات میں اپنا حکم بنائے وہ یقیناً کافر اور راندہ درگاہ ایزدی ہے۔ اور میں یعنی شیخ محمد چٹو مدت مدید اور عرصہ دراز سے علماء کا خادم رہا ہوں اور اب بھی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے دل میں مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ جدھر حقانیت اور صداقت دیکھوں اودھر ہی کا ہو رہوں، اور ہمیشہ احکام قرآنی کا پابند رہوں، اور قرآن پر ہی خاتمہ ہو۔ لہذ میں بذریعہ اشتہار عرض پرداز ہوں کہ

مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب اپنا مامور من اللہ اور امام وقت ومہدی ومسیح ہونا قرآن مجید ہی سے ثابت کریں

اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی سے محض بحوالہ آیات قرآنی اس مسئلہ میں گفتگو فرمائیں اور خود بھی قرآن کے متعلق جتنے سوال چاہئیں کرلیں۔

اور ہر دو صاحبان کی تقریر بالمشافہ ہو، اور ساتھ ساتھ قلم بند ہوتی جائے۔

بعدہ طبع کرا کے فیصلہ کا دارومدار پبلک پر چھوڑ دیا جائے۔

اور میرے بعض احباب اہل حدیث جو فرقہ احمدیہ میں شامل ہیں مجھے نہایت اصرار سے کہتے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب (چکڑالوی) اور مرزا غلام احمد صاحب کی باہم گفتگو ہو کر سچائی اور حقانیت ظاہر ہو جائے ۔لہذا میں دل سے چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی میری استدعا کو ضرور ہی منظور فرمائیں اور انکے خاص الخاص احباب بھی ان کو مولوی عبداللہ صاحب (چکڑالوی) سے گفتگو پر آمادہ کریں ۔

تمام لوگ نہایت ہی شوق سے مناظرہ کے منتظر ہیں کیونکہ یہ دونوں صاحب (مرزا قادیانی اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی) فی زمانا نرالے دعوی کے مدعی تمام دنیا سے الگ اور حقانیت اور صداقت کے دعوے دار ہیں۔

میرے خیال میں انجمن حمایت اسلام لاہور کا مکان مناظرہ کے لئے بہت ہی مناسب ہے اور سرکاری انتظام جو مرزا صاحب (قادیانی) نے اپنے لیکچر کے واسطے کرایا ہے، وہی انتظام کافی اور وافی ہے۔

ر بنا افتح بیننا و بین قو منا بالحق و انت خیر الفا تحین

(اشاعۃ القرآن جلد۴ نمبر۲ بابت ۱۵ ماہ نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ماہ رمضان ۱۳۲۴ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز اسی رسالے میں لکھا ہے:

مباہلہ مرزا صاحب قادیانی بہ اہل قرآن

بابا شیخ محمد چٹو صاحب بمعیت مولوی حکیم محمد یوسف بغدادی انہی گذشتہ دنوں میں خاص اسی غرض و منشاء سے قادیان تشریف لے گئے تھے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب اپنی مہدویت وعیسویت وامامت حقہ کا ثبوت اگر کچھ رکھتے ہیں تو قرآن کریم سے نکال کر پیش کریں۔

اس پر بہت کچھ گفتگو فیما بین مرزا (غلام احمد) صاحب و بابا (چٹو) صاحب کے ہوتی رہی لیکن آخر کار مرزا (غلام احمد) صاحب نے تجویز مباہلہ کو پیش کیا جس کی مفصل کیفیت ...ایک روئداد کے رسالہ آئندہ میں بلا کم وکاست پیش کی جائے گی بالفعل مرزا صاحب کے اقرار نامہ کی نقل مطابق اصل بمراد ملاحظہ ناظرین درج ذیل ہے وھوہذا

مباہلہ کے لئے اقرار نامہ

حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) نے فرمایا کہ مباہلہ سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کو آپ پڑھ لیں، اورخوب غور سے سمجھ لیں۔اس کے بعد بھی اگر آپ میری تکذیب کریں تو مباہلہ ہوگا۔

مگر پہلے دس سوال اس کتاب سے کروں گا اوران کے جواب لوں گا تا کہ معلوم ہو آپ نے سمجھ لی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو دس سوال میں کروں گا اس کا جواب انہیں الفاظ میں دینا ہوگا جو میں نے لکھے ہیں۔اور ہر ایک شخص اس وقت لکھتا جاوے گا اور کتاب سے مقابلہ ہو۔اگر موافق نہ ہوا تو پھر کتاب دیکھنی ہوگی اور پھر اسی طرح دس سوال ہوں گے

مکرر یہ بات ہے کہ دس سوالوں سے مراد میری یہ ہے کہ متفرق مقامات کتاب حقیقۃ الوحی سے دس طور کی باتیں میں مولوی حکیم محمد یوسف صاحب سے دریافت کروں گا۔اور یہ ایک لازمی امر ہوگا کہ ہر ایک سوال کا کتاب کے موافق پورا پورا جواب دیں۔کسی حصہ میں کمی نہ ہو۔اور اگر کسی کے جواب کے وہی میں پورا جواب نہ پایا جاوے تو پھر لازم ہوگا کہ دوبارہ کتاب کو اول سے آخر تک دیکھیں اور پھر نئے دس سوال انتخاب کئے جاویں گے۔اگر اس میں بھی کسی جواب کے دینے میں کمی ہوگی تو یہی قاعدہ جاری رہے گا جب تک دس سوال کا پورے طور پر جواب نہ دیں۔

اس کتاب کے پورا دیکھنے سے ایک دن پہلے ہمیں اطلاع دیں تاکہ سوالات کے انتخاب کے لئے وقت مل جاوے۔

حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نے یہ بھی اقرار کیا کہ وہ کتاب پڑھ کر جب اس غرض کے لئے آئیں گے تو وہ دن شمار نہ ہوگا اور وہ خود اس مطلب کے لئے آئیں گے

(نویسندہ یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان)

بقلم مرزا غلام احمد

بقلم یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان مورخہ ۲۸۔اکتوبر ۱۹۰۶ء

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت اور بہائیت

قادیانی حضرات کو ۵۰۰ روپیہ انعام

از قلم: جناب محمد عبداللہ صاحب وکیل کشمیر

قادیانی اور بہائی اصولاً متحد ہیں صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے۔ قادیانی موعود اسلام یا مسیح موعود کو امتی نبی یا غیر تشریعی مان کر عملاً دین جدید کو پھیلانا چاہتے ہیں، اور بہائی موعود اسلام یعنی مسیح موعود کو مظہر الوہیت یا ربوبیت مان کر صفائی اور دلیری کے ساتھ ایک مستقل دین جدید کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اس لئے ایک طویل سلسلہ قیل وقال میں، میں نے دعوی کیا تھا کہ بہاء اللہ مسیح موعود اور مامور من اللہ کا مدعی ہے اگر کوئی قادیانی میرا یہ بیان غلط اور جھوٹ ثابت کر دے تو میں پانچ سو روپیہ تاوان ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ صاف بات یہ تھی کہ جس طرح میرا دعوی تھا اسی طرح مجھ سے ثبوت لیا جاتا اور اگر میں ایفاء نہ کرتا تو رقم کا مطالبہ ہوتا، مگر قادیانیوں نے بجائے اس کے الفضل مورخہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں ایک نوٹس از جانب مولوی اللہ دتا جالدھری شائع کر کے اپنی طرف سے الفاظ وشرائط بڑھا کر فتح حاصل کر لی۔ لہذا اپنے دعوی کو ثابت کرنے کیلئے مختصراً یہ چند سطور اہل قادیان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اگر انہوں نے میرا بیان غلط اور جھوٹ ثابت کر دیا تو پانچ سو روپیہ تاوان اہل قادیان کو ادا کروں گا۔

دعوی بہاء اللہ

نمبرا۔ قل یا ملأ الفرقا ن قد اتی المو عود الذی وعد ته فی الکتاب

(الواح۔ ص ۴۳۵)

نمبر۲۔ الکتاب قرآن میں موعود کا وعدہ کہاں ہے۔ سنو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يو م يأتى ر بك فى ظلل من الغمام

جناب مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴ میں یأتی ر بك سے مسیح موعود کا آنا مراد لیا ہے اور یہی آیت بہاء اللہ نے کتاب الشیخ صفحہ ۸۲ پر پیش کی ہے۔

نمبر۳۔اس بارے میں جناب بہاء اللہ اور حضرت مرزا صاحب متفق ہیں کہ موعود اسلام ربوبیت کا مظہر ہے۔

نمبر۴۔یأتی ر بك کے مطابق بہاء اللہ کہتا ہے، دیکھو الواح صفحہ ۲۲۰

قد فتح بـا ب الـفـضـل و نـصـبـت رأية الـعـدل مـما اتى الوها ب راكبا على االسحاب

نمبر۵۔بہاء اللہ کے نزدیک موعود اسلام الوہیت کا مظہر اتم ہے، نہ خدا۔اور یہی مذہب حضرت مرزا غلام احمد کا ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۳۱ کتاب الشیخ کہ

آں جناب یا غیر گفتہ سورہ تو حید را ترجمہ نمایند تا نزد کل معلوم ومبرھن گردد کہ حق لم یلد ولم یولد است، وبابیھا بربوبیت والوہیت قائل اند۔یا شیخ ایں مقام مقام فنا از نفس و بقا باللہ است وایں کلمہ اگر ذکر شود وبدل بر نیتی بحت بات است

نمبر۶۔بہاء اللہ مطابق تشریح ضمن نمبر۵۔الوہیت کا دعوی کر کے خدا نہیں بنتا بلکہ تمام انبیاء رسل کے زمرہ میں بزعم خود داخل ہوتا ہے۔ملاحظہ ہو الواح صفحہ ۲۲۲

ہیکل ظہور قائم حق بودہ وہست

نمبر۷ بہاء اللہ کی لوح ہو الیا ہی پڑھو نبوت کا نہیں مگر رسالت کا دعوی موجود ہے مثلاً

آں جمال عزاحدیہ راز ما بین بریّہ خود منتخب فرمود و بخلعت تخصیص مخصوص فرمود لاجل رسالت

نمبر۸۔بہاء اللہ ایک پہلو سے انسان اور ایک پہلو سے ایسا خدا نہیں بنتا جیسا کہ مسیحی عقیدہ ہے بلکہ خدا کی نسبت اس کا عقیدہ صاف ہے دیکھو کتاب الشیخ صفحہ ۱۰

حق جلالہ از برائے ظہور جواہر معانی از معدن انسانی آمدہ یعنی مشارق امرومخازن لآلی علم او چہ کہ تعالی اند مکنون ومستور عـن ا لا نظا ر انظر ما انز له الر حمن فى القر آ ن لاتد ر كه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الا بصار و هو یدرك الابصار الآیه

نمبر۹۔ بہاء اللہ انبیاء کی طرح ہیکل ظہور یا مظہر ربوبیت کے عنوان سے مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہے ملاحظہ ہو

کتاب الشیخ صفحہ۷۔ لعمر الله ان البهاء ما نطق عن الهوى بل انطقه الذى انطق الاشیاء بذکره و ثناءه

صفحہ۹۔ انى ما اظهرت نفسى بل الله اظهرنى كيف اراد .. ليس هذا من عندى بل من لدن عزيز عليم۔ و امرنى بالنداء بين الارض و السماء

الواح صفحہ ۱۹۶۔ ینطق بما نطق روح الاعظم فى صدره الممرد الاصفى

نمبر۱۰۔ بہاء اللہ کا یہ دعوی برہمو سماج کی طرح نہیں بلکہ وہ کہتا ہے دیکھو الواح صفحہ ۵۰

كلما اردنا ان نذكر بيانات العلماء و الحكماء و ما ظهر فى العالم و ما فى الكتب والزبر فى لوح امام وجه ربك نرى و نكتب انه احاط علمه السماوات و الارضين

پس جب بہاء اللہ بزعم مکاشفہ میں ایک صاف لوح سے دیکھ کر لکھتا ہے تو اگر اس کے نزدیک اس کا نام وحی یا کلام الہی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہاں وحی کے شؤن جداگانہ ہیں۔

تلک عشرۃ کاملہ:

ان امور عشریہ سے مختصراً ثابت ہو گیا کہ بہاء اللہ کا دعوی موعود اسلام اور مامور من اللہ ہونے کا ہے۔ اب اہل قادیان کا فرض ہے کہ یا تو میرا یہ بیان غلط ثابت کریں اور پانچ سو روپیہ لے لیں، یا خود قادیانیت سے توبہ کر کے جماعت احمدیہ لاہور کے ساتھ مل جائیں

یا صفائی سے دین بہائی اختیار کریں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

(توحید ۲۳ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ص۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد

مولوی حبیب اللہ کلرک محکمہ نہر امرتسر

(اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے باپ بیٹے کے جھگڑے اور ان دونوں کے اختلافی اقوال پر روشنی ڈالی ہے۔ مدیر اخبار محمدی)۔

غلام احمد: براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۵-۵۵۶ پر لکھتے ہیں

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ
تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کر دیا

محمود احمد:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکرگزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳ کالم ۳)

غلام احمد:

ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۲ پر لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء:٦٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع و تابعدار ہو۔

محمود احمد:

حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۵۵ پر ہے:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله (النساء:٦٤) اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے حالات پر استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے

غلام احمد:

انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام بجالائیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۳۹)

محمود احمد:

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالی نے مسیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کر دیا

(حقیقۃ النبوۃ اول۔ص ۱۳۳)

غلام احمد:

حضرت موسی کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمود احمد:

آنحضرت ﷺ سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجے تک پہنچا سکے اور صرف ہمارے آنحضرت ﷺ ہی ایسے انسان کامل گذرے ہیں جو نہ صرف کامل تھے بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے (حقیقۃ النبوۃ ص ۴۰) (پس مرزا صاحب جھوٹے ٹھہرے جو امت موسی میں ہزاروں امتی نبی ہونے کے قائل ہیں)

غلام احمد:

مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا سے وحی پانے والا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۷)

محمود احمد:

دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے۔

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۹)۔ (یعنی باپ محدث کہتا ہے اور بیٹا نبی کہتا ہے)

(اخبار محمدی۔ دہلی۔ یکم دسمبر ۱۹۲۸ء۔ ص ۴)۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اباطیل مرزا

یعنی مرزا قادیانی کے جھوٹ

(جس میں مرزا غلام احمد کے قریباً ۳۳ جھوٹ قلم بند کئے گئے ہیں)

مؤلفہ حاجی محمد اسحاق امرتسری۔ کتب خانہ حقانی امرتسر۔ ۲۴ رمضان ۱۳۵۳ھ

الحمد لله و حده و الصلوة و السلا م علی من لا نبی بعده

بعد حمد و تعریف کے واضح ہو کہ جھوٹ کو اسلام ہی نہیں برا کہتا بلکہ ہر مذہب و ملت کا انسان جھوٹ سے نفرت کرتا ہے۔ مگر افسوس کہ قادیانی مرزا جی باوجود رسالت کے مدعی ہونے کے بھی جھوٹ اور بہتان تراشی ان کی عادت تھی۔ تصانیف مرزا غلام احمد دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آنجہانی قادیانی کو افتراء اور کذب بیانی میں کمال حاصل تھا۔

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اس رسالہ میں چند ایک جھوٹ درج کئے جاتے ہیں ہمارا مقصود صرف اصلاح ہے۔ بعد مطالعہ کے آپ خود ہی اپنے دل سے دریافت کرنا کہ ایسا شخص نبوت کا مصداق ہوسکتا ہے۔

اگر آپ مرزائیت کی اصلیت سے کما حقہ آگاہی حاصل کرنی چاہتے ہوں تو ہمارا دوسرا رسالہ حالات مرزا، ملاحظہ فرمائیں ....

دین کا مشتاق: محمد اسحاق۔ امرتسر ۲۴ رمضان ۱۳۵۳ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اباطیل مرزا کے معنی ہیں مرزا جی کے جھوٹ۔ چونکہ اس رسالہ میں مرزا جی کے جھوٹ جمع کئے ہیں اس واسطے اس کا نام بھی اباطیل مرزا انتخاب کیا گیا ہے۔

نمبرا۔ ناظرین، مرزا جی لکھتے ہیں:

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب۔ص ۵)

پچاس الماریاں کتابوں سے بھرنا خالہ جی کا باڑہ نہیں۔ مرزا جی کی کل کتابیں اسّی (۸۰) کے قریب ہیں۔ دیکھو اخبار پیغام صلح لاہورے۔ اگست ۱۹۲۲ء۔

اور مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے لکھتے ہیں:

حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کے تمام اشتہارات کو بھی جن کی تعداد ۱۸۰ سے زائد ہے۔

(منصب خلافت۔ص ۳۱)

کیا قادیانی احباب بتا سکتے ہیں کہ اگر اسّی (۸۰) کتابیں اور ۱۸۰۔اشتہارات یک جا جمع کئے جائیں تو کیا ان سے ۵۰۔الماریاں بھری جاسکتی ہیں۔

نمبر۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ہم مسلمانوں کے کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہیں۔ (کشتی نوح۔ص ۶۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی نے بغیر سوچے سمجھے بخاری جیسی متبرک کتاب پر بے جا حملہ کیا ہے۔ حالانکہ بخاری شریف میں صاف لکھا ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔ (حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا)

نمبر۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

امام مالک جیسا امام عالم حدیث وقرآن ومتقی اس بات کا قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے۔
ایسا ہی امام ابن حزم جن کی جلالت محتاج بیان نہیں، قائل وفات مسیح ہے۔
اسی طرح امام بخاری جن کی کتاب بعد کتاب اللہ اصح الکتب ہے وفات مسیح کے قائل ہیں۔
ایسا ہی فاضل ومحدث ومفسر ابن تیمیہ وابن قیم جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔

(کتاب البریہ حاشیہ۔ ص ۲۸۸؟)

یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ ان بزرگوں میں سے کوئی بھی وفات عیسیٰ کا قائل ہرگز نہ تھا۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

وكان الروم واليونان وغيرهم مشركين يعبدون الهياكل العلويه والاصنام الارضيه فبعث المسيح عليه السلام رسله يدعونهم الى دين الله تعالى فذهب بعضهم فى حياته فى الارض وبعضهم بعد رفعه الى السماء ندعوهم الى دين الله تعالى فدخل من دخل فى دين الله۔ (الجواب الصحيح جلد اول۔ ص ۱۱۶)۔ روم اور یونان وغیرہ میں مشرکین اشکال علویہ اور بتان زمین کو پوجتے تھے۔ پس مسیح نے اپنے نائب بھیجے کہ وہ لوگوں کو دین الٰہی کی طرف دعوت دیتے تھے پس بعض تو حضرت مسیح کی زندگی میں گئے اور بعض مسیح کے آسمان پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھائے جانے کے بعد گئے۔ پس وہ لوگوں کو دین الہی کی دعوت دیتے تھے ان کی دعوت سے اللہ کے دین میں داخل ہوا جس کسی نے داخل ہونا تھا۔)....

نمبر۴۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ موسی اور عیسی زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے ۔(ایام الصلح۔ص۴۲)

حدیث کی کسی کتاب میں حضرت عیسی کا لفظ نہیں آتا۔ اگر قادیانیوں کے پاس وہ کتاب ہے جس میں حضرت عیسی کا لفظ ہو تو ہم کو بھی دکھا دیں۔ ورنہ صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ لعنت اللہ علی الکا ذبین۔

دوستو! یاد رکھو حضرت عیسی کا لفظ کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے اور نہ ہی ان شاء اللہ مرزائی دکھا سکتے ہیں۔ حدیث کی معتبر اور مستند کتابوں میں صرف یہ الفاظ ہیں

لو کان موسی حیاً ما وسعه الا اتباعی

(ملاحظہ ہو مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ا ص ۲۰۶۔ مسند احمد جلد ۳ ص ۳۸۷)

نمبر۵۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی ۔

(قادیانی اربعین نمبر ۴ ص ۱۴)

مرزائی دوستو! ہم بھی اس بات کے متمنی ہیں کہ ان نبیوں کے اسماء گرامی کی فہرست ہمیں بھی دکھلا کر بتلایئے کہ ان کے نام کس صحیفہ میں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر۶۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

تفسیر ثنائی میں لکھا ہے کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص تھا۔ (براہین احمدیہ۔ جلد۵۔ ص۲۳۴)۔

امید ہے کہ امت مرزائیہ اس امر میں اپنے پیغمبر (مرزا قادیانی) کو سچا ثابت کرے گی ورنہ ہماری طرف سے لعنت اللہ علی الکاذبین کا تحفہ قبول کرے۔

نمبر۷۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اسرائیلی نبیوں نے تو شیر خوار بچے بھی قتل کیے۔ ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں تک نوبت پہنچی

(مکتوبات احمدیہ حصہ سوم)

کیا ہی خوب ہو اگر مرزا جی کی تقلید کرنے والے احباب کرام ان نبیوں کے نام مع حوالہ شائع کر دیں۔

نمبر۸۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے خواب میں دیکھا کہ ایک نور آسمان سے قادیان پر گرا (یعنی عاجز پر) اور فرمایا کہ میری اولاد اس نور سے محروم رہے گی۔ (قادیانی اربعین نمبر۴۔ ص۳۲)

ہم مرزائی انجمن کے ممبروں سے طلب دریافت ہیں کیا ہی آپ کا شکریہ ہو اگر آپ لوگ اس کا مکمل ثبوت دیں۔ یہ واقع حضرت مولانا عبداللہ غزنوی مرحوم نے کن لوگوں کے درمیان بیان کیا۔ ان شاہدوں کی فہرست پیش کی جاوے۔

نمبر۹۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المهدی و المسیح جو مولوی رشید احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے۔(براہین احمدیہ۔ج۵ص ۱۹۹)

مرزا صاحب کا یہ بالکل اعجازی جھوٹ ہے۔ یہ رسالہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا تصنیف کردہ ہے ۔آنجہانی مرزا قادیانی نے بے سوچے سمجھے لکھ دیا۔افسوس کہ ٹائٹل پر سے مؤلف کا نام ہی پڑھ لیتے۔

نمبر۱۰۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

خدا نے میرے لئے یہ نشان بھی دکھائے کہ اس نے ہر ایک مباہلہ میں میرے دشمنوں کو ہلاک کیا۔(چشمہ معرفت حصہ دوم۔ص ۳۱۸؟)

ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ مرزا جی نے ہلاک شدہ دشمنوں کے نام تحریر نہ کئے۔کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان کے نام لکھ دیتے۔کیا مرزائی دوست بتائیں گے ۱۸۹۳ء میں بمقام عیدگاہ امرتسر مابین مولانا صوفی عبد الحق صاحب غزنوی اور مرزا قادیانی مباہلہ ہوا تھا،اس کا انجام کیا ہوا۔

کیا صوفی (عبدالحق) صاحب موصوف کرشن جی کی وفات کے بعد پورے نو سال زندہ نہ رہے۔ پھر یہ کہنا کہ،مباہلہ میں میرے دشمن ہلاک ہوئے،کس انصاف پر مبنی ہے۔

نمبر۱۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس پیش گوئی (نکاح محمدی بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے اس سے پیشگوئی کی ہے کہ و یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جسکی نسبت اس عاجز (مرزا) کی پیش گوئی موجود ہے۔

گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳)

یہ پیش گوئی ہرگز حضور نبی کریم ﷺ نے نہیں فرمائی۔ اگر بالفرض بقول مرزا قادیانی پیش گوئی آنحضرت ﷺ نے کی ہو، تو دنیا اس پر شاہد ہے کہ مرزا غلام احمد، محمدی بیگم سے باوجود اتنی سعی و کوشش کے محروم رہے، تو کیا نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی جھوٹی نکلی (شرم)

نمبر ۱۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس (عیسی) کا نزول آسمان سے ہوگا۔

(حمامۃ البشری از مرزا قادیانی)

کیا امت مرزائیہ سے ہم توقع رکھ سکتے ہیں اگر حدیث میں آسمان کا لفظ موجود ہو، تو مرزا جی کا دامن چھوڑ کر امت محمدیہ میں داخل ہو جائیں گے۔

مرزائیو! ہمارا فرض ہے بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا ہم تمہاری ہمدردی اور مسلمانوں کی آگاہی کے لئے حدیث نقل کرتے ہیں

عن ابن عباس مرفوعاً قال الدجال اول من تبعه سبعون الفاً من اليهود..... قال ابن عباس قال رسول الله ﷺ فعند ذلك ينزل عيسى بن مريم من السّماء (کنز العمال۔ جلد ۷ ص ۲۶۸)

علاوہ اس کے آسمان سے اترنے کی تصدیق خود قادیانی مرزا جی کرتے ہیں۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔

دیکھو میری بیماری کی نسبت آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح پر وقوع پذیر ہوئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی ۔تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر۱۳۔مرزاغلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

خداتعالی نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمراسّی برس کی ہوگی اوریا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یاپانچ چھ سال کم (ضمیمہ براہین جلد۵ص ۵۷)

اسی صفحہ مذکورہ میں مرزاصاحب قادیانی اس الہام کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں:

اور جوظاہرالفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴،اور ۸۶ برس کے اندراندرعمر کا تعین کرتے ہیں۔

مرزاجی کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶پر لکھتے ہیں:

میری پیدائش ۱۸۳۹ءیا۱۸۴۰ءمیں سکھوں کے آخری وقت ہوئی۔

یہ بات روزروشن کی طرح واضح ہے کہ مرزاصاحب قادیانی ۲۶مئی ۱۹۰۸ءکوفوت ہوئے (عسل مصفی ج۲ص۶۱۲)۔کل عمر ۶۸ سال ہوئی۔

نمبر۱۴۔مرزاغلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یہ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کے سر پراس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدد ہونے کے دعوی کئے جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنوی،گوسب صدی کے اوائل دنوں میں ہلاک ہوگئے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۳۰)

رئیس الموحدین عمدۃ المفسرین نواب صدیق حسن مرحوم اورمولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم کا دعوی مجددیت آپ نے کس کتاب میں دیکھا۔اگرقادیانی دوستوں کے پاس اس کا حوالہ ہوتو ہمیں بھی درکار ہے۔

نمبر۱۵۔مرزاغلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام مہدی فوت ہوگئے ہیں اورآخری زمانہ میں انہی کے نام پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک اور امام پیدا ہوگا۔ (ازالہ اوہام کلاں حصہ دوم۔ص۱۹۰)

اہل سنت والجماعت کے جتنے فرقے مثلاً حنفی شافعی مالکی حنبلی اور اہل حدیث وغیرہ ہیں ان کا یہ مذہب نہیں یہ محض افتراء اور بناوٹ ہے۔

نمبر۱۶۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت وشان دنیا پر ظاہر کروں۔

پس اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے پس میں جھوٹا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

اس کے جواب میں اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

نمبر۱۷۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کذاب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔ ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کذاب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا کے سامنے پیش کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔ (اربعین نمبر۳ ص۱۱)

مرزا جی کی نبوت تسلیم کرنے والو! وہ کتاب یا اس کا حوالہ سامنے لاؤ جہاں مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور مولوی اسماعیل علی گڑھی مرحوم نے یہ مضمون تحریر کیا ہے۔ ورنہ یاد رکھو جھوٹ بھی شرک کا ایک حصہ ہے (کشتی نوح۔ص۲۶)

نمبر۱۸۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کا اسی بات پر اجماع ہو گیا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے

(ازالہ اوہام کلاں۔ص۱۰۲۔۱۰۳)

قادیانی فاضلو! اگر آپ کو اپنے نبی کی عزت کو برقرار رکھنا منظور ہے تو اصحابہ کبار کے اقوال ہمارے سامنے پیش کرو۔

نمبر۱۹۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

قرآن شریف تو بآواز بلند مسیح ابن مریم کا فوت ہو جانا بیان کر رہا ہے۔(ازالہ اوہام۔ص۱۰۳)

قادیانی مبلغو! خدا سے ڈرو۔قرآن پاک جیسی متبرک کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور اگر قرآن حکیم کو حقیقی معنوں میں خدا کا کلام تسلیم کرتے ہو تو وفات مسیح کا ذکر نکال کر دکھاؤ۔غالباً یہ آیت اس قرآن کے اندر ہو گی جو قادیان کے اندر چھپا ہے۔مطبوعہ لاہوری، امرتسری، کان پوری، دہلوی اور مصری وغیرہ کے اندر تو یہ آیت موجود نہیں۔ہوشیار ہو جاؤ! اپنے پیغمبر کے دامن سے کذب بیانی دور کرو۔قرآن کریم تو للکار کر کہہ رہا ہے: الا لیو منن بہ قبل مو تہ ۔حضرت عیسی تب فوت ہوں گے جب تمام اہل کتاب وغیرہ مسلمان ہو جائیں گے۔چہ جائیکہ ہم مرزا جی کے قول کے مطابق ان کو فوت شدہ تسلیم کر لیویں۔یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

نمبر۲۰۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

نبی کی اجتہادی غلطی میں درحقیقت وحی کی غلطی ہے کیونکہ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا ۔پس چونکہ ہر ایک بات جو اس کے منہ سے نکلتی ہے وحی ہے اس لئے جب اس کے اجتہاد میں غلطی ہو گی تو وہ وحی غلط کہلائے گی نہ اجتہادی غلطی۔(آئینہ کمالات اسلام۔ص۳۵۳)

افسوس مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں:

ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ۔ص۱۳۵)

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متضاد باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن۔ص ۳۱)

نمبر۲۱۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔(ضرورۃ الامام۔ص ۵)

مرزا صاحب کا یہ صریح جھوٹ ہے احادیث کی کسی کتاب کے اندر یہ لفظ نہیں ہیں۔

نمبر۲۲۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

آپ لوگ میری بڑی بڑی کتابوں کو تو نہیں دیکھتے اور فرصت کہاں ہے لیکن اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبدالجبار و عبدالحق و عبد الواحد وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہے جس کو آپ کو صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں۔(قادیانی اربعین)

تحفہ گولڑویہ جو ۲۳۸ صفحات کی کتاب ہے مرزائیو! عقل اور انصاف سے کام لو۔کیا ۲۳۸ صفحہ کی کتاب صرف دو گھنٹے کے اندر کوئی شخص ختم کرسکتا ہے اور پھر ساتھ ہی تحفہ غزنویہ بھی شامل کرلو۔

نمبر۲۲۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مولوی صدیق حسن اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: عیسیٰ بن مریم جب نازل ہوگا تو قرآن کریم کے تمام احکام حضرت جبریل کے ذریعہ ان پر کھولے جائیں گے ۔یعنی وحی ان پر نازل ہوا کرے گی وہ حدیث کی طرف رجوع نہیں کرے گا (ازالہ اوہام کلاں ص ۲۳۷۔خورد۔ ص ۵۷۳)

صد افسوس ایسے بزرگوں پر آنجہانی بے جا حملے کر رہے ہیں غضب اس بات پر ہے کہ آنجہانی نے نواب صاحب کا نام تو پیش کر دیا مگر اتنی جرات نہ کی کہ کتاب کا حوالہ پیش کر دیتے۔مرزا جی کے مقلدو! آپ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہبی فرض ہے کہ مرزا جی کو اس بات میں صادق کر کے دکھائیں۔نہیں تو جھوٹے پر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی

(ازالہ اوہام۔حصہ دوم۔کلاں ص ۳۵۳۔خورد ۸۶۵)

نمبر ۲۳۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

براہین احمدیہ میں خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے مجھے محفوظ رکھے گا۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۷)

افسوس کہ اسی کتاب کے اندر اپنے مجموعہ امراض ہونے کا ثبوت لکھا ہے۔

نمبر ۲۴۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔

جن نبیوں نے مسیح قادیانی کی زیارت کا شوق ظاہر کیا ہے ان کے اسماء گرامی سننے کے ہم بھی مشتاق ہیں۔

نمبر ۲۵۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔

(ازالہ اوہام۔کلاں ص ۱۰۶)

نبی ﷺ کے زمانہ سے سو برس تک قیامت بتانے والی حدیث کے ہم بھی متمنی ہیں۔امت مرزائیہ اس حدیث کو کسی کتاب سے دکھائے ورنہ فرمان محمدی سن لیں

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ فی النار

یعنی رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ باندھے گا پس وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۲۶۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ایسا ہی تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا ۔(چشمہ معرفت ۔ج ۲)

مرزائی امت سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ تمام اولیاء کی فہرست اپنے اخبار الفضل کے اندر شائع کردیں اور ایک پرچہ بذریعہ رجسٹری خاکسار (محمد اسحاق حنیف امرتسری) کو بھیج دیں۔

نمبر ۲۷۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا ذکر آیا ہے ان تمام مقامات میں توفی کے معنی موت کے ہیں۔(ازالہ اوہام کلاں جلد اول ص ۱۰۲)

بالکل سفید جھوٹ ہے۔

نمبر ۲۸۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔(کشتی نوح ۔ص ۵)

میں بھی اس بات کا متلاشی ہوں کہ مرزائی اس کا پورا پتہ دے کر اپنے نبی کے دامن کو پاک کریں۔

نمبر ۲۹۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے حضرت آدم سے لے کر آخر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے (لیکچر سیالکوٹ ۔ص ۵ مطبوعہ کریمی پریس لاہور)

تمام نبیوں کی اور قرآن کریم کی تعلیم کو میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ ورنہ یاد رکھیں جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔

نمبر ۳۰۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک ملک میں خداوند تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھناً یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور اس کا نام کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔ (چشمہ معرفت۔ ص ۱۰۔۱۱)

مسلمانو! یاد رکھو کہ محض جھوٹی اور بناوٹی حدیث ہے۔ حدیث کی کسی مستند کتاب کے اندر یہ عبارت نہیں پاؤ گے۔ اے مرزائیو! میں خاص آپ کو مخاطب کر کے للکارتا ہوں کہ مذکورہ حدیث کا حوالہ دکھائیں ورنہ یاد رکھیں خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے (اربعین نمبر ۳ ص ۱۴)

نمبر ۳۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے نہ ایک دلیل بلکہ بارہ مستحکم دلیلوں سے اور قرائن قطعیہ سے ہم کو سمجھا دیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکا اور آنے والا مسیح موعود اسی امت سے ہے۔ (دافع الوساوس۔ ص ۱۴)

مرزائیت کے ممبروں کو چاہیے کہ اپنے پیر و مرشد کو اس قول میں سچا ثابت کر کے دکھائیں ورنہ یاد رکھیں کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت۔ ص ۲۲۲)۔

نمبر ۳۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

بٹالوی صاحب رئیس المتکبرین ہونا میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۹۹)۔

مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم پر یہ بالکل سفید جھوٹ اور افتراء ہے۔ ہمارا مسلمانوں کا مولانا مرحوم کے متعلق ایسا خیال ہرگز نہیں ہے۔

نمبر ۳۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل اعجازی جھوٹ ہے کیا مرزائی دوست اس امر میں آنجہانی کو سچا ثابت کر کے دکھا سکتے ہیں۔

نہایت ہی آپ کا احسان ہو اگر آپ ان مجتہدین کے اسمائے گرامی پیش کریں جو وفات مسیح کے قائل تھے۔ ورنہ حیات مسیح کے جو بزرگ مجتہدین امام صحابہ کرام قائل تھے ان کے نام دکھانے کے لئے ہم تیار ہیں۔

۱۔ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے (کشتی نوح)

۲۔ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا۔
(چشمہ معرفت۔ ص ۲۲۲)

۳۔ جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۷ ص ۳۵)

۴۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت لعنت اللہ علی الکاذبین۔ (ضمیمہ براہین حصہ ۵ ص ۱۱۱)

۵۔ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی کام برا نہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۰۶)

۶۔ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۰۶)

۷۔ نبی کے کلام میں جھوٹ جائز نہیں۔ (مسیح ہندوستان میں۔ ص ۱۹)

۸۔ کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں لے جائے گا۔ (البشریٰ۔ ج ۲ ص ۱۲۰)

۹۔ خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۳)

۱۰۔ جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے جھوٹ بولنا بھی شرک ہے (الحکم ۱۷، اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۳)

۱۱۔ جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا (انجام آتھم۔ کریمی پریس لاہور ص ۴۳ سطر ۱۰۔۱۱)

۱۲۔ جھوٹے پر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو ہی سہی۔ (ازالہ اوہام کلاں۔ ص ۳۵۴)

۱۳۔ وائیٹ نے کہا لعنت اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو۔ میں نے کہا بے شک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔ (انجام آتھم ص ۳۰؟)

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بطلان مرزا

جس میں تحریرات مرزااوراقوال امت مرزائیہ سے مرزاغلام احمد قادیانی کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔

مؤلفہ محمد اسحاق امرتسری۔۱۹۳۵ء

پہلے مجھے دیکھئے:

لاکھ لاکھ شکر ہے اس خدا تعالی وحدہ لاشریک کا جس نے مجھے اپنے خاص مذہب یعنی دین اسلام کا خادم بنایا، اور جس نے مجھے اس وقت جب کہ مسلمان برائے نام ہی مسلمان رہ گئے تھے، دین کی سمجھ عطا کی۔ مجھ کو اس نے اتنی طاقت عنایت کی کہ فرقہ ضالہ جدیدہ مرزائیہ جو کہ نہایت ہی خطرناک فرقہ ہے اس کی تردید کرسکوں۔

تالیف کا سلسلہ میں نے محض اس لئے شروع کررکھا ہے کہ امت مرزائیہ جو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیچھے اپنے ایمانوں کا ستیاناس کر چکی ہے، ان کی اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ کے فضل وکرم سے میں نے ان کی تردید میں چند رسائل لکھے اوران کو صحیح معنوں میں اسلام کی دعوت دی۔ خدا کی مہربانی سے میری تصنیف مسمی بہ: حالات مرزا ، پر پنجاب کے بڑے بڑے علماء کرام حنفی اوراہل حدیث نے ریویو لکھے جن میں سے خصوصاً مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث، مولانا محمد عالم پروفیسر اسلامیہ کالج امرتسر اور سید محمد شریف گھڑیالوی کا نام پیش کرتا ہوں ان کے علاو دیگر علماء کرام نے بھی رسالہ مذکورہ پر ریویو لکھے جو ملاحظہ سے تعلق رکھتے ہیں

مرزائی احباب کرام نے میرے خیال مذکورہ کا جواب نہ دیا اور نہ ہی انشاء اللہ دے سکتے ہے۔ اسی تمہید کے بعد میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رسالہ ہذا کے سرورق پر میں نے لکھا ہے کہ اس رسالہ میں مرزا قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور امت مرزائیہ سے مرزا جی کی تردید کی گئی ہے۔سو میں انشاء اللہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی حتی الامکان ضرور کوشش کرونگا۔ وباللہ التوفیق

بطلان مرزا

نمبرا ناظرین کرام! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میرا کام جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور تثلیث کی جگہ توحید پھیلاؤں حضور کی جلالت دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے، وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح علیہ السلام یا المہدی نے کرنا تھا تو میں سچا ہوں، اور اگر کچھ نہ ہوا، اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں

(بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء)

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بموقع میلہ بھدر کالی کو لاہور میں فوت ہوئے۔ سرسری نظر سے بھی اگر دیکھا جائے کہ کیا مرزا جی اپنی پیش کردہ تحریر کے اندر ثابت قدم نکلے تو صاف جواب نفی میں دینا پڑے گا کیونکہ قرآن مجید تو علانیہ ڈنکے کی چوٹ بیان فرما رہا ہے کہ حضرت عیسی کی وفات سے پیشتر تمام اہل کتاب ان پر یعنی حضرت عیسی پر ایمان لے آویں گے مگر افسوس کے ساتھ بیان کرنا پڑتا ہے کہ مرزا جی پر ایک عیسائی جو کہ مرزا جی کا سخت جانی دشمن تھا یعنی ڈپٹی آتھم مرزا جی کی اشد کوشش کے باوجود بھی مرزا پر ایمان نہ لایا جس کی بابت مرزا جی نے یوں پیش گوئی کی تھی:

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئیگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

(جنگ مقدس۔ص۲۰۹۔۲۱۰؛ قادیانی خزائن۔ج۶ص۲۹۱۔۲۹۲)

اور اسی طرح اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

بلکہ اس پیش گوئی میں یہ صاف شرط موجود تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہیں گے اور ترک استقامت کے آثار نہیں پائے جائیں گے اور ان کے افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت نہیں ہوگا تو صرف اس حالت میں پیش گوئی کے اندر فوت ہوں گے۔(انجام آتھم۔ص۱۳)۔

ناظرین! ان مقرر کردہ ۱۵ مہینوں کی میعاد ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو مکمل ہوئی تھی مگر آتھم قریباً دو سال بعد مرا۔

آتھم کا سن وفات خود مرزا جی لکھتے ہیں:

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور میں فوت ہوگئے۔(انجام آتھم)

افسوس جب مرزا جی اس پیش گوئی میں فیل ثابت ہوئے تو اپنے رسالہ کشتی نوح میں لکھ دیا:

پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو وہ مجھ سے پہلے مرگیا۔(کشتی نوح۔ص۶)

صحیح بخاری جس کو مرزا غلام احمد صاحب بھی کشتی نوح صفحہ ۶۵ پر معتبر کتاب تسلیم کرتے ہیں، اس میں صریح الفاظ میں لکھا ہے :

و عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتّی لا یقبلہ احد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب تم لوگوں میں ابن مریم اتریں گے اور وہ ایک باانصاف حاکم ہوں گے صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال بہاء بہاء پھرے گا کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

ناظرین کرام! امید ہے آپ نے حقیقت سے آگاہی حاصل کر لی ہوگی مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر ہے کہ جو کام مسیح یا مہدی نے کرنا تھا وہ کام اگر میں نے کر دیئے تو میں صادق ہوں، نہیں تو اس کا الٹ۔ اب مندرجہ بالا تحریر جو آپ کی آگاہی کے لئے لکھی ہے اس سے اظہر من الشمس ہے کہ مرزا جی نے وہ کام نہیں کئے جو المسیح یا المہدی نے کرنے تھے اور ان کا فتوی جو سب سے پہلے گذر چکا ہے وہ بھی آپ غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یادرکھو اس پیش گوئی کی دوسری جز (موت سلطان محمد) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص۵۴ ؛ قادیانی خزائن۔ج۱۱۔ص ۳۳۸)

مرزا صاحب نے ایک عورت محمدی بیگم سے نکاح کی مشین چلائی تھی جس پر کئی الہام اور خفیہ کاروائیاں بھی کیں مگر اس عورت محمدی بیگم سے آپ باوجود کوشش وسعی کے محروم رہے۔ برخلاف اس کے اس عورت کے والد نے اپنی لڑکی کی شادی پٹی میں کر دی۔ وہ آج مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۵ء تک پٹی ضلع لاہور کے اندر صحیح سلامت موجود ہے اور مرزا جی آج سے قریباً ۲۷ سال گذرے کہ فوت ہو گئے۔ جب یہ پیش گوئی پوری نہ نکلی تو امت مرزائیہ کو لوگوں نے چاروں طرف سے جھوٹا کرنا شروع کر دیا کیونکہ مرزا جی خود لکھ چکے ہیں کہ

ہمارا صدق اور کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہوسکتا۔

(دافع الوساوس۔ص ۲۸۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو مرزائی امت خصوصاً حکیم نورالدین خلیفہ اول نے یہ تجویز نکالی کی محمدی بیگم اور مرزا غلام احمد بذات خود مراد نہیں بلکہ مرزا صاحب کے گھر کا لڑکا در لڑکا در لڑکا، اور عورت کے گھر کی لڑکی در لڑکی در لڑکی کہیں نہ کہیں جا کر ان کا نکاح ہو جائے گا۔

پس پیش گوئی پوری ہوگئی۔ مگر دوستو! یہ تاویل کسی حد تک صحیح نہیں ہوسکتی کیونکہ مرزا جی کے خود دستخط موجود ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

اس پیش گوئی کی تصدیق کیلیئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے:

یتزوج و یولد له ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں ہے کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۵۳)

تحریر صاف ہے، کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ مرزا جی نکاح سے محروم رہے لہذا مسیح نہ ہوئے۔

اور دوسری جگہ کرشن قادیانی لکھتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالی ضرور اس کو ایسا ہی پورا کر دے گا۔ (انجام آتھم حاشیہ ص ۳۱)

اب ہم مرزا جی کا ایک حوالہ سپرد قلم کرتے ہیں۔ پس دیکھئے

پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح بھی ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی میری بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہرگز نہیں ٹلے گی۔

پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہو جاتا ہے۔ اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤنگا اور تجھے دونگا۔ اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی۔ اور میرے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دونگا جو اس کے نفاذ سے مانع ہیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ا ص ۱۱۵)

ان ساری تحریروں کا لب لباب یہ ہے کہ قادیانی مرزا جی کا دعوی تھا کہ محمدی بیگم (بنت احمد بیگ) ضرور بالضرور میرے نکاح میں آجاوے گی اور اگر نہ آئی تو میں جھوٹا ہوں۔

اب جو نتیجہ ہے صاف ظاہر ہے کہ مرزا جی کو سوائے ناکامی کے کچھ بھی حاصل نہ ہوا، اور خود ہی اپنی تحریروں کے نیچے آ کر جھوٹے نکلے کیونکہ محمدی بیگم کا (مرزا غلام احمد سے) نکاح نہیں ہوا اور بغیر نکاح ہونے کے مرزا جی دنیا سے تشریف لے گئے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

نمبر ۳۔ حالات مرزا صفحہ ۱۷ پر زیر عنوان مراقی خاندان ہم نے مضمون لکھا ہے جس میں مرزا جی اور اتباع مرزا سے مرزا صاحب کو اور میاں محمود خلف مرزا صاحب اور مرزا جی کی بیوی کو مراقی ثابت کیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کچھ اس جگہ بھی مراق کے متعلق ذکر کیا جائے۔ تو امید ہے کہ مفید ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالی

قادیانی مرزا جی تحریر فرماتے ہیں:

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع پذیر ہوئی آپ نے یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہونگی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (اخبار بدر قادیان۔ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے دل میں اس وقت یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ اس جگہ اس تحریر کو زیر قلم لانے کی کیا وجہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عاجز نے سرورق پر وعدہ کیا ہوا ہے کہ مرزا جی اور امت مرزائیہ سے آنجہانی کی تردید کی گئی ہے۔لہذا وعدہ مذکورہ کا ایفاء کرنے کی غرض سے یہ تحریر سپرد قلم کی گئی ہے۔نتیجہ اس کا یہ ہے ہم نے ثابت کرنا ہے کہ مراقی شخص ملہم یا نبی نہیں ہوسکتا۔

اگر ہم بذات خود یا کسی طب کی معتبر کتاب سے اس کا ثبوت دیتے تو ممکن تھا کہ اس ثبوت کو قبولیت حاصل نہ ہوتی اور قادیانی احباب ہماری محنت کو ٹھکرا دیتے لہذا ہم چاہتے ہیں کہ ان کے گھر کی ہی شہادت پیش کی جائے تو بجا ہوگی۔

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب مرزائی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں:

ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوی کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔(ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

اور اس رسالہ کے نومبر ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۹ پر تحریر ہے کہ ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں ہوتا۔بلکہ خود مرزا جی لکھتے ہیں:

مگر یہ بات تو بالکل جھوٹا منصوبہ اور یا کسی مراقی عورت کا وہم تھا۔(کتاب البریہ حاشیہ۔ص ۲۳۹)

ناظرین! غور کا مقام ہے جب مراقی عورت کی بات قابل اعتبار نہیں ہوسکتی تو مراقی آدمی کی بات کیونکر قابل اعتبار ہوسکتی ہے۔

نمبر ۴۔ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی جو عرصہ بیس سال تک مرزا جی کے مرید رہے اور بعد میں مرزائیت کو ترک کر دیا۔ڈاکٹر صاحب موصوف کی پیش گوئی تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جائیں گے جیسا کہ مرزا جی خود اپنی کتاب چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱ پر لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا۔

اور صفحہ ۳۲۲ پر لکھتے ہیں:

اس (عبدالحکیم) نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اس کی پیش گوئی پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا

اس مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب موصوف کی بتائی ہوئی پیشگوئی کی مدت کے اندر ہی اندر قادیانی مرزا جی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب آخر ۱۹۱۹ء تک زندہ رہے۔ پس مرزا جی کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔

نمبر ۵۔ ناظرین مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں، مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور دنیا اس کو بھول جائے اور خدا تعالی واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۵)

قادیانی مرزا جی کی اصلی تحریر جو ہم نے نقل کی ہے ناظرین کرام سامنے رکھ کر غور سے مطالعہ کریں، آیا مرزا قادیانی اپنے وعدہ کے اندر پورے نکلے۔

افسوس کسر صلیب کی بجائے عیسی پرستی اور صلیب پرستی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ عیسائیوں کی تعداد بہ نسبت سابق ترقی کر رہی ہے جو کہ مردم شماری سے پتہ لگ سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان آج تقوی اور طہارت پر قائم ہونے کی بجائے گمراہ ہو رہے ہیں اور اپنے مذہب کو سلام کیے جا رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ مرزا جی نے جو دعوی کیا ہے اس میں ناکامی کے سوائے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ نہ عیسی پرستی کا ستون گرا، نہ کسر صلیب ہوئی، بلکہ عیسائیوں کی زیادتی تعداد کے متعلق خود مرزا غلام احمد کا مرید لکھتا ہے :

آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی آج پچاس لاکھ کے قریب ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۶ مارچ ۱۹۲۸ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔ یستنبئونک احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ.

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی (ا)اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین.

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

پھر نائب اڈیٹر اہل حدیث کا نوٹ درج کیا ہے جو یہ ہے..

آپ اس دعوی میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے بہت ملتی ہے۔ سنو! من كا ن فى الضلا لة فليمدد له الر حمن مدّاً (پارہ ۱۶: ع ۸)

اور انما نملی لیز دا دوا اثماً (پ۴: ع۹) اور و يمد هم فى طغيا نهم يعمهو ن (پ۱: ع۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں اور سنو

لمتعنا هؤلا ء و آ با ء هم حتى طا ل عليهم العمر (پ۱۷: ع۱۴)

جن سے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالی جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔ پھر ایسے من گھڑت اصول بتاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمریں نہیں ملتی، کیوں نہ ہو دعوی تو مسیح، کرشن، اور محمد، احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت ذلك مبلغهم من العلم۔ نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

جواب مولوی ثناء اللہ صاحب

جواب اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے مرجائے۔ اس جواب میں آپ نے کئی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجل وفریب سے کام لیا ہے:

اول۔ یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔

دوم۔ یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام شائع نہیں کیا، بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مر گئے تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہاں پاک کہہ کر یہ عذر کریں گے کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا بلکہ محض دعا تھی۔ یہ بھی کہہ دیں گے کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوئیں۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤں میں بہت سی مثالیں دے دیں گے کہ قبول نہ ہوئی ۔آپ نے تین سال کے اندر فیصلہ ہو جانے کی دعا کی تھی جو قبول نہ ہوئی، حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر قبول نہ ہوئی تو میں اپنے آپ کو کافر مردود کذاب اور دجال سمجھوں گا جس کی تفصیل ہو چکی ہے۔

سوم۔ یہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔ جب کہ (بقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر صاحب مرحوم قصوری مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا؟ ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ؟

چہارم۔ آپ نے بڑی چالاکی یہ کی کہ دیکھا ان دنوں طاعون کی شدت ہے، خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے۔ بالخصوص پنجاب کے دار السلطنت لاہور میں جو امرتسر سے بہت قریب ہے یہ کیفیت ہے کہ مردوں کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے۔ اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں۔ اور دیکھنے میں بھی ایسا آیا ہے کہ وہ ہے تو یہ نہیں یہ ہے تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہہ دیا کہ مجھے الہام ہوا کہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی غرض یہ تھی کہ اگر ڈوب گیا تو سب مر جائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دے گا۔ اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائیں گے۔ یوں ہی چال تمہاری ہے کہ اگر مخالف مر گیا تو تمہاری چاندی ہے اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہو گئے تو کوئی قبر پر لات مارنے آئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنجم۔تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہوسکتی کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں۔ پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کر کے طاعون زدہ کو کاذب جانیں گے۔

ششم۔آپ نے ایک چالاکی یہ کی کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں آ کر یہ بھی لکھ دیا کہ یا کسی اور نہایت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی کہ موت کی پیش گوئی جب جھوٹی نکلی تو بات بنالی کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروز پورتک چلا گیا اور چھپ کر رہا پس یہی موت کے برابر ہے: من خوب مے شناسم پیر پارسا

ہفتم۔آپ نے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۹۔ اپریل (۱۹۰۷ء) کے فقرہ نمبر ی میں لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔ مگر آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔

مرزائیو! بتاسکتے ہو، یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے؟ ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا؟ سچ ہے

لو جدوا فیه ا ختلا فاً کثیراً

مختصر یہ ہے کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کرسکتا ہے۔

مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ بتاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔ شیم شیم شیم۔ میں اب امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دیں گے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی نقل کردیں (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

اس ساری طویل بحث کا نتیجہ صرف یہی ہے کہ مرزا جی نے بغیر منظوری مولوی صاحب کے خدا کی جناب میں دعا کی تھی کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر۔ سو خدا نے مرزا جی کی دعا قبول کی مولوی صاحب کی زندگی میں ہی مرزا جی ہلاک ہو گئے۔

☆☆☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت کا جال

لاہوری مرزائیوں کی چال

مولانا کرم دین دبیر جہلمی لکھتے ہیں:

ان دنوں ایک ٹریکٹ یک ورقہ لاہوری احمد یہ جماعت کی طرف سے ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے شائع کیا ہے جس میں اپنے عقائد کی فہرست دی گئی ہے۔ اور ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ورسول نہیں کہتے،

اور نہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں،

اس لئے مسلمانوں کو ان سے اتحاد کر لینا چاہیے۔

چونکہ سادہ لوح مسلمانوں کو اس تحریر میں دھوکہ دینا مطلوب ہے اس لئے اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت پڑی۔

مسلمانوں کو خوب معلوم ہے کہ لاہوری وقادیانی مرزائی جماعتیں مرزا غلام احمد قادیانی کی تبع ہیں جب تک مرزا قادیانی زندہ تھے، ہر دو جماعتوں کے ایک ہی اعتقادات تھے۔ ان کی وفات کے بعد ایک جماعت (محمودی قادیانی) خزانہ عامرہ پر جو مرزا غلام احمد قادیانی کا اندوختہ تھا قابض ہوگئی دوسرے حصہ دار خواجہ کمال الدین ومولوی محمد علی صاحبان باوجود دیرینہ خدمات اس سے بالکل محروم رہ گئے۔ انہوں نے اس رنج سے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد بنالی، وہ لاہوری احمدی کہلانے لگے۔ اب بھی دونوں جماعتوں کے ایک ہی عقائد ہیں۔ دونوں مرزا غلام احمد صاحب کے پیرو ہیں۔ ان کی تعلیم کو سچا مانتے ہیں ان کے الہامات اور دعاوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بھی قائل ہیں۔

قادیانیوں نے یہ جرأت کی کہ جیسا مرزا جی کا دعوی تھا کہ
وہ نبی ورسول ہیں اور اس کے نہ ماننے والے کافر ہیں،
ڈنکے کی چوٹ اعلان کر دیا کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے

دوسری جماعت (لاہوری) نے بزدلی سے کام لیا۔ وہ جانتے تھے کہ ایسے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے وہ دوسرے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو روپیہ کی ضرورت ہے جو عام مسلمانوں سے ملے گا۔ انہوں نے طریق منافقت اختیار کر کے لکھنا شروع کر دیا کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ورسول نہیں بلکہ مجدد مانتے ہیں اور ان کے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہتے۔

لاہوری جماعت کا طریق عمل

لاہوری احمدی جماعت کا طریق عمل بتا رہا ہے کہ وہ درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ورسول مانتے ہیں۔ ان کے نہ ماننے والوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ ورنہ لاہوریوں کا امیر جماعت (مولوی محمد علی) لاہور میں رہتے ہوئے کبھی مسلمانوں کی شاہی مسجد میں مسلمانوں سے مل کے ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اس امر کا عملی ثبوت دیتا کہ وہ فی الواقع مسلمانوں کو مسلمان سمجھتا ہے اور نمازوں اور جنازوں میں ان سے اشتراک عمل کر سکتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ ایسا کھلا معیار ہے جس سے ہر ایک مسلمان لاہوریوں کے اصلی عقیدہ سے آگاہ ہو سکتا ہے۔

لاہوری احمدی مرزا قادیانی کی رسالت کے قائل ہیں

اگر لاہوری جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کی رسالت کی قائل نہیں ہے تو وہ صاف اعلان کر دے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ان کتابوں اور ان کے دعاوی سے ہمیں اتفاق نہیں، یا کم سے کم ان کی تصانیف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حصہ سے ہم متفق نہیں ہیں جس سے ادعائے نبوت ورسالت پایا جاتا ہے۔ جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ دعاوی ان کی کتابوں میں بالتصریح موجود ہیں تو جو شخص مرزا قادیانی کو مجدد تو کیا ایک سچا انسان بھی سمجھے اس کو ان کی نبوت و رسالت کا ضرور قائل ہونا پڑے گا۔

مرزا قادیانی کا ادعائے نبوت ورسالت

مرزا غلام احمد قادیانی کی اول سے آخر تک ایسی کوئی کتاب نہیں جس میں انہوں نے نبی و رسول ہونے کا دعویٰ نہ کیا ہو۔ ذیل میں ان کے چند رسالہ جات سے عبارات لکھی جاتی ہیں:

۱۔ یس، انّك لمن المر سلین علی صرا ط مستقیم (اے سردار تو مرسل ہے سیدھی راہ پر)۔
(حقیقت الوحی ص ۱۰۷۔ قادیانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۔ انا ارسلنا الیکم رسو لًا شاهداً علیکم کما ار سلنا الی فرعو ن رسو لا
(ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا) (حقیقت الوحی۔ ص ۱۰۱)

۳۔ انا ار سلنا ا حمد الی قو مه فا عر ضوا و قالوا کذا ب اشر
(ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے تو انہوں نے کہہ دیا بڑا جھوٹا ہے)
(قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۳۳ قادیانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۲۳)

۴۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا

۵۔ الہامات میں میری نسبت بار بار کہا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ (انجام آتھم۔ ص ۶۲)

۶۔ جب تک طاعون دنیا میں رہے گا، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء ص ۱۰۔ قادیانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۰)

۷۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ میں محمد ہوں۔
(تتمہ حقیقت الوحی۔ ص ۸۵۔ قادیانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان عبارات کو پڑھ کر ایک ادنی فہم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو نبی ورسول کہتے ہیں پھر لاہوری احمدی جماعت، مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا اوران کی تصانیف کو درست مان کر اس سے ہرگز انکار نہیں کرسکتی کہ وہ ان کو نبی ورسول مانتے ہیں۔

مرزا قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کو کیا کہتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں یہ بھی تصریح کردی ہے کہ جو ان کا انکار اور تکفیر وتکذیب کرے یا ان کی صداقت میں اس کو تردد ہو وہ کافر ہے، اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔ حوالہ جات ذیل ملاحظہ فرمایئے:

۱۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (قادیانی اربعین نمبر۳ ص ۲۸ خزائن جلد ۱۷ ص ۴۱۷)

۲۔ سوال ہوا کہ کسی جگہ امام حضرت (مرزا) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں۔ فرمایا تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب کرے تو بھی وہ منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو

(فتاوی احمدیہ ص ۲۸۴)

۳۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔ (حقیقت الوحی۔ ص ۱۶۳۔ قادیانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۶۸)۔

۴۔ کفر دو قسم ہے اول یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا، دوسرا یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا...

پس اس لئے کہ وہ خدا ورسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹۔ قادیانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۸۵)

ان عبارات میں تصریح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایسے شخص کو جو ان کی رسالت کا کلمہ نہیں پڑھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافر سمجھتے ہیں ان کے نزدیک وہ مرزا قادیانی کو سچا نہ ماننے سے ایسا ہی کافر ہو جاتا ہے جیسا اسلام کے انکار اور خدا اور رسول کے نہ ماننے سے۔

مرزا قادیانی اپنی جماعت کو ہدایت کرتے ہیں کہ جو مرزا قادیانی کی تصدیق رسالت نہیں کرتا ہر گز اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں جو ان کی تکفیر و تکذیب کرتا ہو یا ان کے معاملہ میں بالکل خاموش ہو نہ تصدیق کرے نہ تکذیب۔ پھر ہم کیوں کر مان سکتے ہیں کہ ٹریکٹ لکھنے والا (مولوی محمد علی لاہوری) اس دعوی میں سچا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول نہیں مانتا یا ان کے نہ ماننے والوں کو مسلمان سمجھنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرار دیتا ہے۔

لاہوری احمدی جماعت کے عقائد

اب ہم ان عقائد احمدیہ (مرزائیہ) پر جو انہوں نے اپنے ٹریکٹ میں لکھے ہیں بالترتیب روشنی ڈالتے ہیں:

عقیدہ نمبر ا

ہم اللہ تعالی کی توحید پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں۔

ہم (کرم الدین) کہتے ہیں کہ یہ محض غلط ہے۔ اگر آپ اللہ تعالی کی توحید کے قائل ہوتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کے حسب ذیل کلمات شرک کی تکذیب کرتے:

مرزا قادیانی کے مشرکانہ کلمات:

۱ . انت منّی و انا منك (تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے) (دافع البلاء۔ص ۶)

۲ . انت منّی بمنزلة ولدی
(تو بمنزلہ میرے فرزند کے ہے)(حقیقت الوحی۔ص ۸۶)

۳ .انت من ماء نا و هم من فشل
(تو میرے پانی سے ہے اور دوسرے خشکی سے)۔(قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۳۴)

۴ . الارض و السّماء معك كما هو معی
(زمین و آسمان تیرے تابع ایسے ہی ہیں جیسے میرے تابع ہیں)۔(حقیقت الوحی۔ص ۷۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ . يتم اسمك ولا يتم اسمى

(تیرا نام کامل ہوگا اور میرا (خدا) نام ناتمام رہے گا) (قادیانی اربعین نمبر۲ص ۶ خزائن جلد ۱۷ص ۳۵۳)

۶ . انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب . (میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دیتا ہوں خطا بھی کرتا ہوں اور صواب بھی) (کیا مرزا کا خدا خطا کار بھی ہے ۔کرم الدین) (حقیقت الوحی صفحہ ۱۰۳)

یہ ایسے کلمات ہیں جو شرک جلی بلکہ اجلی ہیں ۔ پھر جب آپ کے مرشد جی شرک میں مبتلا ہوں تو آپ کا دعوی توحید، ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور، کا مصداق ہے۔

ایسا ہی آپ محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے قائل ہوتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو جو آپ سے مساوات بلکہ افضلیت کے مدعی ہیں مرشد نہ بناتے

مرزا قادیانی کی توہین رسول

۱ . و ما ارسلناك الا رحمة للعالمين

(ہم نے تجھے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے)۔(حقیقت الوحی ۔ص ۸۲)

۲ . لولاك لما خلقت الافلاك

(اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا)۔(حقیقت الوحی ۔ص ۹۹)

۳ . سبحان الذی اسری بعبده ليلا (پاک ہے خدا جس نے اپنے بندے کو رات کی سیر (معراج) کرائی)۔ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۸، قادیانی خزائن جلد ۲۲ ص ۸۱)

۴ . اثرك الله على كل شىء (خدا نے تجھے ہر ایک چیز پر ترجیح دی ہے)

(حقیقت الوحی ص ۸۳ ۔ قادیانی خزائن جلد ۲۲)

۵ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

(حقیقت الوحی ص ۸۹ ۔ قادیانی خزائن جلد ۲۲ ص ۹۲)

۶ . له خسف القمر المنير و ان لى ... خسفا القمران المشرقان اتنكر

(اعجاز احمدی صفحہ ۷۱ ۔ قادیانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۸۳)

نمبر اول میں مرزا غلام احمد قادیانی ،حضور ﷺ کے خطاب رحمۃ للعالمین کے جو آپ سے مختص ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساجھی بنتے ہیں۔

نمبر۲ میں باعث تکوین عالم بنتے ہیں، جس کا مفہوم یہ ہے کہ مرزا قادیانی نہ ہوتے تو حضورﷺ بھی نہ ہوتے (معاذاللہ)

نمبر۳ میں معراج کے رتبہ اعلیٰ میں جو حضورﷺ کے لئے مخصوص تھا، مرزا غلام احمد قادیانی شریک بنتے ہیں۔

نمبر۴ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا تمام چیزوں سے برتری کا دعوی ہے حتی کہ محمد مصطفیٰﷺ سے بھی (استغفراللہ)

نمبر۵ میں یہ ادعا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا تخت سب سے بلند ہے حتی کہ رسالتمآبﷺ سے بھی (چھوٹا منہ بڑی بات)

نمبر۶ میں یہ ڈینگ ہے کہ حضورﷺ کیلئے صرف خسوف قمر ہوا، میرے لئے شمس وقمر دونوں کا خسوف ہوا۔

غرض ان کلمات میں نبی اکرمﷺ کی سخت توہین کی گئی ہے پھر ایسے شخص کا متبع آنحضرتﷺ کی رسالت کا کیسے قائل ہوسکتا ہے؟

عقیدہ نمبر۲

ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت محمدﷺ خاتم النبیین ہیں۔

یہ بھی کہنے کی بات ہے۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرتﷺ کے بعد اپنی نبوت ورسالت کے قائل ہیں تو جب تک آپ ان کو (اس دعوی میں) جھوٹا نہ سمجھیں خاتم النبیین کے بھی قائل نہیں ہوسکتے۔

عقیدہ نمبر۳

ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے

یہ بھی صرف زبانی بات ہے آپ کے مرشد مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ ان کا کلام بھی مثل قرآن ہے۔ پھر اگر ان کو سچا مانتے ہیں تو قرآن کو خدا کا کلام نہیں مان سکتے جس میں تحدی سے کہا گیا ہے کہ ایسا کلام کوئی بنا نہیں سکتا۔

مرزا قادیانی کا قول ہے:

میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی ۔(ایک غلطی کا ازالہ۔صفحہ ۳۔قادیانی خزائن جلد ۱۸ص ۲۱۰)

دوسری جگہ آپ نے لکھا ہے کہ:

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر،اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام مانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔

(حقیقت الوحی ص ۲۱۱۔قادیانی خزائن جلد ۲۲ص ۲۴۰)

اب آپ ہی فرمائیں کہ جو شخص قرآن کرے کے بعد کسی دوسرے انسان کے کلام کو بھی قرآن کے برابر سمجھتا ہو وہ خدا کے اس فرمان پر کب ایمان رکھتا ہے لا یأتون بمثله و لو كان بعضهم لبعض ظهيرا ۔ (الاسراء:۸۸)

عقیدہ نمبر ۴

ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں،نبی نہیں مانتے۔

یہ غلط ہے ہم جیسا اوپر لکھ چکے ہیں کہ جب تک آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریرات کو جن میں صریح طور پر ادعا نبوت ورسالت کیا گیا ہے غلط نہ سمجھیں اور اس کا اعلان نہ فرمائیں ہم آپ کے اس قول کو شیعہ کا تقیہ سمجھیں گے۔

عقیدہ نمبر ۵

ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالی اس امت کے اولیاء سے کلام کرتا ہے اور ایسے لوگ اصطلاح شریعت میں مجدد کہلاتے ہیں اسی پر اولیاء کی اصطلاح میں ظلی نبوت کا استعمال ہوتا ہے ورنہ جیسے ظل اللہ ، اللہ نہیں ظلی نبی،نبی نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیامیں بہت سے اولیاء اللہ ہوگذرے ہیں مگر سوائے مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی نے نبوت و رسالت کا دعوی نہیں کیا باوجودیکہ کشف وکرامات میں مرزا غلام احمد قادیانی ان کے پاسنگ بھی نہیں۔اور ظلی بروزی کی اصطلاح تو مرزا قادیانی کی ایجاد ہے۔کیا اس اصطلاح کا کوئی پتہ قرآن وحدیث سے دیا جاسکتا ہے۔آپ ظل اللہ اور ظل نبی ایک جیسا سمجھتے ہیں،یہ بھی آپ کی نرالی منطق ہے۔ ظل الله مضاف ومضاف الیہ ہے اور ظلی نبی صفت موصوف۔مضاف،مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے جیسا کہ غلام زید میں غلام اور ہے اور زید اور ۔لیکن صفت موصوف ایک ہوتے ہیں اسلئے ظل الله پر ظلی نبی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

عقیدہ نمبر ٦

ہم ہر اس شخص کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں۔

آپ بموجب فرمان جناب مرزا غلام احمد قادیانی بحیثیت ان کے متبع ہونے کے مجبور ہیں کہ جو کلمہ گو مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کی رسالت کی تصدیق نہ کرے،اسے مسلمان نہ سمجھیں جیسا کہ گذر چکا۔

عقیدہ نمبر ۷

ہم تمام اصحاب کرام اور تمام بزرگان دین کی عزت کرتے ہیں اور کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدد کی تکفیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مگر آپ کے مرزا غلام احمد قادیانی تو فرماتے ہیں:

ایک تم میں ہے جو علی سے افضل ہے۔ (قادیانی ملفوظات۔ج۲ص۱۴۲)

دوسری جگہ (نزول المسیح ص ۹۹ پر) فرماتے ہیں

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ اگر حضرت علی کرم اللہ وجھہ ؓ اور حضرت امام حسین ؓ کی قرابت رسول ﷺ کے قائل بھی نہ ہوں ان کی صحابیت سے تو انکار نہ کر سکیں گے پھر جو شخص حضرت علی ؓ اور امام حسین ؓ کی یوں توہین کرتا ہو، اس کو سچا مان کر صحابہ کرام اور بزرگان دین کی کیا عزت کریں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اولیاء تو کیا انبیاء کی بھی وہ عزت کی کہ الامان اور تو کیا حضرت عیسی بن مریم ؑ کو لیجئے جن کے آپ مثیل بھی بنتے ہیں اور ان کو صلواتیں بھی سناتے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کی توہین

۱۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷۔ قادیانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۹۱)

۲۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے تھی کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے

(ضمیمہ انجام آتھم، ص ۷۔ قادیانی خزائن جلد ۱۱ ص ۲۹۱)

تو جب لاہوری احمدی جماعت ایسے شخص کو اپنا ہادی و رہبر سمجھتی ہے جس نے ایک اولوالعزم پیغمبر حضرت عیسیٰؑ جن کی نسبت و جیھا فی الدنیا والآخرۃ و من المقربین قرآنی شہادت موجود ہے، یوں گالیاں دی ہوں اور آپ کی مغلظ گالیوں سے کوئی بزرگ عالم صوفی کسی فرقہ کا نہ بچا ہو، اور جو اپنے نہ ماننے والوں کو جیسا کہ آئینہ کمالات میں ہے ذریۃ البغایا کا خطاب دیتے ہوں بزرگان دین آئمہ و صحابہ کی عزت و احترام کی امید رکھنا بالکل محال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ نمبر ۸

مسلمانوں کی تکفیر کو ہم سب سے بڑھ کر قابل نفرت فعل سمجھتے ہیں اور جو لوگ کسی مسلمان کی یا کسی مسلمان جماعت کی تکفیر کریں ان سے اظہار نفرت کے طور پر ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور جو لوگ تکفیر کے فتووں سے متنفر ہیں ان کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں۔

اگر آپ فی الواقع مسلمانوں کی تکفیر کو قابل نفرت سمجھتے ہیں تو پھر آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا کہیں گے جنہوں نے دنیا کے تمام مسلمانوں کی تکفیر کا فتوی صادر کر دیا ہے جو ان کی تصدیق نہ کریں خواہ تکذیب بھی نہ کرتے ہوں بلکہ خاموش ہوں آپ کا یہ فرمانا کہ کہ جو لوگ تکفیر کا فتوی نہیں دیتے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں صرف ایک دھوکہ کی بات ہے آپ تو مرشد جی کے فتوی کے پابند ہیں جب وہ ایسے خاموش لوگوں کو بھی کافر قرار دیتے ہوئے ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہیں تو آپ حکم عدولی کب کر سکتے ہیں۔

عقائد جماعت احمدیہ کی بحث ہو چکی اب ہم آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے چند اعجب العجائب اقوال بھی سنا دیں ۔

مرزا قادیانی کا عورت بن کر حاملہ ہو جانا اور بچہ جننا

مرزا قادیانی کا چونکہ مسیح موعود ہونے کا دعوی تھا حالانکہ آنے والے مسیح نام عیسی بن مریم ہے اور آپ کا یہ نام نہیں نہ مریم کے بیٹے ہیں اسلئے آپ نے عیسی بن مریم بننے کی ایسی توجیہ فرمائی کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے فرماتے ہیں

جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذرے تو جیسا کہ براہین احمدیہ میں ہے مریم کی طرح عیسی کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور کئی مہینے کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ اس طور سے میں عیسیٰ بن مریم ٹھہرا۔

(کشتی نوح ص ۴۶۔۴۷۔ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

عیسائیوں کی تثلیث تو سنا کرتے تھے مرزا غلام احمد قادیانی اس سے بھی بڑھ گئے۔ آپ مرد سے عورت بن گئے۔ دو سال عورت کی صفت میں پرورش پائی۔ پھر آپ کو حمل بھی ہو گیا وہ دس مہینے رہا۔ پھر بچہ (عیسیٰ) جنا۔

مرزا غلام احمد قادیانی تھے تو ایک، مگر آپ ہی مرد غلام احمد، آپ ہی عورت مریم، آپ ہی بچہ عیسیٰ ہیں۔ سبحان اللہ ۔ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بھلا ان رازوں کو کون سمجھے۔ کوئی سمجھے تو کیا سمجھے، کوئی جانے تو کیا جانے

پیش گوئیوں پر خدا کے دستخط

اور انبیاء سے تو مکالمہ بذریعہ وحی ہوا کرتا تھا مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس (معاذ اللہ) خود اللہ میاں تشریف لاتے۔ پیش گوئیوں کی مسل پیش ہو جاتی۔ سرخی کے قلم سے دستخط کئے جاتے ہیں۔ حقیقت الوحی صفحہ ۲۵۵ میں بالتفصیل اس واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پیش گوئیوں کی مسل دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر تامل دستخط کر دیئے۔ دستخط کرتے وقت قلم کو چھڑکا تو سرخی کے قطرات اڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے کرتے اور ان کے مرید عبداللہ (سنوری) کی ٹوپی پر جا پڑے اب تک نشانات موجود ہیں۔

(مرزا قادیانی نے معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کو ایک خام نویس طفل مکتب بنا لیا جو لکھتے ہوئے ہاتھ منہ اور کپڑے سیاہ کر لیتا ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

ایک عجیب فرشتہ

مرزا غلام احمد قادیانی بقول شخصے جیسی روح ویسے فرشتے خود بدولت پنجابی نبی تھے، آپ کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرشتے بھی پنجابی آتے ہیں۔اوروحی بھی پنجابی ہوتی ہے۔فرماتے ہیں

۵ مارچ ۱۹۰۵ءکومیں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص جوفرشتہ معلوم ہوتا تھا،میرے سامنے آیااوراس نے بہت سارو پیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔میں نے اس کا نام پوچھا۔اس نے کہانام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخرکچھ نام تو ہونا چاہیے۔اس نے کہامیرانام ہے ٹیچی ٹیچی۔ پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پرآنے والا۔تب میری آنکھ کھل گئی ۔

بعداس کے خدا تعالی کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعہ سےاورکیابراہ راست لوگوں ہاتھوں سے اس قدرمالی فتوحات ہوئیں جتنا خیال وگمان نہ تھااورکئی ہزارروپیہ آیا۔ (حقیقت الوحی ص ۳۳۲)

کیا آج تک کسی نے فرشتہ کا یہ انوکھا نام، ٹیچی ٹیچی سنا؟ مرزا قادیانی نبی بنیں تو فرشتوں کے ایسے ایسے عجیب وغریب نام بتائیں۔واہ کیا کہنا مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ الہام نہیں بلکہ اضغاث احلام ہیں۔ پنجابی میں مثل مشہور ہے بلی کا خواب چھیچھڑے۔مرزا غلام احمد قادیانی کوروپیوں کے ہی خواب آتے ہیں اور ایسے ایسے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ نام سن کرہی دنگ رہ جائیں۔

مسلمانو!غورکروکیا کوئی ذی بصیرت ایک منٹ کے لئے بھی ایسے شخص کوملہم مجدد یارسول اورنبی تسلیم کرسکتا ہے؟ مرزاغلام احمد قادیانی نے چندروزاپنی دکان خوب چلائی۔روپے خوب ملے۔اولاد کے لئے بھی ایک سبیل پیدا کر گئے۔مقبرہ بہشتی میں جوشخص دفن ہوکر جنت لینا چاہے وہ آپ کی اولاد کے نام اپنی کچھ زمین بیع کردے اور براہ راست بہشت بریں میں چلا جائے۔...

الراقم خاکسارابوالفضل محمد کرم الدین دبیرمتوطن بھین ضلع جہلم

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دام تزویر قادیانی میں
جو گرفتار بوم خصلت ہیں
فکر ان کو نہیں رہائی کا
کیسے بد بخت شوم قسمت ہیں

برق آسمانی بر خرمن قادیانی

مصنفہ حاجی حافظ محمد منیر الدین منیر دہلوی

باہتمام سید محمد ممتاز ہاشمی مینجر ممتاز بک ایجنسی دہلی

افضل المطابع برقی پریس دہلی حویلی اعظم خان

بسم الله الر حمن الر حیم

الحمد لله و حده و الصلوة علی من لا نبی بعده

عقل سے کچھ کام لے وحشی و سودائی نہ ہو
چھوڑ کر اپنا ٹھکانہ دیکھ حرجائی نہ ہو
مظہر نقص شمائل صورت آئینہ ہو
حیف ہے تجھ میں اگر کچھ نور بینائی ہو
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کو کچھ اسلام سے مطلب نہ ایمان سے غرض
کچھ حدیثوں سے تعلق ہے نہ قرآن سے غرض
نفس بد سے واسطہ یا ہے شیطان سے غرض
مال و زر سے ربط ہے یا راحت جاں سے غرض
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

کوئی پوچھے تو یہ کہتے ہیں جناب میرزا
تھے غلام سرور عالم محمد مصطفیٰ
دل میں حضرت سے بھی لیکن یہ سمجھے ہیں سوا
اور پیغمبر نگاہوں میں جچیں گے ان کی کیا
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

کہتے ہیں چھوڑو بھی ذکر ابن مریم الاماں
اس سے بہتر ہے ہمارا مقتدائے قادیاں
جس پیمبر کی خبر عیسی نے دی تھی اے میاں
وہ یہی تو احمدِ والا صفت ہے بے گماں
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے یہ مانا وہ ایام سفر تھے بالیقیں
ان تصوموا خیر بھی قرآن میں ہے یا نہیں
شوق روزہ کا نہ تھا کچھ دل میں ان کے جا گزیں
ہو گئے اس پر بھی حضرت از گروہ مرسلین
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

ہو سفر جس کا وطن پھر کیا اسے غربت کا ڈر
جس کی اک آواز پر خادم ہوں حاضر بیشتر
وہ رہے اس نعمت عظمیٰ سے غافل جان کر
برف کے پانی پیئے اور کھائے لقمے تر بہ تر
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

انبیاء و اولیاء کا کیا سناؤں تم کو حال
تھا گرفتار مصیبت ان کا ہر دم بال بال
صبر کرتے تھے اٹھا کر صدمہ و رنج و ملال
اور ادا کرتے تھے ہر دم شکر رب ذو الجلال
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ مزے یہ عیش یہ دنیا کی لذت تھی کہاں
اچھے کھانے اچھے پینے ہی میں تھی نیت کہاں
اس قدر پیسے سے الفت اتنی چاہت تھی کہاں
اس جہاں کی زندگی سے ایسی رغبت تھی کہاں
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

ان کی ہر سختی جہاں میں ہر کڑی مشہور ہے
جھیلنے فاقوں پہ فاقے مستند دستور ہے
بھوک میں ہر پاک باطن شاد ہے مسرور ہے
زندگی میں اپنی مرزا جس سے کوسوں دور ہے
حق پہ رہ ثا بت قدم با طل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

اولیاء کا جو نہ ہو ہمسر وہ بن جائے نبی
کچھ سمجھ میں بات یہ آتی ہے تیری اے اخی
زندگی کے حال جس کے آشکارا ہیں سبھی
ہم کو ثابت ہی کوئی کر کے دکھائے متقی
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کی صحبتوں کا سب پہ ظاہر ہے اثر
خاک کو کندن بنا دینا تھا اک ادنی ہنر
سرور دیں کی پڑی اہل عرب پر جب نظر
ہو گئے بندے خدا کے سب بتوں کو چھوڑ کر
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

خادموں نے آپ کے مردوں کو زندہ کر دیا
حکم سے مولا کے بیماروں کو اچھا کر دیا
جو تھے نا بینا انہیں اک دم میں بینا کر دیا
کوڑیوں کے تن سے دور اک ایک دھبہ کر دیا
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

یہ کرشمے میرزا نے بھی دکھائے تھے کبھی
یا دکھا سکتا ہے کوئی آج ان کا امتی
بن گئے کامل مسلمان مان کر ان کو نبی
چشم حق بیں سے نہ دیکھا کیسا ہے یہ آدمی
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے والے ہیں ابھی تو اس سے بڑھ کر امتحان
سینکڑوں گزریں گے فتنے سامنے سے مہرباں
فتنہ دجال ہے مشہور و معروف جہاں
ہونے والی ہے قیامت ایک زیر آسمان
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

جب نبی مرزا کو مانا اس کو مانیں گے خدا
سر بسجدہ ہو کے اس سے ہی کریں گے التجا
اور کہیں گے رحم کر ہم پر ہمارے کبریا
ہم تو ہیں تیرے ہی بندے تیری کرتے ہیں ثنا
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

پائیں ہم اس کا زمانہ گر خدا نخواستہ
چھوٹتے ہی اس کو کافر ہی کہیں گے برملا
مرزا صاحب ہیں نگاہوں میں ہماری چیز کیا
چشم حق میں بس؟ نہیں مل سکتی ان کو کچھ جگہ
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حشر کے دن آئیں گے بن ٹھن کے جب روح الامین
ان سے بھی کہدیں گے ہم معبود تم ہرگز نہیں
دیکھنا ہے جس کو ہے وہ اور ہی پردہ نشیں
جب نظر آئے گا وہ سجدے میں رکھ دیں گے جبیں
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

اس یقین کے سامنے جادو کسی کا کیا چلے
کس طرح سرسبز ہو کیوں مکر کوئی پھولے پھلے
سن کے یہ باتیں ہماری خوش ہو یا کوئی جلے
صاف کہنا ہے ہمارا کام خنجر کے تلے
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

بن چکے ہیں آپ عورت آ چکا ہے حیض بھی
پیٹ سے بچے بھی پھر پیدا ہوئے ہونگے کبھی
ابن مریم آپ کا ہے جانشین اچھی کہی
کہ دیا جو منہ میں آیا عقل جب کھوئی گئی
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر یہ کہنا کہ میں عیسی ہو ں اور مہدی امام
آسمان پر میرا مسکن عرش پر میرا مقام
کیسے کیسے بھیس بد لے، تھا یہ حضرت ہی کا کام
کون سے بہروپ یہ کے تھے ؟ یہ شا گرد و غلام
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

کیسے ہوں گے مقتدی جن کا ہے ایسا مقتدا
ان کی صورت تو مجھے چل کر دکھا دیجئے ذرا
آپ کو تکلیف کیا دوں بے سبب بے فائدہ
ان کی حالت کا پتہ دیتا ہے ان کا پیشوا
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

جو بیان کی آ پ نے اپنی صداقت کی دلیل
منہ کی کھا کر ہو گئے دنیا کی نظروں میں ذلیل
اب کو ئی بولا تو منہ اس کا دیا جائے گا کیل
لب کشا ہونا بھی ہو جائے اک امر ثقیل
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اثر چکنے گھڑوں کو ماریئے کوڑے ہزار
سامنا کرتے رہیں گے پٹ کے بھی مثل حمار
حق و باطل ہو گیا دنیا پہ لیکن آشکار
اب کوئی مانے نہ مانے اس کی کیا دارو ہے یار
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

خدمت اسلام پر جن کو ہمیشہ ناز تھا
جو یہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا
پھر گئے ٹرکی سے وہ دی وقت پر کیسی دغا
اور اس پر یہ ستم ہیں دشمنوں کے ہم نوا
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

آج کل ہیں غیر قومیں بھی خلافت میں شریک
مسلم بے خانماں کی ہر مصیبت میں شریک
ہو گئے سب مل کے اس کے رنج و راحت میں شریک
ہیں جدا بس وہ جو کل تھے دین و ملت میں شریک
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو نہیں اپنو ں کے وہ غیرو ں کے ہوں گے جاں نثار
اے بے پیندے کے بدقوں کا ہے کیسا اعتبار
ٹھونکتے ہیں پشت ان کی جان کر احسان شعار
لیتے ہیں بڑھ کر بلائیں اور کرتے ہیں پیار
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

قدر دنیا میں منافق کی نہیں ہوتی کہیں
اس کی گلنی دال ہم نے صرف دیکھی ہے نہیں؟
اس کا یہ اعزاز ہے وہ آج ہے کرسی نشیں
اور خطابوں کی کمی کچھ واسطے اس کے نہیں
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

مریم و عیسی کی جو بے حد کرے گستاخیاں
اس کو کچھ کہتے نہیں بلکہ ہیں اس پر مہربان
اپنے پیغمبر کی دل میں ان کے عظمت ہے کہاں
چوٹیں ہوتی ہیں اگر ان پر تو انکا کیا زیاں
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کون عیسی کون مریم ہے حکومت سے غرض
تاج شاہی سے ہے مطلب مال و دولت سے غرض
جاہ و حشمت عیش و عشرت شان و شوکت سے غرض
یہ بھی لے لیں وہ بھی لے لیں ملکی وسعت سے غرض
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

جو کہیں حق بات ان کو آہ دی جائے سزا
جیل خانوں میں وہ بھیجے جائیں بے جرم و خطا
بیوی بچوں سے وطن سے دوستوں سے ہوں جدا
ایسی نا انصافیوں کا کر تدارک اے خدا
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

ہیں میاں والی کے زنداں میں نہاں احمد سعید
آشکارا ہیں جہاں پر جن کے اوصاف حمید
از روئے قرآن کیا کرتے تھے جو گفت و شنید
ان کو افسوس سمجھا لائق قید مزید
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھیلتے ہیں سختیاں کیا کیا کراچی کے اسیر
آسمان دین احمد کے ہیں جو بدر منیر
ان کا یہ حال زبوں ہے شان مولائے قدیر
حکمتوں کو جانتا ہے اپنی وہ رب قدیر
حق پہ رہ ثا بت قدم با طل کا شیدا ئی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

سر خرو ہو کر عہا؟؟ ہو نے ہیں سب ہے امید
غمگساروں کو سنادو میری جانب سے نوید
گو محرم کے یہ دن ہیں ہے مگر نزدیک عید
عاقبت نیکوں کی ہے از روئے قرآن مجید
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

ان کو بکنے دو یہ ہے انکار مرزا کا وبال
ہوتا آیا ہے سلف سے نیک لوگوں کا یہ حال
زہر اگلیں لاکھ لیک کرنا دل میں خیال
رتبے پاتے ہیں اسی طرح سے تو اہل کمال
حق پہ رہ ثا بت قدم با طل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹے پھوٹے بند جو لکھے تھے حاضر کر دیئے
حکم کی ممتاز کے تعمیل کرنی تھی مجھے
عالمان دین کے اکثر رسالے چھپ چکے
اور جو کچھ دیکھنا ہو ان کو لے کر دیکھئے
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ ہو

دیکھنا اس کی سلاست ہے یہ نظم دل پذیر
یہ مسدس آپ نے لکھا ہے کیا عمدہ منیر
خدمت دین میں جس سے ہوئی ہے بے نظیر
شعر یہ گاتا پھرے گا ہر صغیر و ہر کبیر
حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو
تجھ کو گر ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ

معزز ناظرین مہربانی فرما کر آپ ایسے شہر اور قصبات و دیہات سے مع ضلع و ڈاکخانہ سے اطلاع دیجئے جس میں کم سے کم پچاس مرزائی آباد ہو گا یا اس میں انجمن مرزائیہ قائم ہو۔ نیز ان حضرات کے ناموں اور پتوں سے بھی مطلع فرمایئے جو مرزائیوں کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں تا کہ ہم ان کے نام اپنے اشتہارات و رسالہ جات برابر روانہ کرتے رہیں۔ اور وہ تکلیف فرما کر مرزائی احباب میں تقسیم کر دیا کریں۔

خادم سید ممتاز علی ہاشمی ممتاز بک ایجنسی۔ بھوجلہ پہاڑی دہلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقاید مرزا

انت منی بمنز لة و لدی

تو اے مرزا مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے (دافع البلاء)

انی مع الرسو ل اجیب ا خطی و اصیب۔

خدا مرزا سے کہتا ہے، میں رسول؟ مرزا؟ کے ساتھ جواب دونگا غلطی بھی کرونگا اور ٹھیک بھی کہوں گا۔

ان قد می ھذہ علی منار ۃ ختم ...

میرا قدم اس منارے پر ہے جس پر تمام بلندیاں ختم ہیں۔ خطبہ الہامیہ

انا شمس لا .... د خا ن

میں سورج ہوں مجھ کو دھواں نہیں چھپا سکتا۔ تریاق القلوب

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا   منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

ہے کرشن رودر گوپال! تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ ۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

یا شمس یا قمر انت منی و انا منك ۔

اے چاند اور سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے ۔ (حقیقۃ الوحی ص ۷۴)

اسمع ولدی ۔ میرے بیٹے سن۔ (البشری ج ا ص ۴۹)

انت منی بمنز لة او لا دی۔

اے مرزا تو میری اولاد کی بجا ہے۔ (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

انت من ماء نا و ھم من فشل

اے مرزا تو میرے پانی سے ہے اور وہ ... سے (اربعین ۲ ص ۲۴)

مرزا صاحب کے عقاید باطلہ و الہامات شیطانی کا مع حوالہ کتب مرزا مختصر نمونہ درج کیا گیا ہے۔

۲۔ سنن ابن ماجہ اور رفع العجاجہ جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جس شب کو معراج ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم موسی عیسی سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسی سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا۔ آخر حضرت عیسی سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا۔ لیکن قیامت کا ٹھیک وقت کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے۔ پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل کرونگا۔ پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے اور آ گے آویں گے ان کے یاجوج ماجوج اور وہ ہر اوچان سے خروج کریں گے پس نہ گذریں گے ساتھ کسی پانی کے مگر یہ کہ اس کو پی جائیں گیا ورنہ ساتھ کسی چیز کے مگر یہ کہ خراب کریں گے اس کو۔ اور یہی روائت ابن مسعود کے طریقہ سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے دیکھو تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ تفسیر ابن جریر۔ تفسیر در منثور جلد ۴ ص ۱۵۶ ۔ مسند احمد جلد ا ص ۳۷۵ ۔ کنز العمال۔ اگر بقول مرزائیوں کے مسیح وفات پا چکے ہوتے تو کیوں حضرت مسیح شب معراج میں اس قدر شد و مد سے ارشاد فرماتے کہ میں اتروں گا اور دجال کو قتل کرونگا۔ اور سینکڑوں حدیثیں ہیں جن سے مستند طریقہ پر ثابت ہے کہ مسیح نازل ہونگے۔ مگر مرزا کو تو خود مسیح بن کر دنیا کا عیش حاصل کرنا تھا وہ کیوں احادیث اور قرآن پر نظر ڈالتا اور اس کو مان کر اپنی مسیحیت و مہدویت کھوتا

۳۔ مسیح کا آسمان پر بجسد عنصری اٹھایا جانا قرآن سے ثابت ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے بل رفعه الله اليه ۔ و ان من اهل الكتا ب ا لا ليؤمنن به قبل مو ته، يا عيسى انى متو فيك و را فعك ...

پس کون شقی ازلی ہے جو حدیث قرآن کے ہوتے مرزا کے الہامات شیطانی کو مان کر اپنے ایمان کو ضائع کرے ۔ خدا تعالی ہم کو توفیق دے کہ ہم مسیلمہ ثانی دجال زمانی غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب سے محفوظ رہیں۔

۴۔ مرزا صاحب کے خسر ناصر نواب نے اپنے داماد مرزا غلام احمد کے خلاف ایک مسدس لکھا ہے جو بہت طویل ہے اس میں آپ نے دل کھول کر مرزا کی شکم پروری و نفس پرستی کا نقشہ جمایا ہے اور بتایا کہ مرزا کا ہر وقت یہی خیال تھا کہ کسی طرح مال بنائے چنانچہ وہ ایک شعر میں کہتے ہیں

ہو یتیموں کا یا وہ رانڈوں کا ہو
رنڈیوں کا مال یا بھانڈوں کا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مرزا صاحب کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ آپ نے اللہ دی کسبی کا سرمایہ جو اس کی ناجائز طریقہ کا پیدا شدہ تھا قبول فرلیا تھا۔

اور مرزا کے مرید خاص ڈاکٹر عبدالحکیم مغفور پٹیالوی مرزا صاحب کو ایک خط میں اس کا کچا چٹھہ اس طرح پر لکھ کر بھیجتے ہیں جس کا مرزا نے دم اخیر تک جواب نہیں دیا۔ دیکھو ذکر الحکیم نمبر ۴ ص ۲۹۔ لنگر کے واسطے جو روپیہ وصول ہوتا ہے اس کے مصارف کا کوئی معقول حساب اور انتظام نہیں کیا۔ کیا یہ بھی کوئی اسوہ حسنہ ہے کہ قومی روپیہ کا کوئی حساب نہ رکھا جائے بلکہ ایسی بے پروائی اور بے دردی سے اس کو صرف کیا جائے نہ کوئی اس کا حساب کتاب ہو نہ کوئی اس کا نگران۔ باہر سے روپیہ آیا اور بیوی صاحبہ کے سپرد کر دیا۔ جب جماعت سیالکوٹ نے خط لکھوایا کہ لنگر کے اخراجات کا حساب اور انتظام رہنا چاہیے تو جواب دیا، کیا میں خزانچی ہوں؟ سبحان اللہ اس امانتداری پر مہدی و مسیح بلکہ افضل الرسل ہونے کا دعوی ہے۔ کیا انبیاء و رسل اولیاء اقطاب ابدال ایسے ہی خوش معاملہ اور امین ہوتے تھے۔ نعوذ باللہ۔ امانت کی حفاظت نہ کرنا ابلیس کا کام ہے۔

۵۔ دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۴۔ آپ نے (مرزا) قومی روپیہ اور اسلامی خدمت کے روپیہ پر ایسا عیش کیا اور آپ کے بال بچے نوابوں کی طرح عیش و تنعم میں پلے اگر سفر بھی کیا تو سیکنڈ کلاس میں محض بیوی صاحبہ کی خاطر دہلی کا

۶۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے،

اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے ابدال، اولیاء اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس لئے میں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

آنچہ من بشنوم روی ؟ خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم چو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم

دیکھو درثمین

میرا ایمان ہے اس بات پر کہ مجھ کو وحی ہوئی ایسا ہی (ایمان) ہے جیسا کہ قرآن انجیل تورات وغیرہ آسمانی کتابوں پر (اربعین نمبر ۴ ص ۱۵)

شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ اور میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۶)

مرزا کے ان الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا نہ صرف نبی بلکہ صاحب شریعت نبی ہیں اور نبی بھی کوئی ادنی درجہ کے نہیں بلکہ انبیاء سے نعوذ باللہ افضل اور اعلی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

۷۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بڑھ کر غلام احمد ہے

اے عیسائیو! ربنا المسیح مت کہو۔ دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے

۸۔ دلی کا مشہور واقعہ ہے۔ بہت سے حضرات موجود ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ امرتسر میں بھی مرزا آنجہانی نے دوران تقریر میں دودھ کا گلاس نوش فرمایا تھا اور چونکہ وہ ماہ رمضان تھا جملہ سامعین روزے سے تھے ان کو مرزا کی یہ دلیری اور سینہ زوری ناگوار ہوئی اس پر مجمع نے شور برپا کیا یہاں تک کہ مرزا جی بمشکل وہاں سے نکل کر جوں توں کر کے قادیان فرار ہوئے۔

۹۔ اشاعت اسلام کے لئے دو ماہ کے واسطے بھی گھر سے باہر نہیں نکلے بلکہ لنگر کے نام پر روپیہ جمع کیا خود مزے سے کھایا اور دوسروں کو کھلایا یہاں تک کہ ایک عبدالکریم کی بیماری میں من ڈیڑھ من پختہ برف لگا تار لاہور سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آتی رہی۔ دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۴، از ڈاکٹر عبدالحکیم مغفور جو عرصہ تک مرزا کے مرید رہ چکے ہیں۔

۱۰۔ مرزائی اجازت دیں تو ہم مرزا جی کا کچا چٹھہ شائع کر دیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت میں مرزا کیا تھے اور مرزا کی حقیقت کیا تھی۔ کس طرح ان کی بسر ہوتی تھی پھر انہوں نے کیوں کر مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اس کے سرمایہ سے عیش و راحت اٹھائے اور اپنی اولاد کے لئے دنیوی حشمت کا کتنا ذخیرہ چھوڑا ہے اور یہ مال کس طرح جمع ہوا ہے۔

۱۱۔ مسلمانوں خدا کے لئے ایمان کی قدر کرو اگر اسی طرح مدعیان نبوت کو مانتے رہے تو خدا جانے کیسے کیسے شعبدہ باز، مکار، غدار پیدا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں کہاں کہاں ایمان ضائع کرو گے۔ دیکھو اس وقت بھی پنجاب میں چار مدعی نبوت موجود ہیں جو مرزا جی کے مرید ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ پس بہتری اسی میں ہے کہ سوائے خاتم الرسل حضرت محمد ﷺ کے جملہ مدعیان پر لعنت بھیجو اور ایمان کی خیر مناؤ۔ سچ کہا ہے مولانا فقیر دہلوی نے

الٰہی خیر دور فتنہ آخر الزمان آیا
رہے ایمان و دیں محفوظ وقت امتحان آیا
تمیز خیر شر ہے اب نہ تحقیق حق باطل
عجب ایک فتنہ آشوب میں سارا جہاں آیا

۱۲۔ انشاءاللہ راسخ الاعتقاد مسلمان دجال لعین کا زمانہ بھی پائیں گے تو صاف اسکے مکر و فریب کو دیکھ کر کہیں گے یہ دجل ہے اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہے، یہی آخر زمانہ کا دجل اکبر وا کفر ہے۔

۱۳۔ مرزا اپنے الہام پر یر یدو ن ان یروا ....کی تشریح میں لکھتا ہے

بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدائے تعالی تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ، یعنی حیض ایک ناپاک چیز ہے مگر بچہ کا جسم اسی سے تیار ہوتا ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳)

واہ واہ آج معلوم ہوا کہ مذکر سے مؤنث بھی ہو جاتے تھے اور آپ کا حیض ہی نہیں بلکہ بچہ بھی ہو جاتا تھا کاش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی مرزائی اتنا ہمیں اور بتا دے کہ بچہ بغیر مذکر و مؤنث کے ملے نہیں بنا کرتا تو مؤنث ہونے کی حالت میں مرزا کے لئے مذکر کون سے آسمانی سے نازل ہوتا تھا جس کے ملنے کے بعد حیض کا بچہ بن گیا اور بمنزلہ اطفال اللہ بھی ہو گیا اور وہ کون سا مبارک و مطہر مرزا کا لڑکا ہے۔ کیا یہی خلیفہ وقت مرزا محمود تو بمنزلہ اطفال اللہ نہیں ہیں۔

۱۴۔ مرزا جی اپنی جماعت کے افعال و اطوار کی نسبت کیا فتوی دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

> اخی مکرم حضرت مولانا نور الدین بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز گاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے (اشتہار التوائے جلسہ ملحقہ شہادت القرآن)

یہ تو جماعت کا حال ہے جو مرزا کے فیض سے مستفیض تھی اور مرزا جی خود ان میں موجود تھے، اور وہ وہ زمانہ تھا کہ الہامات کی بارش قادیان میں ہو رہی تھی اب جب کہ مرزا کو تو تودہ خاک ہوئے عرصہ ہوا نور الدین بھی چل بسے تو اب جماعت مرزا کا کیا حال ہوگا۔ اگر آپ کو موجودہ مرزائی جماعت کے افعال و اعمال کا مطالعہ کرنا ہے تو الفضل قادیان اور پیغام صلح لاہور کے پرچے دیکھئے پھر معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ایک دوسرے کو غاصب خائن فاسق مرتد جاہل وغیرہ بتا رہے ہیں

۱۵۔ دیکھئے ترکی حکومت کے متعلق مرزائی اخبار الفضل کا فیصلہ، وہ لکھتا ہے:

> ترکوں کی حالت جب کہ اس درجہ گر گئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ و نسلی تعصب کے ایسے دلدادہ ہو گئے ہیں تو ان کو مسلمان کہنا یا ان کی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو پھر اسلامی حکومت کیسی۔ اسلامی حکومت وہی ہے جس میں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو۔

الفضل قادیان کا فیصلہ صاف ہے کہ ترک مسلمان ہی نہیں۔ نعوذ باللہ۔ مسلمانو! کیا ایسی جماعت میں داخل ہو کر تمام دنیا کو کافر مانو گے۔

۱۶۔ مرزا کے ماننے کی یہ برکت اور خوبی ہے کہ مسلمانوں سے مسلمان کہلانے والا فرقہ بغض و کینہ و حسد و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عداوت رکھنا جزایمان جانتا ہے۔تفرقہ ونفاق کواپنا مذہب بنالیا ہے مسلمانوں کی ہلاکت اوران کی بربادی پر خندہ زن ہیں۔خدا جملہ مسلمانوں کوایسی جماعت کے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۷۔دہلی کے مشہور ہردلعزیز مولانا احمد سعید واعظ کی طرف اشارہ ہے جو محض فتوی کی حفاظت خلافت کی حمایت میں ضمانت نہ ہونے کے باعث جانکاہ مصائب وتکالیف برداشت کررہے ہیں

۱۸۔آج کل جوگرفتاریوں کا بازار گرما گرم ہے اس کوبھی مرزائی مرزا کے انکار کا سبب بتاتے ہیں چنانچہ دو اشتہار مرزائیوں نے شائع کئے ہیں جن میں مرزا کے یہ الہامی اشعار درج ہیں

قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہوگئے

کوئی ان سے پوچھے کہ مرزا پر عدالت نے جرمانہ کیوں کیا تھا۔مرزا کے اشد مخالف مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا عبدالحق غزنوی،مولوی غلام محمد (دستگیر) قصوری،ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی پرتو مرزا کے اشعار کا اثر نہ ہوااور پھرلوگ ہمیشہ عمر بھر جیل سے محفوظ رہے،مگروہ غریب جن کومرزا کے ذکر سے نفرت،جنہوں نے کبھی کان لگا کرمرزا کا نام تک نہ سنا جو یہ بھی نہیں جانتے کہ مرزا کب آیااور کب تودہ خاک ہوا،ان کے لئے جیل میں جانا مرزا کی صداقت نبوت ورسالت کا باعث بنی۔اے مرزائیو! دور کیوں جاؤ۔دیکھومولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری،مولانا غلام احمد صاحب اخگر امرتسری،مولانا عبدالحق صاحب امرتسری،مولانا میر بخش صاحب لاہوری،مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولانا ابواحمد صاحب مونگیری رحمانی وغیرہ حضرات جودن رات تمہاری چھاتی پرمونگ دل رہے ہیں اور برابر تردید میں مصروف ہیں ان کا تکیہ کلام ہے کہ مرزا کافر ہے؛ ملہم شیطانی مسیلمہ ثانی دجال زمانی ہے،مگرہم دیکھتے ہیں کہ مرزا کے الہامی اشعار کاان پرکچھ اثر نہیں۔

۱۹۔دیکھومولانا ابواحمد صاحب رحمانی مونگیر ضلع بھاگلپوری خانقاہ رحمانیہ کی تصنیفات،مولانا ثناءاللہ امرتسری اڈیٹر اہل حدیث کی تصنیف،مولانا پیر بخش لاہوری ناظم انجمن تائیدالاسلام کی تصنیف۔

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذ لك بما قد مت ايد يهم و ان الله ليس بظلا م للعبيد

میزان ابجد اور آئینہ مرزا

مصنفہ حافظ عنائت اللہ وزیرآبادی۔ گجرات

عبدالرحیم پرنٹر پبلشر ناظم انجمن محمد یہ پشاور صدر نے شائع کیا۔

نومبر ۱۹۳۴ء در مطبع پنجابی پریس لاہور باہتمام عبدالرحیم پرنٹر چھپا

عرض حال

برادران ملت کو معلوم ہے کہ ابتداء سے اسلام میں نبوت کی شان بہت بلند ہے۔اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس کے احترام کے خیال سے اس کے ہر ایک دعویدار کی آواز کو سن کر انکار نہیں بلکہ توقف اور غور کے بعد روشن دلائل کی بنا پر سچی نبوت کی تصدیق اور جھوٹی کی تکذیب سعید الفطرت لوگوں کا ہمیشہ سے شیوہ رہا، جو عین دانش مندی ہے۔ مگر اب ختم نبوت کے بعد اس روش کی شرعاً ضرورت نہیں کیونکہ ہر ایک دعویدار بحسب ارشاد نبوی جھوٹا اور دجال ہے۔

ہاں! اتمام حجت کے طور پر ایسے جملہ دعویداروں کا ہر پہلو سے ابطال لازم ہے، تا وہ اپنے بعض تار عنکبوت کی طرح ادلہ پر غرہ ہو کر کہیں سادہ لوح مسلمانوں کی گمراہی کا موجب نہ ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی نے ایک نہیں، کئی ایک مناصب کا دعوی کیا اور اپنے صدق و کذب کا معیار بھی خود ہی مقرر فرمایا کہ اس پر مجھے پرکھ لیا جائے، چنانچہ اس رسالہ میں آپ کو ابجدی طریق پر پرکھا گیا ہے جو آپ کا پسندیدہ اور الہامی معیار ہے

و الله یهدی من یشاء الی صرا ط مستقیم (مصنف)

بسم الله الر حمن الر حیم

تاریخ ابجد

و ابـجـد الـی قـرشت و کلمن ر ئیسهم ملو ك مد ین و ضعوا الکتابة العر بیة علی عدد حرو ف اسماء هم هلکوا یو م الظلة فقا لت ابنته کلمن

کـلـمـن هـد م ر کـنـی ۔ هـلـکـه وسط الـمـحـلـه
سیـد الـقـو م اتـاه آل۔ حتف نـا را وسـط ظـلـه
جـعـلـت نـاراً عـلیهـم ۔ دا ر هـم کـا لـمضحلـه

ثم و جدوا بعد هم ثخذ ضظغ فسموها الروا دف (قا موس)

ابجد نام یکے از بادشاہان مدین وایشان شش کس بودند ابجد ھوز حطی کلمن سعفص قرشت کہ کتابت عربیت را بر عدد حروف اسمائے خود ہا وضع کردند ومہتر ایشان کلمن بود۔ در عہد شعیب علیہ الصلوۃ و السلام ہلاک گردیدند...بعد ازاں ثخذ ضظغ کہ شش حروف دیگر است روادف نام نہادند

(منتہی الارب)

ابـجـد اول ا لالـفـاظ التی جمعت فیها حرو ف الهجاء فی اللغة العر بیة و هی ابجد هو ز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ و انما جمعت هکذا مرا عاة لـحسا ب الـجـمـل الـذی یستـعـمـل فی التوار یخ خا صة و تر تیبها تر تیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاعداد من الاحاد فالعشرات فالمآت ثم الالف (المنجد)

خلاصہ یہ کہ حضرت شعیب علیہ السلام کے زمانہ میں شاہان مدین نے اپنے ناموں پر حروف ابجد کو وضع کیا جو اکائیوں دہائیوں اور سینکڑوں اور ہزاروں پر بحسب ترتیب ذیل تاریخ پر دلالت کرتے ہیں

الف ا۔ ب ۲ ۔ج ۳۔ د۴۔

ہ ۵۔ و ۶۔ ز ۷۔

ح ۸۔ ط۹۔ ی ۱۰۔

ک ۲۰۔ ل ۳۰۔ م ۴۰۔ ن ۵۰۔

س ۶۰۔ ع ۷۰۔ ف ۸۰۔ ص ۹۰۔

ق ۱۰۰۔ ر ۲۰۰۔ ش ۳۰۰۔ ت ۴۰۰۔

ث ۵۰۰۔ خ ۶۰۰۔ ذ ۷۰۰۔ ض ۸۰۰۔ ظ ۹۰۰۔ غ ۱۰۰۰

طبرانی اور حمید بن زنجویہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ حروف ابی جاد (حضرت رسول اللہ ﷺ نے ابجد کو ابو جاد بطور کنیت ذکر فرما کر اس کے اصل کی طرف اشارہ فرما دیا ہے۔ اور تاج العروس میں ابوزید کا قول ہے کہ ابو جاد ایک حمیری بادشاہ کی کنیت ہے۔ اور زمخشری کا قول ہے کہ ابو جاد مکہ مکرمہ کا بادشاہ ہوا ہے۔ اور ھوز اور حطی دونوں وج میں ہوئے ہیں جو طائف میں ایک مقام کا نام ہے اور باقی سب مدین میں ہوئے۔ اور حفص بن غیاث کا قول ملے کہ ھو ابو جاد و انما حذفت واده و الفه لا نه و ضع لدلالة المتعلم فکره التطو یل و التکرا ر و اعا دة المثل مرتین فکتبوا بغیر وا و و لا الف لان الا لف فی ابجد و الوا و فی ھوز ابوجاد سے واؤ اور دوسرا الف اڑا کر اسے ابجد اسلئے بنایا گیا ہے کہ اس کے شروع میں الف اور ہوز کے وسط میں واؤ موجود ہے۔ پس اب ان کے تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہیں) کا سیکھنا سکھانا بطور مشغلہ ٹھیک نہیں (ہاں کتابوں اور عمارتوں اور اولادوں کا سن تصنیف اور تعمیر اور ولادت محفوظ کرنے کے لئے اگر سرسری طور پر ان سے کام لیا جائے تو بحسب بیان دین خالص فاما تعلمها للتهجي و حسا ب الجمل فلا بأس به کچھ حرج نہیں) کیونکہ اس سے رفتہ رفتہ علم نجوم کی طرف توجہ ہو کر اسرار غیب اور جھوٹی پیش گوئیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو بدنصیبوں کا کام ہے۔

ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابن منذر، ابن اسحاق ونیز امام بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور جابر عبداللہ وغیرہ سے جو بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحساب ابجد اعداد و شمار کا رواج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں میں عام طور پر شائع و ذائع تھا اور اس علم پر ان کو بہت بڑا وثوق اور ناز تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی دلچسپی نہیں لی اور نہ ہی علماء اسلام نے اسے اپنا مشغلہ بنایا۔

ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہودی روش پر اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا۔ بلکہ اسے علم الٰہی اور الہامی بتا کر معارف قرآن کا معجزہ قرار دیا چنانچہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۶ پر فرمایا:

اس عاجز کے ساتھ اکثر عادۃ اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی، تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورہ العصر کے حروف ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔

اور نزول المسیح کے صفحہ ۴۴ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا:

قرآن شریف کے حروف اور ان کے اعداد بھی معارف مخفیہ سے خالی نہیں ہوتے مثلاً سورہ العصر... اس سورت کے ساتھ یہ ایک عجیب معجزہ ہے کہ اس میں آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک دنیا کی تاریخ ابجد کے حساب سے یعنی حساب جمل سے بتائی گئی ہے۔

نیز تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۵ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا کہ

خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ سورہ العصر کے عدد جس قدر حساب جمل کی رو سے معلوم ہوتے ہیں اسی قدر زمانہ نسل انسانی کا آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک تک بحساب قمری گذر چکا تھا۔

اور براہین احمدیہ نمبر ۵ کے صفحہ ۱۱۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا کہ

خدا نے میرے پر یہ الہام کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک حضرت آدم سے اسی قدر مدت بحساب قمری گزر چکی تھی جو اس سورت کے حروف کی تعداد میں بحساب ابجد معلوم ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں پہلے عرض کر آیا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خادموں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی، ایسا ہی مجھے بھی اس سے کچھ دلچسپی نہیں کیونکہ جب سورہ مائدہ میں جو نزول کے اعتبار سے سب سے آخری سورت ہے تکمیل دین کی بشارت سنا دی گئی ہے تو پھر اسلامی اور خصوصاً عقائد کا ثبوت و ابطال ابجد شماری سے عقل مندی اور ایمان داری نہیں۔ مگر چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اسے اپنی صداقت پر بطور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیار پیش کیا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس معیار پر بھی انہیں پرکھ کر دیکھ لیں

لعل الله یحد ث بعد ذ لك امرا

مسیح دجال اور انبیاء اللہ سے منازعت

ابن ابی شیبہ میں حضرت سفینہ ؓ سے اور یعقوب بن سفیان میں حضرت معاذ ؓ بن جبل سے اور عبد بن حمید اور مستدرک حاکم میں حضرت ابو سعید سے اور سنن ترمذی سنن ابو داؤد میں ابو عبیدہ سے اور مسند احمد صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ تمام نبی مسیح دجال سے خود بھی خائف رہے اور اپنی اپنی امتوں کو بھی ڈراتے رہے۔

اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے یوں بھی مرفوعاً آیا ہے کہ

ما بعث اللّٰہ من نبی ا لا و قد ا نذر امته لقد انذر نو ح امته و النبیو ن من بعده .. الحدیث

ہر ایک نبی نے اپنی امت کو مسیح دجال سے ڈرایا سب سے پہلے حضرت نوح ؑ نے ڈرایا پھر اس کے بعد تمام نبی اس سے ڈراتے چلے آئے اب سب کے آخر پر میں ایک واضح علامت بتا کر اس سے ڈراتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا۔

اس نبوی بیان سے صاف ظاہر ہے کہ دجال نہ صرف مسیح ہی کہلائے گا جو حضرت عیسیٰ ؑ کا لقب ہے بلکہ وہ جری اللہ فی حلل ا لا نبیاء کہلا کر سب نبیوں سے منازعت کرے گا جس سے وہ بچارے اسکے ظہور سے پہلے ہی اپنے اپنے زمانہ میں کبیدہ خاطر ہو کر پناہ مانگ رہے ہیں۔

مسیح دجال اور طاعون و زلزلہ

بخاری میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ دجال اور زلزلہ آئے گا۔

نیز صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت انس ؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ دجال اور طاعون مدینہ منورہ میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نیز صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ آپ ﷺ نے مشرق کی جانب اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ

هناك الز لا زل و الفتن و بها يطلع قر ن الشيطا ن (صحیح بخاری حدیث نمبر ۷۰۹۴)

ادھر سے ہی مثیل شیطان مجددیت ومہدویت ومسیحیت ونبوت ورسالت وغیرہ فتنوں کے ہمراہ بمعہ زلزلوں کی مسروقہ پیش گوئیوں کے ظاہر ہوگا۔

دجال کے ساتھ زلزلہ اور طاعون کے تذکرہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ظہور کے وقت طاعون اور زلزلہ کا آنا بھی نبوی پیش گوئی کے مطابق نہایت ضروری ہے۔ پس اگر دجال ان نبوی حدیثوں کو پڑھ کر طاعون اور زلزلہ کی پیش گوئی کرے، تو یہ پیش گوئی اس کی اپنی نہ ہوگی بلکہ سرقہ ہوگی۔

پھر جس طرح نبوی پیش گوئی کا مطابق واقع ہونا ضروری ہے، اسی طرح اس پر دجال کی طرف سے زائدشدہ قیاسات اور اجتہادات اور اٹکلوں کا غلط اور خلاف ہونا بھی لازمی ہے جو بحمداللہ ٹھیک ٹھیک وقوع میں آیا۔

مختار بن ابی عبید ثقفی اور اس کا مثیل

حافظ ابن حجرؒ نے اپنی قابل قدر تصنیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے عہد خلافت کے اوائل ایام میں مختار نے کوفہ پر غالب ہو کر اہل بیت رسول کی الفت کا اظہار کیا جس سے اس کو وہاں پر بہت بڑا رسوخ حاصل ہوگیا۔ پھر جب اس کا حلقہ اثر ورسوخ وسیع ہوا تو اس نے رفتہ رفتہ نبوت کا دعوی بھی کر دیا

ثم انه زين له الشيطان ان اد نى النبوة و زعم ان جبر يل يأتيه

اور کہا کہ میرے پاس جبریل بھی آیا کرتا ہے۔

چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے رفاعہ بن شداد سے بسند صحیح روایت کیا کہ میں مختار کی بابت کچھ افواہ سن کر بغرض تحقیق اس کے پاس گیا، تو اس نے صاف اقرار کیا کہ ہاں جبریل میرے پاس آیا کرتا ہے۔

نیز فتح الباری میں بحوالہ یعقوب بن سفیان بسند حسن امام شعبی سے مروی ہے کہ حضرت احنف بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیس نے انہیں مختار کی خود اپنی ایک تحریر دکھائی جس میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہوا تھا۔

حافظ ابن حجرؒ صاحب موصوف کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ مختار کوئی آریہ اور عیسائی نہیں بلکہ مسلمان کہلاتا اور بظاہر اہل بیت رسول کی محبت کا دم بھرتا تھا۔ پھر اسکے ساتھ ہی وہ جبریل کے نزول کا قائل ہو کر نبوت کا دعویٰ بھی کرتا تھا۔ اور آج اس کا مثیل (مرزا قادیانی) بھی یہی کہہ رہا ہے کہ

جاء نی آئل و اختار و ادار اصبعه و اشار ان وعد الله آتی و رکل
ورکی فطو بی لمن و جد و رأی الا مراض تشاع و النفوس تضاع

پھر آئل کی تشریح بھی خود ہی کر دی کہ وہ جبریل ہے جو میرے پاس آیا کرتا ہے۔ اور و اختار کہہ کر اپنے اصل کی طرف اشارہ بھی کر دیا جس کا وہ مثیل ہے۔ پس یوں وہ وعدہ الٰہی بھی پورا ہوا جسے ان وعد الله اتی کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ اور حسن اتفاق سے مثیل المختار کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے ۱۸۸۱ ہوتے ہیں جو براہین احمدیہ کی عیسوی تاریخ اشاعت ہے جسکا ذکر آئندہ صفحات پر کیا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید میں سعید بن وہب کا بیان ہے کہ

کنت عند عبد الله بن الزبیر فقیل له ان المختار یزعم انه یوحی الیه فقال ابن الزبیر صدق ثم تلا هل ... الآیه۔

عبداللہ بن زبیر کی مجلس میں میرے روبرو مختار کا ذکر ہوا کہ وہ نزول وحی کا دعویدار ہے تو آپ نے فرمایا کہ ارشاد الٰہی هل انبئكم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی كل افاك اثیم (جس کی اعداد شماری بحساب ابجد آئندہ صفحات پر ہو گی) ایسے تمام دعویداروں پر حاوی ہے۔

درمنثور اور ابن کثیر میں بحوالہ ابن ابی حاتم اور جمع الفوائد میں بحوالہ طبری مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر کی مجلس میں مختار کا ذکر ہوا کہ

ان المختار یزعم انه یوحی الیه قال صدق و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم

وہ وحی الٰہی کا دعویدار ہے تو آپ نے فرمایا کہ وحی الٰہی تو نہیں ہاں قرآن مجید کے بیان کے مطابق شیطانی وحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی ہوگی۔ موحدوں کو ختم نبوت کے بعد کسی جدید نبی کی ضرورت نہیں

نیز ابن کثیر میں بحوالہ ابن ابی حاتم، عکرمہ کا بیان ہے کہ

قد مت علی المختا ر فا کر منی و انز لنی حتی کا د یتعا هد مبیتهی باللیل قال فقال لی ا خر ج الی الناس فحد ثهم قا ل فخر جت فجاء ر جل فقا ل ما تقو ل فی الو حی فقلت الو حی و حیا ن قا ل الله تعالی او حینا الیك هذا القر آ ن و قال تعالی شیا طین ا لا نس و الجن یو حی بعضهم الی بعض زخرف القو ل غرورا ۔ قا ل فهموا بی ان یأخذو نی فقلت لهم ما لکم ذلك ان مفتیکم و ضیفکم فتر کو نی و انما عر ض عکر مة بالمختا ر و هو ابن ابی عبید قبحه الله و کان یز عم انه یأتیه الو حی و قد کا نت صفیة تحت عبد الله بن عمر و کا نت من الصا لحات

مختار بن ابی عبید (جس کی پارسا ہمشیرہ صفیہ نام حضرت عبداللہ بن عمر کے نکاح میں تھی) نے اپنی بدقسمتی سے نبوت کا دعوی کر دیا۔ ایک روز مجھے اس کے پاس مہمان ہو کر آنے کا اتفاق ہوا تو اس نے میری خوب خاطر تواضع کی اور رات کو مجھے نہایت احترام کے ساتھ اپنے یہاں ہی سلایا۔

پھر دوسرے روز مجھ سے کہا کہ آپ کچھ تقریر فرمائیں شائد اس خیال سے میں احسان مند ہو کر اس کے دعوی نبوت کی تصدیق کر دوں گا مگر میں نے تقریر میں اس کی طرف اشارہ کر کے صاف طور پر بیان کیا کہ وحی دو قسموں پر منقسم ہے ایک وحی الٰہی جو قرآن شریف پر ختم ہو چکی ہے، اور دوسری شیطانی وحی ہے جو مختار کو ہوتی ہے۔

بس میرا یہ کہنا تھا کہ چاروں طرف سے اس کے مرید مجھ پر حملہ کرنے کے لئے کچھ اس طرح تیار ہو گئے کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ پڑ گیا آخر یہ کہہ کر میں نے ان سے اپنا پیچھا چھڑایا کہ میں تمہارا مہمان ہوں، جسے تنگ کرنا شرعاً درست نہیں۔

درمنثور میں بحوالہ ابن ابی حاتم ابوزمیل سے مروی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کـنـت قـا عدا عند ابن عباس و حج المختا ر بن ابی عبید فجاء ر جل فقا ل یـا ابـا عبـاس ز عم ابو اسحاق انه او حی الیه اللیلة فقا ل ابن عباس صدق فـنـفـر ت و قلت یقو ل ابن عباس صدق فقا ل ابن عباس هما و حیان و حی الله و و حی الشیطان فو حی الله الی محمد ﷺ و و حی الشیطا ن الی اولیا ء ه ثم قرأ و ان الشیا طین لیو حو ن الی او لیا ء هم

حج کے موقع پر ایک شخص نے میرے رو برو عبداللہ بن عباسؓ سے ذکر کیا کہ مختار بھی حج کے لئے آیا ہوا ہے اور دعوی کرتا ہے کہ میری طرف وحی نازل ہوتی ہے۔ تو آپ نے اسے جواباً فرمایا کہ وہ سچ کہتا ہے۔ مجھے آپ کا یہ جواب سن کر سخت تعجب ہوا کہ ختم نبوت کے بعد یہ وحی کیسی ہے جس کی آپ تصدیق فرمارہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔قرآن مجید میں وحی رحمانی اور وحی شیطانی دونوں کا ذکر ہے۔ اول الذکر تو ختم نبوت کے بعد ممکن ہی نہیں ہاں دوسری سے مختار کو ضرور حصہ ملا ہے جس کی میں نے تصدیق کی ہے۔

یہودی دجال مسلمان، امتی مسیح نبی

نمبرا۔سنن ترمذی میں ابوبکر سے اور شرح سنہ میں حضرت جابرؓ سے اور ابن مندہ میں ابن جریج سے اور عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم میں ابوعالیہ سے دجال کا عقیدۃً یہودی ہونا ثابت ہے اور مسلم میں مرفوعاً آیا ہے کہ انـه یهودی وہ یہودی خیال ہوگا

نمبر۲۔سنن ابوداؤد، مسند احمد، مستدرک حاکم ،طبرانی، ابن ابی شیبہ میں حضرت عمرانؓ بن حصین سے مرفوعاً آیا ہے کہ

ان الـر جل یأ تیه و هو یحسب انه مو من فما یزال به حتی یتبعه مما یری من الشبها ت

دجال کے پیش کردہ موہومی دلائل پڑھ سن کر بظاہر ایسا معلوم ہوگا کہ وہ مسلمان ہے جو اسلام کی حمایت کر رہا ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مگر امر واقع اس کے خلاف ہوگا جیسا کہ مسلم میں ابوسعید سے ابن صیاد کا اقرار مروی ہے کہ انا مسلم میں مسلمان ہوں، مگر پھر بھی اس کی فریب کاریوں کی وجہ سے صحابہ کرام اسے دجال ہی قرار دیتے رہے۔

نمبر۳۔ سنن ابوداؤد، وسنن ترمذی ابن حبان میں حضرت ثوبانؓ سے اور صحیح بخاری، صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرۃؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ تیس کے قریب دجال ہوں گے اور ہر ایک میرا امتی کہلا کر نبوت کا دعوی کرے گا۔ اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ یخرج الدجال فی امتی۔ دجال ایک طرف نبوت کا دعوی کرے گا اور دوسری طرف میرا امتی کہلائے گا۔

ان تمام نبوی حدیثوں میں اسے مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ دجال اسے اس لئے قرار دیا گیا کہ وہ ملمع سازی اور فریب کاری سے کام لے گا۔ اور یہودی اس لئے کہ وہ عیسی کی وفات ثابت کرے گا (اصیل یہود کا خیال ہے کہ ان کی کوشش سے عیسی کی موت وقوع میں آئی اور مثیل یہود کا خیال ہے کہ اس کی موت میرے بیان کردہ دلائل کی بنا پر ہوئی پس نفس موت کا خیال دونوں میں مشترک اور بنیادی عقیدہ ہے صرف فرع میں اختلاف ہے) ورنہ وہ اقراری طور پر مسلمان ہوگا اور امتی کہلا کر مسیحیت ونبوت کا دعوی کرے گا جیسا کہ احادیث نمبر۲،۳ سے ظاہر ہے۔

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور تحریک احمدیت کے صفحہ ۱۱۸ پر فرماتے ہیں کہ

اگر ذرا غور سے کام لیا جائے تو خود دجال کے نام المسیح الدجال میں یہ حقیقت واضح کردی گئی ہے۔ دجال کو مسیح کیوں کہا ہے اس لئے کہ دجال اپنا کام مسیح کے نام کے نیچے کرتا ہے ورنہ فی الحقیقت مسیح تو ایک پاک نام ہے جو اللہ تعالی نے الہاماً حضرت عیسی کو دیا تو ایک راست باز بندے کا خطاب دجال کو دینا اسی بات کو ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ دجال اپنا کام اس راست باز کے نام کے نیچے کرے گا اور یہی درحقیقت اس کا دجل یا فریب سازی ہے۔

تاریخ ظہور اور مختلف دعاوی میں بتدریج ترقی

حافظ ابن حجرؒ نے اپنی قابل قدر کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری میں نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کے حوالہ سے حضرت کعب احبار سے بیان کیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يـظهـر بـالـمشرق فيـعـطى الخلا فة ثم يظهر السحر ثم يد عى النبوة فتفرق الناس عنه

دجال مشرق سے ظاہر ہوگا پہلے خلافت کا دعوی کرے گا اور ما کرانہ طریق پر کچھ کرامات اور نشان صدق بھی دکھائے گا پھر جب نبوت کا دعوی کرے گا تو اس وقت عقل مند لوگ اس سے علیحدہ ہو جائینگے۔

نیز حافظ ابن حجرؒ صاحب کتاب مذکور میں فرماتے ہیں:

و امـا الـذی یـد عیـه فـا نـه یخر ج اولا فید عی ا لا یمان و الصلاح ثم ید عی النبوة ثم ید عی ا لا لهیه کما ا خر ج البطرا نی من طر یق سلیما ن بن شهاب قـا ل نزل علی عبد الله بن المعتمر و کان صحا بیا فحد ثنی عن النبی ﷺ انـه قـا ل الـد جال لیس به خفاء یجییء من قبل المشرق فید عوا الی الدین فیتبـع و یـظهر فلا یزا ل حتی یقدم الکو فة فیظهر الدین و یعمل به فیتبع و یـحـث عـلی ذلك ثـم یـد عـی انه نبی فیفز ع من ذلك کل ذی لـب و یـفا رقه فیـکـمـث بـعـد ذ لك فیـقـول انا الله فتغشی عینه و تقطع اذ نه و یکتب بین عیـنیـه کـا فـر فلا یخفی علی کل مسلم فیفارقه کل ا حد من الخلق فی قلبه مثقال حبة من خر دل من ایما ن(و سنده ضعیف)

سب سے پہلے وہ یہ دعوی کرے گا کہ میں ایمان ثریا سے لاؤں گا اور امت محمدیہ کی اصلاح وتجدید کروں گا پھر کچھ دنوں بعد نبوت کا دعوی کرے گا پھر اس کے بعد خدائی دعوی بھی کرے گا۔ چنانچہ طبرانی میں عبداللہ بن معتمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کی بابت فرمایا کہ وہ مشرق سے ظاہر ہوکر لوگوں کو پہلے دین اسلام کی دعوت دے گا اور اس کی تبلیغ واشاعت کا علم بلند کرے گا اور فروعی معمولات میں مسائل کوفہ کو ترجیح دے گا جس کی وجہ سے وہ عام مسلمانوں میں اپنا حلقہ اثر و رسوخ وسیع کرے گا پھر جب وہ بتدریج ترقی کرتا ہوا نبوت کا دعوی کرے گا تو اس وقت ہر ایک عقل مند مسلمان اس سے علیحدگی اختیار کرلے گا اور یاد رکھو کہ وہ کانا اور کان کٹا ہوگا اور اس کی پیشانی پر کافر تحریر ہوگا اور وہ خدائی دعوی بھی کرے گا جس سے عامیوں پر بھی اس کی فریب کاری ظاہر ہو جائے گی۔ پس جو شخص یہ سب کچھ دیکھ بھال کر بھی اس سے علیحدہ نہ ہوگا تو سمجھ لو کہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ مطلب

اس نبوی پیش گوئی میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل غور ہیں:

۱۔ مشرق سے ظاہر ہوگا۔

۲۔ تجدید واصلاح اور تبلیغ واشاعت کا علم بلند کرے گا۔

۳۔ عملاً کوفی مشرب اور حنفی ہوگا تا عوام پر اس طرح قابو پا سکے۔

۴۔ بڑے بڑے مسلمان اس کے مداح اور گرویدہ ہوں گے۔

۵۔ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

۶۔ عقل مند مسلمان اس سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

۷۔ کانا اور کان کٹا ہوگا۔

۸۔ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

۹۔ اس کی پیشانی پر کافر تحریر ہوگا۔

۱۰۔ اس کے مریدوں میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ (تلک عشرة کاملة)

مصداق

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۶۷ پر فرماتے ہیں:

حدیث سے ثابت ہے کہ دجال کا ظہور مشرق سے ہوگا۔

نیز ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۹۷ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا کہ:

دجال مشرق کی طرف سے خروج کرے گا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔ متفق علیہ

اور تحفہ گولرویہ کے صفحہ ۱۹۲ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ:

وہ پنجاب میں ہی مبعوث ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ براہین احمدیہ میں اس کا جابجا تذکرہ موجود ہے اور اس کے اشتہار میں جو بیس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ:

مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔

۳۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ:

بعض آئمہ نے احادیث کی طرف توجہ کم کی ہے جیسا کہ امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ جن کو اصحاب الرائے میں سے خیال کیا گیا ہے اور ان کے مجتہدات کو بواسطہ وقت معانی احادیث صحیحہ کے برخلاف سمجھا گیا ہے مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں آئمہ ثلاثہ باقیہ سے افضل و اعلی تھے اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت اور عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دست گاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے اعلی درجہ تک پہنچ چکے تھے اسی وجہ سے اجتہاد و استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ علیا مسلم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے لوگ قاصر رہے۔

اور اخبار بدر ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ میں مرزا غلام احمد کا بیان شائع ہوا کہ

میں ان وہابیوں سے ہمیشہ متنفر رہا ہوں۔

اور سیرۃ المہدی جلد اول روایت نمبر ۱۵۰ صفحہ ۱۴۳ پر آپ کا صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب منشی عبد اللہ سنوری کا بیان درج کرتا ہے کہ:

میں نے حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا، اور نہ بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔

اور مولوی محمد علی ایم اے لاہوری تحریک احمدیت کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں:

حضرت مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب ابتداء سے آخر زندگی تک علی الاعلان حنفی المذہب رہے۔

حنفی بھی ایسے کہ سخت بدعتی۔ چنانچہ سیرۃ المہدی جلد اول روایت نمبر ۱۶۸ صفحہ ۱۶۴ پر منشی عبد اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنوری کا بیان درج ہے کہ

ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ جو چہلم کی رسم یعنی مردے کے مرنے پر چالیسویں دن کھانا پکا کر تقسیم کرتے ہیں غیر مقلدین اس کے بہت مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کھانا کھلانا ہو تو کسی اور دن کھلا دیا جائے

اس پر حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے فرمایا کہ چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے پس جس طرح لڑکی کو رخصت کرتے ہوئے کچھ دیا جاتا ہے اسی طرح مردے کی روح کے رخصت ہونے پر بھی غرباء میں کھانا دیا جاتا ہے تا اسے اس کا ثواب پہنچے گویا روح کا تعلق اس دنیا سے پورے طور پر چالیس دن میں قطع ہو جاتا ہے۔

۴۔ براہین احمدیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۶۷ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں جہاں اس بات کا میری (یعنی مرزا قادیانی کی) نسبت اقرار کیا ہے کہ میں اس زمانہ میں دین کی حمایت میں متفرد ہوں، اور دین اسلام کی راہ میں فدا ہوں، اور خدا کی راہ میں ایک بے بدل شجاع ہوں، ساتھ اپنی نسبت یہ بھی اقرار کر دیا کہ مجھ سے زیادہ اس شخص کے اندرونی حالات کا کوئی بھی واقف نہیں۔

اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور تحریک احمدیت کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں:

اس زمانہ میں لوگ آپ کی خدمت اسلام کے کام کو آپ کے زہد اور تقوی کو آپ کی بلند پایہ تصانیف کو آپ کے اعداء اسلام کے ساتھ مقابلہ کو دیکھ کر آپ کے شیدا تھے اور سب مسلمان آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے آپ کی اس وقت کی قبولیت عامہ کی ایک جھلک اس ریویو میں نظر آتی ہے جو مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو اہل حدیث کے لیڈر تھے آپ کی کتاب براہین احمدیہ پر کیا۔

۵۔ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۵۰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کا اعلان شائع ہوا کہ

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

۶۔ تمام سعید الفطرت علماء خصوصاً ازلی سعید مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی بحسب پیش گوئی نبوی آپ سے علیحدہ ہوگئے اور خم ٹھوک کر آپ سے آخر عمر تک مقابلہ کرتے رہے۔

۷۔ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۵۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ

میں صرف نبی نہیں بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بھی۔

۸۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام ہے کہ

انت منی بمنزلة ولدی۔

نیز رأیتنی فی المنام عین الله

۹۔ اس کا مفہوم مشترک ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے دعویٰ نبوت کے انکار کی وجہ سے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ اور ان سے رشتہ ناطہ اور ان کا جنازہ اور ان کی اقتداء میں نماز وغیرہ سب ممنوع قرار دیا۔ گویا اس طرح سے ان کے منہ اور ماتھے پر مسلمانوں کے لئے کفر ہی کفر ہوا، جس سے تنگ آ کر اسلامی علماء کا فتویٰ تکفیر مولانا محمد حسین صاحب مرحوم نے ان کی پیشانی پر چسپاں کر دیا۔

۱۰۔ یہ نبوی فتویٰ ہے جس سے مولانا محمد حسینؒ و دیگر علماء اسلام کی سچائی ظاہر ہے

لطیفہ

اس حدیث نبوی میں جو فقرہ فیظهر الدين (۱۲۹۰) آیا ہے کہ اس کا ابتدائی زمانہ بظاہر دین دارانہ ہوگا جس کی وجہ سے بعض اکابر علماء اس کی تحسین اور توصیف کریں گے۔ اس کے اعداد بحساب ابجد پورے بارہ سو نوے ہوتے ہیں جو اس کے ظہور کی تاریخ ہجری ہے۔

اور فقرہ نبوی فیفزع من ذلك كل ذی لب کی اعداد شماری براہین احمدیہ کے ذکر میں ہوگی اور فقرہ نبوی یفارقه كل احد من الخلق کی اعداد شماری فتویٰ کے ذکر میں ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کاظہور اور شیطان کی آمد ثانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۹۱ میں دانیال کی پیش گوئی کے ذکر پر فرمایا کہ:

اس فقرہ میں دانیال نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے) جب بارہ سو نوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہو گا اور تیرہ سو پینتیس تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس (برس) برابر کام کرتا رہے گا۔

اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۹ میں مذکورہ پیش گوئی کے ذکر پر غلام احمد قادیانی نے فرمایا کہ:

میں اس کو خدا تعالی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے (۱۲۹۰) ہجری میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پا چکا تھا۔

ان دونوں حوالوں میں مرزا غلام احمد صاحب نے دانیال نبی کی پیش گوئی مطابق اپنی بعثت اور ظہور کا زمانہ ظھر مسیلمه (۱۲۹۰) کے اعداد کے مساوی بارہ سو نوے (۱۲۹۰) ہجری قرار دیا ہے جس کے خاتمہ پر ۱۲۹۱ھ کے شروع میں شیطانی بروز کی بابت رسالہ فرق ملحقہ بخطبہ الہامیہ میں یوں فرمایا کہ

لا شك و لا شبهة ان انظار الشيطان كان الى آخر الزمان كما يفهم من القرآن اعنى لفظ الانظار الذى جاء فى الفرقان فان الله خاطبه و قال انك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم

مجھے اس عربی کے ترجمہ کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸ میں صاف ہے کہ

قرآن شریف میں اس شخص کو جس کا نام حدیثوں میں دجال ہے شیطان قرار دیتا ہے جیسا کہ وہ شیطان کی طرف سے حکایت کر کے فرماتا ہے

قال انظرنى الى يوم يبعثون قال انك من المنظرين

یعنی شیطان نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ میں اس وقت تک ہلاک نہ کیا جاؤں جب تک کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردے جن کے دل مر گئے ہیں دوبارہ زندہ ہوں خدا نے کہا کہ میں نے تجھے اس وقت تک مہلت دی۔

نیز حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرمایا کہ

آیت الی یوم یبعثون سے مراد جسمانی بعث نہیں کیونکہ شیطان صرف اس وقت تک زندہ ہے جب تک بنی آدم زندہ ہیں ہاں شیطان اپنے طور پر کوئی کام نہیں کرتا بلکہ بذریعہ اپنے مظاہر کے کرتا ہے۔

مطلب صاف ہے کہ اصل شیطان نہیں بلکہ اس کا کوئی مثل وظل اور مظہر آخر زمانہ میں ظاہر ہونا ہے جو بخیال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی صاف ظاہر ہو چکا ہے چنانچہ رسالہ فرق میں فرماتے ہیں

ایریدون ان یطول اجل الشیطان و ان زماننا هذا هو آخر الزمان ....

فالی کم یکون الشیطان من المنظرین

بروزی طور پر شیطان کے ظہور کا زمانہ یہی ہے اگر اب بھی ظاہر نہ ہو تو پھر کب ہوگا

ہاں صاحب اس کے بروزی ظہار کا زمانہ یہی ہے۔ اور یہ بھی آپ کا ارشاد سچ ہے کہ وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ اور ظاہر بھی وہ اپنی مقرر کردہ تاریخ ۱۲۹۰ ہجری گزرنے پر ہوا ہے کیونکہ فانظرنی کے اعداد بحساب ابجد پورے بارہ سو اکانوے ہوتے ہیں جو اس کے ظہور کا شروع زمانہ ہے۔ اور خدا تعالی نے بھی اس کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے اخرج انك من الصاغرین فرمایا جو صاغر کی جمع ہے اور صاغر (۱۲۸۱) کے اعداد بھی بحساب ابجد پوری ۱۲۰۱ ہی ہوتے ہیں جو اس کے خروج کی ہجری تاریخ ہے

قصیدہ اعجازی صفحہ ۶۵ میں مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

وکم من عدوٍ کان من اکبر العدا

فلما اتانی صاغراً صرت اصغر

(جب بڑا دشمن شیطان میرے پاس صاغر بن کر آیا تو آخر مجھے بھی اصغر بننا پڑا)

گویا طالب صاغر اور مطلوب اصغر ہوا۔ چلو یوں ہی سہی۔ حروف اور اعداد تو دونوں کے مساوی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن میں اس تعلق کی تاریخ مضمر ہے۔

نیز سچے رسولوں کا مثیل ہو کر جھوٹی نبوت کے دعویداروں کا صلہ سورہ انعام میں صـغـا ر بیان ہوا ہے جس کے اعداد بحساب ابجد پورے بارہ سو اکانوے ہوتے ہیں جو اس کے ظہور کی تاریخ ہجری ہے۔(اور وہ آیت کریمہ بمعہ خلاصہ مطلب یہ ہے

و اذا جاء تهم آية قالوا لن نومن حتى نؤتى مثل ما اوتى رسل الله، الله اعلم حيث يجعل رسالته سيصيب الذين اجرموا صغار عند الله و عذاب شديد بما كانوا يمكرون ۔(الانعام:۱۲۴) قرآن آیتوں کو پڑھ سن کر بھی جن لوگوں کا یہ مجرمانہ اور ماکرانہ خیال ہے کہ جب تک ہم تمام الٰہی رسولوں کے مثیل نہ ہوں ہم مومن نہیں وہ عنقریب صغار میں مبتلا ہوں گے

اور یہ عجیب بات ہے کہ صغار اور صاغر و اصغر تینوں لفظ حروف اور اعداد کے اعتبار سے مساوی ہیں اور صغیر کی اعداد شماری آئندہ صفحات پر ہوگی۔ یہاں پر مرزا غلام احمد کے مماثلانہ دعاوی ملاحظہ ہوں جن پر ایمان لائے بغیر کوئی قائل قرآن بھی بقول مرزا قادیانی مومن نہیں

منم مسیح زمان منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کم ترم ز کسے
آدم نیز احمد مختار
در برم جامہء ہمہ ابرار
مقام او مبین از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند
کم نیم زاں ہمہ بروے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نیز نزول المسیح کے صفحہ ۴۸ پر اپنی بابت فرمایا کہ خدا نے: اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے
اور نیز نزول المسیح کے صفحہ ۵ پر مرزا غلام احمد فرمایا: اس کو آدم سے لے کر اخیر تک تمام انبیاء کے نام دیئے گئے تا وعدہ رجعت پورا ہو جائے۔
اور نیز صفحہ ۴ پر مرزا غلام احمد قادیانی فرمایا کہ:

اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم، ابراہیم، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحیٰ، عیسیٰ وغیرہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے۔

نیز مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا:

مجھے اپنی نسبت الہام ہوا ہے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء خدا کا بہادر تمام نبیوں کا مثیل ہے۔

نیز مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں وہ مسلمان نہیں۔ (تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۵)

نیز حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ
ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے سچ ہے کہ لن نو من حتی نو تی مثل ما او تی رسل اللہ)

نیز سورہ ناس میں شیطان کا دوسرا نام خناس رکھا گیا ہے کہ وہ چھپ کر مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے اگر وہ بلا تاویل اسلام اور اور اس کے اصولوں کا انکار کرائے تو اس کی سنے کون۔

جب اصیل خناس کا یہ طریق ہے تو پھر: مثیل خناس (۱۲۹۱) کی بھی یہی روش ہو گی جسکے بروزی ظہور کی تاریخ بارہ سو اکانوے ہجری ہے جو اسکے نام سے ظاہر ہے۔

اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں بمطابق وانہ لحب الخیر لشدید (۱۲۹۱) طلب زر کا خیال پیدا ہوا اور جوں جوں یہ خیال بڑھتا گیا بمطابقہ وغرابیب سود (۱۲۹۱) دل سیاہ ہوتا گیا اور حسن اتفاق سے ان دونوں آیتوں میں سے ہر ایک کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے بارہ سو اکانوے ہوتے ہیں۔

اور مرزا صاحب کا یہ ارشاد گذر چکا ہے کہ قرآن شریف کے حروف اور ان کے اعداد بھی معارف خفیہ سے خالی نہیں ہوتے۔

بلعم باعور اور اس کا مثیل

حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ارشاد ہے کہ

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بلعم باعور کی نسبت فرماتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم نے اپنی طرف اس کا رفع چاہا، وہ زمین کی طرف جھک گیا

نیز صفحہ ۱۱ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ وہ کسی حد تک زہد اور عفت اختیار کرتے ہیں اور علاوہ اس بات کے کہ ان میں رؤیا اور کشف کے حصول کیلئے ایک فطرتی استعداد ہوتی ہے اور دماغی بناوٹ اس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ خواب وکشف کا کسی قدر نمونہ ان پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی اصلاح نفس کے لئے بھی کسی قدر کوشش کرتے ہیں۔ اور ایک سطحی نیکی اور راست بازی ان میں پیدا ہو جاتی ہے جس کی آمد سے ایک محدود دائرہ تک رؤیا صادقہ اور کشوف صحیحہ کے انوار ان میں پیدا ہو جاتے ہیں مگر تاریکی سے خالی نہیں ہوتے بلکہ ان کی بعض دعائیں بھی منظور ہو جاتی ہیں مگر عظیم الشان کاموں میں نہیں کیونکہ راست بازی کامل نہیں ہوتی بلکہ اس شفاف پانی کی طرح ہوتی ہے جو اوپر سے تو شفاف نظر آتا ہو مگر نیچے اس کے گوبر اور گند ہو اور چونکہ ان کا تزکیہ نفس پورا نہیں ہوتا اور ان کے صدق وصفا میں بہت کچھ نقصان ہوتا ہے اس لئے کسی ابتلاء کے وقت وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور اگر خدا تعالی کا رحم ان کے شامل حال ہو جائے اور اس کی ستاری ان کا پردہ محفوظ رکھے تب تو بغیر کسی ٹھوکر کے دنیا سے گذر جاتے ہیں اور اگر کوئی ابتلاء پیش آ جائے تو اندیشہ ہوتا ہے کہ بلعم کی طرح ان کا انجام بد نہ ہو اور ملہم بننے کے بعد کتے سے تشبیہ نہ دیئے جائیں کیونکہ ان کی علمی اور عملی اور ایمانی حالت کے نقصان کی وجہ سے شیطان ان کے دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور ان کی ٹھوکر کھانے کے وقت فی الفور ان کے گھر میں داخل ہو جاتا۔

نیز صفحہ ۱۵۳ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

خدا تعالی کے کاموں کا کوئی انتہا نہیں پا سکتا بنی اسرائیل میں حضرت موسی علیہ السلام عظیم الشان نبی گذرے ہیں جن کو خدا تعالی نے توراۃ دی اور جن کی عظمت اور وجاہت کی وجہ سے بلعم باعور بھی ان کا مقابلہ کر کے تحت الثری میں ڈالا گیا اور کتے کے ساتھ خدا نے اس کی مشابہت دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۳۳ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

پھر اس جگہ ایک اور نکتہ ہے کہ چونکہ مدارج قرب اور تعلق حضرت احدیت کے مختلف ہیں اس لئے ایک شخص باوجود خدا کا مقرب ہونے کے جب ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جو قرب اور محبت کے مقام میں اس سے بہت بڑھ کر ہے تو آخر نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص جو ادنی درجہ کا قرب الٰہی رکھتا ہے نہ صرف ہلاک ہوتا ہے بلکہ بے ایمان ہو کر مرتا ہے جیسا کہ موسیٰ کے مقابل پر بلعم باعور کا حال ہوا پہلے تو وہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف تھا اور اسکی دعائیں قبول ہوتی تھیں اور تمام ملک میں ولی کہلاتا تھا اور صاحب کرامات تھا لیکن جب خواہ نخواہ موسیٰ کے ساتھ مقابلہ کر بیٹھا اور اپنے قدر کو شناخت نہ کیا تب ولایت اور قرب کے مقام سے گرایا گیا اور خدا نے کتے کے ساتھ اس کو مثال دی۔

مداری کا پٹارہ:

براہین احمدیہ اور مرزا قادیانی

(مسند احمد، عبد بن حمید بن مردویہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ دوزخ کے هل من مزید پکارنے پر خدا تعالیٰ اس میں ایک ایسا سرکش ڈالے گا جس کے پڑتے ہی وہ مطمئن ہو کر پکار اٹھے گی کہ قدنی قدنی بس اب میرا مطلب پورا ہو گیا ہے۔ جو بیائے نسبت قادیانی کا مخفف ہے اور کتب محولہ کی بعض روایتوں میں صاف طور پر تزدی و تقول قدنی قدنی آیا ہے جس کے اعداد بھی بحساب ابجد ۱۲۹۳ ہوتے ہیں جو براہین احمدیہ کا زمانہ تصنیف ہے اور اس کی اشاعت کا زمانہ ۱۲۹۷ ہے)

براہین احمدیہ کے ٹائٹل پیج پر یا غفور (۱۲۹۷) بارہ سو ستانوے ہجری مرقوم ہے اور اس کے حصہ پنجم نصرۃ الحق کے صفحہ ۵۱ پر بھی اس کی تاریخ اشاعت کی بابت فرمایا کہ وہ : ۱۸۰۰ عیسوی یعنی ۱۲۹۷ ہجری میں چھپ کر شائع ہوئی تھی۔

اور یہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وہ ابتدائی تصنیف ہے جس میں انہوں نے برہمو سماج اور آریہ سماج اور عیسائیوں و نیز دیگر جملہ اہل مذاہب کو للکارا ہے کہ بالمقابل اس کی تردید سے دس ہزار روپئہ کا انعام حاصل کریں۔ اور یہی وہ کتاب ہے جس میں آپ نے اپنے تمام دعووں اور الہاموں اور پیش گوئیوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گول مول اور پیچیدہ اور ذو معنی لفظوں میں بیان کیا جو آخر عمر تک آپ کو وقتاً فوقتاً کام دیتے رہے۔ جب کبھی آپ اپنی نسبت کسی نئے منصب اور مرتبت کا دعوی کرتے، یا کسی پیش گوئی کا ذکر فرماتے، تو اس کا حوالہ یوں دیتے کہ

آج سے برسوں پیشتر براہین احمدیہ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

گویا یہ کتاب ان کے نزدیک ان کے جملہ دعووں اور تمام لاف زنیوں اور سب پیش گوئیوں اور سارے الہاموں و نیز جمیع اہل مذاہب کے اعتراضوں کی بیخ کنی کے لئے ایک بے بہا خزانہ اور تھیلہ ہے جو لا تبقی و لا تذر کی مصداق ہو کر جامع اور سب باتوں پر حاوی ہے۔

گو بیان کردہ ظاہری مقاصد کی بنا پر کتاب براہین احمدیہ لائق ملامت نہیں بلکہ قابل تعریف ہے جس کی وجہ سے بعض علماء نے حسن ظنی کی بنا پر آپکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس پر ریویو فرمایا، مگر اندرونی مقاصد نہایت فاسدہ ہونے کی وجہ سے دور اندیش علماء نے بحسب پیش گوئی نبوی فیفزع من ذلك كل ذی لب سخت پریشان ہو کر اس سے اسی وقت نفرت ظاہر کر دی اور حسن اتفاق سے اس نبوی فقرہ کے اعداد بحساب ابجد پورے ۱۸۸۰ ہوتے ہیں جو اس کی اشاعت کی عیسوی تاریخ ہے۔

کتاب کی نسبت مصنف (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کا اعلان تھا کہ اس میں تین سو دلائل ہوں گے اور پچاس جلدوں میں ختم ہوگی۔ اور مخالف کو لازم ہوگا کہ جواب لکھتے وقت اس کی پوری عبارت نقل کرے۔ گویا جوابی کتاب کم از کم سو جلدوں میں ختم ہو، تب وہ انعام کا مستحق ہوگا۔

خدا کی شان ابھی کتاب جلد چہارم تک شائع ہوئی تھی کہ ملک میں آتش فساد بھڑک اٹھی۔ جملہ اہل مذاہب نے اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا کیونکہ اس کا طریق بیان اور طرز تحریر نہایت اشتعال انگیز ثابت ہوا اور سورہ مدثر کی پیش گوئی

لا تبقی و لا تذر کہ وہ کسی کو بھی نہیں چھوڑے گی

یوں پوری ہوئی۔ اور حسن اتفاق سے اس کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے ۱۸۸۰ ہوتے ہیں جو اس کی اشاعت کی عیسوی تاریخ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس سے آئندہ آیت میں خدا تعالیٰ نے علیها تسعة عشر فرما کر انیسویں صدی عیسوی کے آخر کا پتہ بھی بتادیا جس میں سینکڑوں اعداد کے حروف ت (۴۰۰) ث (۵۰۰) ش (۳۰۰) ر (۲۰۰) سے بھی تیرھویں صدی کا آخر صاف طور پر معلوم ہورہا ہے۔

اصل غرض کی طرف توجہ کے سبب چار جلدوں کے بعد کتاب کی اشاعت ۲۳ برس تک بندرہی۔ پھر جب آخری زمانہ میں اس کی پانچویں جلد کا کچھ حصہ بمعہ ضمیمہ شائع ہوا تو اس میں بقیہ جلدوں کی وعدو وفائی کی بابت یوں فرمایا کہ

پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔

اس حصہ پنجم کی تکمیل پر تو پھر کبھی کچھ عرض کروں گا یہاں پر تو صرف اس قدر ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہ کتاب جیسا کہ پہلے ہی اسکے لئے مقدر ہو چکا تھا اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوئی۔

سورہ مدثر کی آیت لا تبقى و لا تذر جس میں اس کی اشاعت کی عیسوی تاریخ ملحوظ ہے گو دوزخ کی توصیف میں وارد ہوئی ہے کہ وہ سب بدبختوں کو سمیٹ لے گی، مگر اس کتاب کی اشاعت سے بھی جو آگ بھڑک اٹھی وہ دوزخ سے کچھ کم نہیں بلکہ جنہوں نے دوزخ کا شکار ہونا تھا وہ اس کتاب کا شکار ہو گئے کیونکہ یہ بروزی شیطان کا جال ہے جسکی نسبت اس کا خیال تھا کہ

لآ تينهم من بين ا يد هم و من خلفهم و عن ايمانهم و عن شمائلهم

(الاعراف: ۱۷)۔ میں آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں بلکہ ہر طرح اور ہر طرف سے انہیں گھیر گھار کر اس دوزخ میں ضرور ہی لاڈالونگا۔

جیسا کہ میں پہلے بیان کرآیا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسے طلب کرنے پر مہلت بھی دے دی اور فرمایا کہ

و استفزز من استطعت منهم بصو تك و اجلب عليهم بخيلك و ر جلك و شاركهم فى ا لاموا ل و ا لاو لاد و عدهم و ما يعد هم الشيطا ن ا لّا غروراً

(بنی اسرائیل : ۶۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا بروزی طور پر ظاہر ہو کر غیر ممالک یورپ اور امریکہ وغیرہ میں (بخيلك) اپنے سوار مبلغ اور کتب و رسائل واخبارات بھیج کر

ونیز اپنے ملک پنجاب و ہندوستان میں (رجلك) اپنے پیادہ مبلغ وغیرہ بھیج کر کندہء ناتراشوں کو دعوت دے

اور اپنی (بصوتك) زوردار تقریروں اور شاندار لیکچروں سے انہیں گمراہ کر

اور (شاركهم فى الاموال) ماہواری اور سالانہ چندوں اور ریزرو اور یکمشت فنڈوں اور عشری وصیتوں میں پھانس جکڑ کر اپنا الو سیدھا کر

اور ان کے (و الاولاد) نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے بحسب ضرورت جیسا بھی ہو سکے اور بن پڑے خلاف حق اپنا مطلب پورا کر

اور جو جو کچھ بھی تجھ سے ہو سکتا ہے تو وہ ضرور ہی کر گزر میرا کیا ہے میں تو تجھ سے اور تیرے تمام ایسے مردوں سے دوزخ بھر دوں گا

لأملأن جهنم منك و ممن تبعك منهم اجمعين (سورہ ص:۸۵)

خدا تعالی کی شان کہ ایسا ہی ظہور میں آیا کہ:

ولقدصدّق عليهم ابليس ظنّه فاتبعو ه الا فريقا من المومنين (سبا : ۲۰)

کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد دھڑا دھڑ لوگ اس کے شکار ہو کر دوزخ کا ایندھن ثابت ہوئے جن پر ارشاد الہی لأملأن جهنم منك و ممن تبعك منهم اجمعين (ص:۸۵) صادق آیا جس کے اعداد ابجد پورے بارہ سو ستانوے ہوتے ہیں جو اس کی ہجری تاریخ اشاعت ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب اور براہین احمدیہ پر ریویو

اس میں شک نہیں کہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی بھی شروع شروع میں اس کا شکار ہو گئے تھے، مگر چونکہ بقول مرزا غلام احمد، وہ ازلی سعید تھے اس لئے بعد میں سنبھل گئے۔ چنانچہ مرزا صاحب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اعجاز احمدی کے صفحہ ۵۰ پر فرماتے ہیں

سیبدی لك الرحمن مقسوم حبکم
سعید فلا ینسیہ یوم مقدر
و یحی بایدی اللہ و اللہ قادر
و یأتی زمان الرشد و الذنب یغفر

براہین احمدیہ پر ریویو کی وجہ سے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے جس گناہ کا ارتکاب کیا ہے وہ عند اللہ قابل معافی ہے کیونکہ بعد میں اس نے اس کا خدا کے فضل و کرم سے ایسا تدارک کیا جس کی وجہ سے وہ ابوسعید ازلی سعادت مند ثابت ہوا (میں نے اشعار کا ترجمہ کرنے میں مرزا صاحب قادیانی کو ایک بہت بھاری زد سے بچالیا ہے جس کی وجہ سے میں قدردان مرزائیوں کے نزدیک شکریہ کا مستحق ہوں مگر امید نہیں کہ کوئی ناقدرا قدر کرے) اور ضمیمہ براہین احمدیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۴۹ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

سیھدیك ربی بعد غیٍّ و شقوۃ
و ذلك من وحی اتانی فأخبر
و نحن علمنا المنتھی من ولینا
فقرت بہ عینی و کنت اذکر
اذا احسن الانسان بعد اسائۃ
فننسی الاسائۃ و المحاسن تذکر

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ؒ نے جب اپنے ریویو کا بعد میں اچھی طرح پر تدارک فرمالیا تو پھر سابقہ چھوڑ اس خوبی کا ذکر مناسب ہے جس پر آپ کا انجام ہے

نیز واضح رہے کہ مولوی محمد حسین صاحب نے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے و اللہ حسیبہ فرما کر باطنی حال خدا کے سپرد کرتے ہوئے اگر مرزا غلام احمد کی بظاہر تعریف فرمائی ہے تو مرزا صاحب قادیانی نے اس سے بڑھ کر مولوی محمد حسین صاحب کی صفائی باطن کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں جانتا ہوں کہ اس خلاف میں آپ کی نیت بخیر ہوگی ..... مجھے اس سے کچھ غم اور رنج نہیں آپ جیسے صاحب مخالفت پر آمادہ ہوں کیونکہ یہ مخالفت رائے بھی حق کے لئے ہوگی .... اور میں جانتا ہوں کہ آپ کی نیت بخیر ہوگی اور اگر چہ مجھے آپ کے استعجال کی نسبت شکایت ہو اور اس کو رو برو یا غائبانہ بیان بھی کر دوں مگر آپ کی نیت کی نسبت مجھے حسن ظن ہے اور آپ کو زمانہ حال کے اکثر علماء بلکہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو بعض للہی جدوجہد کے کاموں کے لحاظ سے مولوی نظیر حسین صاحب سے بھی بہتر سمجھتا ہوں اور اگر چہ میں آپ سے ان باتوں کی شکایت کروں تاہم مجھے بوجہ آپ کی صفائی باطن کے آپ سے محبت ہے۔

اور مولوی محمد حسینؒ کے طرز تخاطب کی بابت مرزا قادیانی نے فرمایا کہ

تحریری بحث کے لئے تمام مخالف الرائے مولوی صاحبوں کی طرف سے آپ منتخب ہوں کیونکہ یہ عاجز نہیں چاہتا کہ خواہ نخواہ لعن طعن اور تو تو میں میں متفرق لوگوں کا سنے ایک مہذب اور شائستہ آدمی تحریری طور پر یہ سوالات پیش کرے کہ اس عاجز کے اس دعوی میں جس کی الہام الٰہی پر بنا ہے کیا خرابیاں ہیں اور کیا وجہ ہے کہ اس کو قبول نہ کیا جائے سو اس عاجز کی دانست میں اس کام کے لئے آپ سے بہتر کوئی نہیں

اور مولوی محمد حسینؒ کے علم وفضل کی بابت مرزا غلام احمد نے فرمایا کہ

آپ کے معلومات حدیث میں بہت وسیع ہیں۔ یہ عاجز ایک امی اور جاہل آدمی ہے (جس طرح بحسب ارشاد نبوی من قال انی عالم فھو جاھل ۔ادعاء علم جہالت ہے اسی طرح بقول یحی بن ابی کثیر من قال انی عالم فھو جاھل و من قال انی جاھل فھو جاھل اعتراف جہالت بھی جہالت ہے....) نہ عبادت نہ ریاضت نہ علم نہ لیاقت غرض کچھ بھی چیز نہیں خدا تعالی کی طرف سے ایک امر تھا اور قطعی اور یقینی تھا اس عاجز نے پہنچا دیا ماننا نہ ماننا اپنی اپنی رائے اور سمجھ پر موقوف ہے

نیز مولوی محمد حسین صاحب کو مرزا صاحب قادیانی نے تحریر فرمایا کہ

۲۶ فروری ۱۸۹۱ء کو یہ عاجز انشاء اللہ القدیر لدھیانہ کے ارادہ سے بٹالہ میں پہنچے گا وہاں صرف آپ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی ملاقات کرنے کا شوق ہے۔

پھر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا غلام احمد صاحب کی تعریف کرتے وقت یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ میں الہام الٰہی کی بنا پر آپ کی تعریف کرر ہا ہوں۔ انہوں نے تو ایمانی طور نہیں، امکانی طور پر تصدیق فرمائی ہے (خود مرزا صاحب نے قادیانی بھی ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۹۱ پر اعتراف فرمایا ہے کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۷ میں جن میں براہین احمدیہ کا ریویو لکھا ہے ان تمام الہامات کی اگرچہ ایمانی طور پر نہیں مگر امکانی طور پر تصدیق کر چکے اور بدل وجان مان چکے ہیں۔

اور صفحہ ۲۶۰ پر فرمایا: مولوی صاحب موصوف نے کھلے کھلے طور پر کوئی اقرار نہیں لیکن امکانی طور پر تسلیم کر گئے) اور وہ بھی کسی جدید دعوی کے متعلق نہیں چنانچہ مولوی محمد حسینؒ فرماتے ہیں:

ریویو کا ایک حرف آپ کے دعوی جدید کا مصدق نہیں ہے نہ آپ نے براہین احمدیہ میں یہ دعوی صراحۃً یا اشارۃً کیا نہ میں نے اس کی تصدیق وتائید میں کوئی کلمہ لکھا آپ سخت غلطی کریں گے اگر میری عبارت ریویو سے اس جدید دعوی کے اثبات کے درپئے ہوں گے میں کیوں کر آپ کے اس دعوی پر اگر وہ ہوتا، سکوت کر سکتا تھا۔

برخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے ایک اخص اور باوفا مرید میر عباس علی صاحب لدھیانوی کی بابت ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۹۰ پر جو فرمایا ہے کہ

یہ میرے وہ اول دوست ہیں جن کے دل میں خدا تعالی نے سب سے پہلے میری محبت ڈالی اور جو سب سے پہلے تکلیف سفر اٹھا کر ابرار اخیار کی سنت پر بقدم تجرید محض للہ قادیان میں میرے ملنے کے لئے آئے وہ یہی بزرگ ہیں۔ میں اس بات کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ بڑے سچے جوشوں کے ساتھ انہوں نے وفاداری دکھائی۔ اور میرے لئے ہر ایک قسم کی تکلیفیں اٹھائیں۔ اور قوم کے منہ سے ہر ایک قسم کی باتیں سنیں۔

میر صاحب نہایت عمدہ حالات کے آدمی ہیں اور اس عاجز سے روحانی تعلق رکھنے والے ہیں۔ اور ان کے مرتبہ اخلاص کے ثابت کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو ان کے حق میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہام ہوا تھا اصلہ ثابت و فرعھا فی السماء

وہ اس مسافر خانہ میں محض متوکلانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔اپنے اوائل ایام میں وہ بیس برس تک انگریزی دفتر میں سرکاری ملازم رہے،مگر بباعث غربت درویشی کے ان کے چہرہ پر نظر ڈالنے سے ہرگز خیال نہیں آتا کہ وہ انگریزی خوان بھی ہیں۔لیکن دراصل وہ بڑے لائق اور مستقیم الاحوال اور دقیق الفہم ہیں۔مگر بایں ہمہ سادہ بہت ہیں۔اسی وجہ سے بعض موسوسین کے وساوس ان کے دل میں غم ڈال دیتے ہیں لیکن ان کی قوت ایمانی جلد ان کو دفع کر دیتی ہے۔

صریح الہام اور وحی کی بنا پر تعریف ہے مگر میر عباس علی صاحب موصوف بعد میں ایسے بگڑے کہ اس الہام کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔چنانچہ آپ نے دبدبہ اقبال ربی پریس میں طبع کرا کر شائع فرمایا کہ

اس وقت جو فیصلہ میری طبیعت نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب صاف اور قطعی طور پر نیچری ہیں معجزات انبیاء وکرامات اولیاء سے مطلق انکار رکھتے ہیں سب معجزات اور کرامات کو مسمریزم قیافہ قواعد طب یا دست کاری پر مبنی جانتے ہیں خرق عادت کوئی چیز نہیں جس کو سب اہل اسلام خصوصاً اہل تصوف نے مانا ہوا ہے اور سید احمد خان اور مرزا غلام احمد کی نیچریت میں بجز اس کے اور کوئی فرق نہیں کہ وہ بلباس جاکٹ و پتلون ہیں اور یہ بلباس جبہ و دستار۔اور صوفیائے عظام کے دفتر کو درہم برہم کرنے والے ہیں۔

علاوہ اسکے مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کا براہین احمدیہ پر ریو یو فرما کر مرزا غلام احمد صاحب کی تائید کرنا پھر اسکے بعد آپ کے دعاوی فاسدہ سے بیزار ہو کر آپ کا خوب مقابلہ کرنا،نبوی پیش گوئی کی بنا پر نہایت ضروری تھا جو اپنے وقت پر آخر ہو کر ہی رہا۔چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ؒ فرماتے ہیں کہ

اسی اشاعۃ السنہ نے قادیانی کے سابق دعوی حمایت اسلام اور مقابلہ مخالفین اسلام و وعدہ تائید دین بنشا نہائے آسمانی ونصرت اصول التفاقی اسلامی دھوکہ میں آکر ریویو براہین احمدیہ مندرجہ نمبرے وغیرہ جلدے میں اس کو امکانی ولی وملہم بنایا اور لوگوں میں اس کا اعتبار جمایا تھا جس کو یہ حضرات اپنے اپنے دعاوی مستحدثہ کی تاءید میں اب پیش کر رہے ہیں اور اس کی عبارت اپنی تحریرات ورسائل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں نقل کر کے ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے دعاوی کی صحت ثابت کر رہے ہیں۔ اشاعۃ السنہ کا ریویو براہین اسکو امکانی ولی وملہم نہ بناتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا کیونکہ بہت سے علماء مختلف دیار ہندوستان و پنجاب وعرب کا ان الہامات کے سبب اس کی تکفیر وتفسیق وتبدیع پر اتفاق ہو چکا تھا صرف اشاعۃ السنہ کے ریویو نے فرقہ اہل حدیث اور اپنے خریداروں کے خیال میں اسکے الہام وولایت کا امکان جما رکھا اور اس کو حامی اسلام بنا رکھا تھا

لہذا اسی اشاعۃ السنہ کا فرض اور اس کے ذمہ یہ ایک قرض تھا کہ اس نے جیسا اسکو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرادے اور تلافی مافات عمل میں لاوے اور جب تک یہ تلافی پوری نہ ہولے تب تک بلاضرورت شدید کسی دوسرے مضمون سے تعرض نہ کرے۔

<u>مولوی محمد حسین صاحب اور دجال سے تعارف</u>

چونکہ دجال کا اپنے دجل اور فریب کاریوں کی وجہ سے بڑے بڑے مسلمانوں کو بھی اپنے دام تزویر میں لانا مقدر ہو چکا ہے، اسلیئے اسکی سیرت اور اندرونی حالات کی توضیح لازم اور نہایت ضروری ہے۔ بلکہ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کی سب سے بڑی خدمت ہی یہی ہے کہ اس سے صاف صاف تعارف کرایا جاوے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہ میں بطور پیش گوئی ارشاد نبوی ہے کہ اس کے کامل ظہور پر ایک مرد خدا مسلمانوں سے اس کا تعارف کرائے گا اور تقریری اور تحریری طور پر دنیا بھر میں منادی کرے گا کہ

یا ایھا الناس ھذا المسیح الکذاب (الحدیث)۔

یا ایھا الناس ھذا الدجال الذی ذکرہ رسول اللہ ﷺ

لوگو! میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ یہ وہی جھوٹا مسیح ہے جسکے ظہور کی رسول اللہ ﷺ نے صاف طور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے۔

سومیں ہر جگہ پہنچ کر اس سے مناظرہ کروں گا: لا نطلقن فلانظر ن ھذا (الحدیث)

اور اس کے دجل اور فریب کو لوگوں پر ظاہر کروں گا

فرمایا کہ

ھو خیر الناس او من خیار الناس (الحدیث) وہ بہترین انسان ہوگا

نیز فرمایا کہ

ذلك الرجل اقرب امتی منی و ارفعھم درجة (الحدیث)

وہ میرے قریب ترین ہو کر اس وقت کے تمام مسلمانوں پر درجہ کے اعتبار سے فائق ہوگا۔

نیز فرمایا کہ

ھذا اعظم الناس شھادة عند رب العالمین (الحدیث)

اس کی شہادت اور گواہی بحضور الٰہی نہایت ہی قابل قدر اور لائق وثوق ہوگی

چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم نے بحسب پیش گوئی نبوی خم ٹھوک کر اس کا خوب مقابلہ کیا اور ہندوستان بھر کے تمام علماء کا متفقہ فتوی تکفیر شائع فرما کر تمام مسلمانوں پر ظاہر کر دیا کہ یہ شخص سچ مچ دجال ہے۔

براہین احمدیہ کی تاریخ اشاعت جیسا کہ بقول مصنف (مرزا قادیانی) پہلے گذر چکا ہے ۱۸۸۰ مطابق ۱۲۹۷ھ ہے اور تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۲۱ پر مصنف نے خود بیان کیا ہے کہ اس کے بارہ برس بعد ۱۸۹۲ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے فتوی شائع فرمایا جس کے اثر سے بحسب پیش گوئی نبوی

فیفارقه کل احد من الخلق فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایما ن

ہر وہ شخص جس کے دل میں کچھ بھی تھوڑی بہت ایمان کی رمق موجود تھی آپ سے علیحدہ ہو گیا۔

چنانچہ براہین احمدیہ نمبر ۵ کے صفحہ ۶۶ پر مرزا غلام احمد صاحب نے اس فتوی کے اثر کا ذکر کرتے ہوئے صاف صاف اعتراف فرمایا کہ

ایک دنیا میں شور اٹھا اور سب نے ہمارا تعلق چھوڑ دیا اور کافر بے ایمان اور دجال کہنا موجب ثواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھا

اورحسن اتفاق سے فقرہ نبوی یفارقہ کل احد من الخلق (۱۳۰۰) کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے تیرہ سودس ہوتے ہیں جو اشاعت فتوی اوراس کے اثر کی ہجری تاریخ ہے۔

مثیل آدم و مثیل شیطان

قرآن مجید میں حضرت آدم کا تذکرہ جہاں کہیں بھی ہوا ہے، وہاں پر اس کے بالمقابل شیطان کا ذکر بھی ضرور آیا ہے کہ اس نے آپ کے خلاف حاسدانہ طور پر بہت کچھ زہر اگلا، اور آپ کی عزت و آبرو پر بہت بری طرح حملہ آور رہا۔ اور کہا کہ

انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین (ص:۷۶)

میں اس سے ہر طرح بہتر ہوں

سورہ آل عمران میں خدا نے ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آ د م فرما کر حضرت عیسی کو مثیل آدم قرار دیا ہے۔ پس جس طرح اصیل آدم کے بالمقابل اصیل شیطان کھڑا ہوا تھا، اسی طرح مثیل آدم کے بالمقابل بھی کسی مثیل شیطان کا کھڑا ہونا ضروری ہے تاکہ حضرت عیسی کی حضرت آدم سے مماثلت پوری ہوجائے۔

اور عجیب بات ہے کہ بروزی ابلیس اور ظل شیطان کے کامل ظہور کی تاریخ بھی خود اس کی زبانی و خلقتہ من طین (۱۳۰۰) مقرر ہو چکی ہے جس کے اعداد بحساب ابجد پورے تیرہ سو ہجری ہوتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ارشاد گذر چکا ہے کہ

قرآن کے حروف اوران کے اعداد بھی معارف مخفیہ سے خالی نہیں ہوتے۔

لطیفہ

اس عنوان سے مرزا غلام احمد ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵ میں فرماتے ہیں کہ

چندروز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآ یات بعد المأتین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا، اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے، اور مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے: غلام احمد قادیانی۔

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اسوقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

اس مرزائی لطیفہ میں چار باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں:

اول: یہ کہ اپنے مطلب کیلئے قادیانی کو جو سکونتی نسبت ہے، نام کا جزو قرار دیا گیا ہے۔

دوم: یہ کہ قادیانی نسبت کو قائم رکھ کر اسے قصبہ قادیان کے علاوہ تمام دنیا میں تلاش کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے۔

سوم: یہ کہ قادیان کا باشندہ نہ ہو کر نسبتی طور پر قادیانی کہلانے کی نفی کو القاء ربانی اور الہام الٰہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

چہارم: یہ کہ اعداد شماری کے اعتبار سے تیرھویں صدی کے آخر پر آپ کے سوا اور کسی کو نامزد نہیں کیا جا سکتا اور یہی ہمارا مطلوب ہے جس کے لئے قرآنی الفاظ و خلقته من طين کی اعداد شماری کی گئی ہے اور یہ شیطان کے خود اپنے الفاظ ہیں جن میں وہ اپنے بروز ثانی کی تاریخ ہجری ظاہر کر رہا ہے کہ اب تو میں نے اصیل شیطان ہو کر اصیل آدم پر برتری کا دعویٰ کیا ہے کہ انا خير منه میں اس سے بہتر ہوں پھر جب تیرھویں صدی کے آخر پر مثیل شیطان ہو کر مثیل آدم (عیسیٰ) کے بالمقابل کھڑا ہوں گا تو اس پر یوں برتری کا دعویٰ کروں گا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰)، اور۔ خلقته من طين (۱۳۰۰) کے اعداد پر خوب کرو کہ حکمت الٰہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں کس طرح برابر کر دیا ہے

نیز: انا خیر منه، اور، اس سے بہتر غلام

پر بھی غور کرو کہ کس طرح عربی کا اردو میں ٹھیک ٹھیک ترجمہ کیا گیا ہے۔

گو ظل شیطا ن (۱۳۰۰) کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے تیرہ سو ہوتے ہیں جو اس کے کامل ظہور کی ہجری تاریخ ہے اسی طرح مظهر بن ابليس (۱۳۰۰) کے اعداد بھی پورے تیرہ سو ہوتے ہیں جو اس کے کامل ظہور کی ہجری تاریخ ہے۔ مگر یہ ظل خوب ہے کہ اپنے بالمقابل کا ذکر چھوڑا نے پر زور دے رہا ہے جو اس کے اصل سے بھی اپنے مقابل کے لئے نہ ہو سکا پس اس طرح پر مظہر اپنے باپ سے بڑھ کر ثابت ہوا اور اس سے سبقت لے گیا۔

افاک اثیم

چونکہ ختم نبوت کے بعد حصول نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اس لئے سورہ شعراء میں خداوند تعالی نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ آپ کے بعد جس دعوے دار نبوت پر شیطان کا نزول ہوگا هل أنبّئكم على من تنز ل الشيا طين میں اس کا ابھی سے صاف صاف ذکر کر دوں۔

غور سے سنو اور خوب یاد رکھو کہ تنز ل على كل افاك ا ثيم ان کا نزول افاک اثیم پر ہوگا

افك کا لفظ عام طور پر ہر ایک جھوٹ اور خلاف واقع پر بولا جاتا ہے مگر اس آیت کریمہ میں جس افك کو جھوٹے نبی کی علامت قرار دیا گیا ہے وہ خدائے لم يلد و لم يو لد کی نسبت و لد کا دعوی ہے جو اظہار قرب و مرتبہ کے خیال سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سورہ صافات کی آیات (۱۵۱۔۱۵۲)

ا لا انهم من افكهم ليقو لو ن۔ ولد الله و انهم لكا ذبو ن

اور سورہ احقاف کی آیت

فلو لا نصر هم الذين اتخذوا من دو ن الله قر با نا ء الهة بل ضلوا عنهم و

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذلك افكهم و ما كا نوا يفترو ن (الاحقا ف :۲۸)

میں افك کا لفظ اسی مطلب کے اظہار کے لئے آیا ہے۔

سچا نبی تو اس خیال کو توڑتا ہے اور یہی اس کی بعثت کی اصل غرض ہوتی ہے مگر جھوٹا چونکہ طالب جاہ و شرف ہوتا ہے اس لئے خود پسندی میں آ کر وہ ایسا بیان ضرور کر دیتا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام انت منی بمنز لة و لد ی اور اسمع و لدی اس پر کافی روشنی ڈال رہا ہے۔

اثــم ، گو عام طور پر ہر لازمی بدی پر بولا جاتا ہے مگر چونکہ یہاں پر جھوٹے نبی کی علامت قرار دیا گیا ہے اس لئے اس سے لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنا اور طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے ان کا مال بٹورنا مراد ہے چنانچہ سورہ بقر کی آیت

ولا تـأ كـلـوا امـوالكم بينكم بالبا طل و تد لوا بها الى الحكا م لتأكلوا فريقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون۔ (البقرة:۱۸۸)

میں اثم کا لفظ اسی مطلب کے اظہار کے لئے آیا ہے

سچا نبی تو دنیوی مال سے کچھ مطلب نہیں رکھتا بلکہ وہ تو یہ اعلان فرماتا ہوا کہ

نحن معا شر ا لا نبیاء لا نر ث و لا نو ر ث ما تر کنا صدقة

ورثہ لینا اور دینا ہم سچے نبیوں کا شیوہ نہیں اپنی جائداد سے دست بردار ہو کر آئندہ نسل کے لئے اپنی وراثت کا دروازہ بھی بند کر دیتا ہے۔ مگر جھوٹا چونکہ طالب زر ہوتا ہے اس لئے اس کی تمام تر توجہ اسی طرف ہوتی ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے میں مال جمع کر لوں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے نزول المسیح صفحہ ۱۱۸ میں فرمایا کہ

اب تک مجھے دس لاکھ روپیہ آ چکا ہے جس پر میری نبوت کا مدار ہے

پس اس طرح پر یہ پیش گوئی کہ افــا ك ا ثیم پر شیطانوں کا نزول ہوگا، پوری ہوئی، اور حسن اتفاق سے تـنـز ل علی کل افا ك ا ثیم کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے تیرہ سو ہوتے ہیں جو اس کے ظہور کامل کی ہجری تاریخ ہے اور اس کے بیان مطابق خود اس کے اپنے نام میں مضمر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اور مردم شماری

مستدرک حاکم میں حضرت علیؓ بن ابی طالب سے موقوفاً آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آئندہ یہ فتنہ ہوگا اور وہ ہوگا حتی یخرج الدجال (۱۳۰۰) پھر دجال ظاہر ہوگا جس کے اعداد بحساب ابجد پورے تیرہ سو ہوتے ہیں جو اس کے کامل ظہور کی ہجری تاریخ ہے۔

پھر وہ اکیلا بھی نہیں بلکہ اس کے ہمراہ مولویوں کا ایک گروہ بھی ہے جو اپنی جادو بھری تقریروں، اور فریبانہ تحریروں سے ساحران فرعون کی طرح سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں لا کر ارشاد الٰہی جاؤ بسحر عظیم (۱۳۰۰) کے مصداق ہو رہے ہیں جس کے اعداد بحساب ابجد پورے تیرہ سو ہوتے ہیں جو بمعہ جماعت اس کے ظہور کی ہجری تاریخ ہے۔

صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابو ہریرہؓ، ارشاد نبوی ہے کہ

یتبع الدجال من امتی سبعون الفاً

میری امت میں سے ستر ہزار مسلمان دجال کے تابع ہو جائیں گے

اور بعض روائیوں میں علیھم التیجان بھی آیا ہے جو تاج کی جمع ہے کہ وہ حکومت پرست ہوں گے اور بعض روایتوں میں کان وجوھھم المجان المطرقہ فرما کر ان کے چہروں کو ڈھال کی طرح بتایا ہے کہ دلائل اور ثبوتوں کی بنا پر خواہ کتنا ہی انہیں شرمندی کرو اور ان کے سر و سر پڑتی چلی جائے مگر وہ ایسے بے شرم ہیں کہ ہرگز شرمندہ نہ ہوں گے۔

انوار الاسلام کے صفحہ ۴۴ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ وہ قریب ستر ہزار کے دجال کے ساتھ ہو جائینگے

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۹۶ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

اس قدر اس کا بڑا فتنہ ہوگا کہ ستر ہزار مسلمان اس کا معتقد ہو جائے گا

اور پھر نزول المسیح کے صفحہ ۱۴۱ پر خود ہی صاف طور پر اعتراف فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ستر ہزار آدمی میرے ساتھ داخل بیعت ہیں۔

دجال اور اس کا گدھا

حدیثوں میں دجال کے ساتھ گدھے کا ذکر بھی آیا ہے کہ بار برداری کے لئے اس کے ہمراہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد نے انگریزوں کو دجال قرار دے کر پھر ان کی حمایت بھی خوب دل کھول کر فرمائی، چنانچہ تریاق القلوب صفحہ ۱۵ میں فرمایا کہ

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ اور میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔ اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل سے جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

پچاس الماریوں کا بوجھ کچھ کم بوجھ نہیں جسے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے تجویز کردہ دجال (انگریزوں) کی خاطر اٹھایا ہے جب بمطابق تجعلو نه قرا طیس ۔(الانعام) علمائے یہود کو صرف تورات سے اپنے اغراض فاسدہ پورا کرنے پر کمثل الحمار یحمل اسفاراً فرما کر بمثل گدھا بتایا گیا ہے، تو پچاس الماریوں کا حامل اس کا کیوں مصداق نہ ہوگا۔

پھر حسن اتفاق سے ارشاد الٰہی کمثل الحمار یحمل اسفا را کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے تیرہ سو ایک ہوتے ہیں جو اس ے کامل ظہور کی ہجری تاریخ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہیر مسیلمہ

حدیثوں میں دجالوں کے ظہور کی پیش گوئی موجود ہے، بلکہ ان کی تعداد بھی بتا دی گئی ہے۔ اور ہر ایک کے دجل کا ثبوت اس پر موقوف قرار دیا گیا ہے کہ وہ امتی کہلا کر نبوت کا دعوی کرے گا کہ میں ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہوں تا سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں لا کر گمراہ کر سکے۔ چنانچہ حسب پیش گوئی کئی ایک دعویدار کھڑے ہوئے اور مسیلمہ کذاب اول پر ہے جو بقول مرزا صاحب پہلے مسلمان تھا پھر دعوی نبوت سے مرتد ہو کر لاکھوں مسلمانوں کی مزلت اور گمراہی کا موجب ہوا۔

(ابن ابی شیبہ میں حسن سے مروی ہے کہ مسیلمہ کذاب کسی کو اپنی جماعت میں شامل کرتے وقت پہلے حضرت محمد ﷺ رسول اللہ کی نبوت کا اقرار لے کر پھر اس کے بعد اپنی نبوت کا اقرار لیا کرتا تھا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقرار خود اسلام اور نبوت محمد یہ کا قائل تھا۔ ہاں دعوی نبوت کی وجہ سے اسے علمائے اسلام نے مرتد بتایا ہے)

چنانچہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۵۹ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول اللہ کا تابع ہو گیا اور اس کو شناخت نہیں کیا اور اس کے انوار سے مطلع نہیں ہوا اسکا ایمان بھی کچھ چیز نہیں اور آخر ضرور وہ مرتد ہو گا جیسا کہ مسیلمہ کذاب۔

اور صفحہ ۱۲۴ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:

مسیلمہ کذاب بھی مرتدین میں سے ایک تھا۔

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۱۷ پر مرزا صاحب قادیانی فرمایا کہ

جن بے سعادت اور بد بخت لوگوں نے ہمارے نبی ﷺ کو قبول نہیں کیا تھا انہوں نے مسیلمہ کذاب کو قبول کر لیا حتی کہ چھ سات ہفتہ کے اندر ہی ایک لاکھ سے زیادہ اس پر ایمان لے آئے۔

اور دوسرے نمبر پر وہ ہے جو اصولی طور پر مسیلمہ کی پشت پناہ ہو کر ظہیر (۱۳۰۰) مسیلمہ کا درجہ پائے جس کے اعداد بحساب ابجد صغیر کے مساوی پورے تیرہ سو ہوتے ہیں جو اس کے کامل ظہور کی ہجری تاریخ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحاب کہف اوران کا کتا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اصحاب کہف کوقدیم عیسائی بتا کرانگریز قرار دیا ہے کہ وہ آبادی سے دور کوٹھیوں میں رہتے ہیں اور کتا بھی ضرور اپنے ہمراہ رکھتے ہیں جو ان سے پیار کرتا ہے اور وہ بھی اسے پالتے اور چومتے چاٹتے ہیں۔

حدیثوں میں سورہ کہف کے اول اور آخر کوجس دجال کی فریب کاریوں کا علاج بتایا ہے وہ مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک چونکہ انگریزی قوم ہے اس لئے دجال کے ہمراہ گدھے کی طرح ایک وفادار کتے کا ہونا بھی ضروری ہے جو بمطابق و کلبھم باسط ذراعیه باالو صید (۱۳۰۴) ان کے احسان اور سلوک کی دہلیز پر بیٹھ کر ہروقت ان کے گیت گا تا اور چاپلوسی کرتا رہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ازالہ اوہام میں اپنا یہ الہام کلب یموت علی الکلب (۵۲) تحریر فرمایا کر یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر باون سالہ ہوکر مرے گا۔

معلوم نہیں کہ یہ الہام کس کی بابت ہے مرزا غلام احمد صاحب کی اپنی عمر تو باون سال سے زائد ہی معلوم ہوتی ہے اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ کتے کی حالت پر اپنی قوم کا دشمن اور دوسروں کا خیر خواہ ہوکر مرے گا تو واقع کے مطابق ہے۔

علاوہ اس کے بلعم باعور کی بابت مرزا غلام احمد صاحب کا خود اپنا بیان پہلے گذر چکا ہے کہ وہ ولی اور صاحب الہامات وکرامات ہوکر اسلام دشمنی ارکفر دوسری کی وجہ سے ارشاد الٰہی فمثلہ کمثل الکلب (۱۳۰۸) کا مصداق ثابت ہوا اور حسن اتفاق سے اول الذکر آیت کے اعداد بحساب ابجد چودھویں صدی کے شروع اور موخر الذکر اس کے ربع اول کے خاتمہ پر دال ہیں جسکی بابت مرزا غلام احمد صاحب نے تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۰ پر فرمایا ہے کہ

خدا تعالی کے فضل سے اب تک میں نے صدی کا چہارم حصہ اپنی زندگی کا دیکھ لیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ

سورہ آل عمران میں ارشاد الٰہی ہے کہ

فمن حا جك فيه من بعد ما جا ء ك من العلم فقل تعا لوا نـد ع ابناء نا و ابناء كـم و نسـاء نـا و نسـاء كم و انفسنا و انفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الـكـا ذبيـن۔ انّ هذا لهو القصص الحقّ وما من اله الا الله و ان الله لهوالعزيز الحكيم ۔ فان تولوا فان الله عليم بالمفسدين (آل عمران: ۶۱۔۶۳)

روشن دلائل سے اتمام حجت ہو جانے پر بھی اگر کوئی الدالخصام سچائی قبول نہ کرے تو اسے عورتوں اور بچوں کے ہمراہ میدان مباہلہ میں بلا کر کہو کہ میں بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ مباہلہ کے تیار ہوں تا ہر فریق دوسرے کے بالمقابل جناب الٰہی میں بصد عجز و نیاز جھوٹے کی تباہی کے لئے دعا کرے

مگر چونکہ اس طرح پر مباہلہ کے بحسب ارشاد الٰہی و لـن یّتمـنّـو ہ ابـدا (بـقـرہ) اور و لا یتمنوہ ابدا (جمعہ) کوئی جھوٹا تیار نہیں ہوسکتا اس لئے استفتاح اور آخری فیصلہ مقرر کیا گیا تا سچوں کی استجابت اور تعلق باللہ بہرحال ظاہر ہو جائے۔

استفتاح اور آخری فیصلہ

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ سچے نبیوں کی تکذیب جب انتہاء تک پہنچ جاتی ہے اور مخالف دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور مباہلہ پر بھی تیار نہیں ہوتے تو وہ بتحریک الٰہی ایک ایسے فیصلہ کی طرف توجہ کرتے ہیں جو قرآنی اصطلاح میں استفتاح کہلاتا ہے، اور عام طور پر وہ آخری فیصلہ کے نام سے مشہور ہے۔ چنانچہ سورہ انبیاء میں ہے کہ: قل رب احكم بالحق

ہر ایک نبی نے کہا اور آخر تجھے بھی کہنا پڑے گا کہ اے بار خدایا تو ہی ہمارا فیصلہ فرما کہ

ان الحكم ا لا لله يقص الحق و هو خير الفاصلين (انعام:۵۷)

و خير الحاكمين (یونس:۱۰۹) تیرا فیصلہ ہی جو آخری فیصلہ ہے ہر طرح بہتر ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورسورہ ابراہیم میں ارشاد الٰہی ہے کہ

و استفتحوا و خاب کل جبّار عنید (ابراہیم:۱۵)

قوموں سے تنگ آ کر جب نبیوں نے استفتاح کیا تو ان کے روبرو ان کے مخالف ان کی دعا کا شکار ہو کر تباہ ہو گئے

حضرت نوح علیہ السلام نے صبح وشام ہر طرح کی تبلیغ واشاعت کے بعد الٰہی تحریک سے بطور آخری فیصلہ دعا کی جو جناب الٰہی میں منظور ہو کر مخالفوں کی تباہی اور غرقابی کا موجب ہوئی

رب انی دعو ت قو می لیلاً و نھا راً (نوح:۵)

و او حی الی نو ح انه لن یو من من قو مك (ھود:۳۶)

رب لاتذر علی الا ر ض من الکا فرین دیا را (نوح:۲۶)

قال ربّ انّ قو می کذّ بو ن۔ فافتح بینی و بینھم فتحاً و نجّنی و من معی من المو منین۔ فا نجیناہ و من معه فی الفلك المشحون۔ ثم ا غر قنا بعد الباقین۔ ان فی ذ لك لآ یة وما کا ن اکثر ھم مومنین۔ وان ربك لھوالعزیز الر حیم (شعرا:۱۱۷۔۱۲۲)

گو حضرت نوح کی دعا کو خود ان کے بیٹے نے ہی فیصلہ کن قرار نہیں دیا بلکہ صاف کہہ دیا کہ

سآ وی الی جبل یعصمنی من الماء (ھود)

اگر ایسا ہو بھی گیا تو میں پہاڑ پر چڑھ کر اپنی جان بچا لوں گا مگر سچائی کے لئے یہ طریق فیصلہ مجھے ہرگز منظور نہیں۔اس مخالف کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کی منظوری اور عدم منظوری اس باب میں سب برابر ہے خدا تعالیٰ کے آخری فیصلہ پر اسے کوئی پہاڑ بھی پناہ نہیں دے سکے گا۔

سورہ اعراف میں حضرت شعیبؑ کا استفتاح بمعہ نتیجہ تفصیل سے مذکور ہے کہ آپ نے ہر طرح کی تبلیغ واشاعت کے بعد یہ آخری دعا شائع فرمائی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين (الاعراف:۸۹)

اے خدا ہمارا اور ہماری قوم کا تو ہی فیصلہ فرما کہ تیرا آخری فیصلہ ہی بہتر ہوگا

گو قوم نے حضرت شعیبؑ کی اس دعا کو فیصلہ کن قرار نہیں بلکہ یوں کہا کہ

لئن اتبعتم شعيباً انكم اذا لخا سرو ن (البقرة:۲۷)

یہ طریق فیصلہ ہم کو ہرگز منظور نہیں۔

مگر چونکہ دعا یک طرفہ تھی جو ان کی منظوری لئے بغیر ہی شائع ہو چکی تھی اس لئے اس کا نتیجہ وہی ہوا جو خاب کل جبار عنید میں بیان ہوا ہے کہ

فاخذ تهم الر جفة فا صبحوا فی دار هم جاثمين۔ الذين كذ بوا شعيباً كان لم يغنوا فيها الذين كذ بوا شعيبا كا نوا هم الخاسرين۔ فتو لى عنهم و قا ل يا قو م لقد ابلغتكم رسالا ت ربى و نصحت لكم فكيف ء ا سى على قو م كا فر ين (الاعراف ۹۱-۹۳)

وہ نبی کے روبرو تباہ ہو گئے۔ بلکہ نبی نے بطریق مسنون ان کی لاشوں پر کھڑے ہو کر کہا کہ مجھے تمہاری تباہی کا کچھ بھی افسوس نہیں کیونکہ میں نے ہر طرح کی تبلیغ کے بعد یہ آخری حربہ استعمال کیا ہے جس کا نتیجہ میرے روبرو تم نے پالیا ہے

فقطع دا بر القو م الذين ظلموا و الحمد لله رب العا لمين (ا لانعام :۴۵)

سو الحمد للہ کہ یہ قصہ بھی پاک ہوا

سورہ سجدہ میں ہے کہ مخالفوں کے دریافت کرنے پر کہ

متى هذا الفتح ان كنتم صادقين (السجدة :۲۸)

اگر تم سچے نبی ہو تو سچوں کی طرح استفتاح کب کرو گے

رسول اللہ ﷺ نے بارشاد الٰہی جواباً فرمایا کہ

قل يو م الفتح لا ينفع الذى كفروا ايما نهم و لا هم ينظرو ن فاعرض عنهم و انتظروا انهم منتظرو ن (السجدة:۲۹-۳۰)

ابھی اس کا وقت نہیں انتظار کرو اپنے وقت پر یہ بھی ہوگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب بھی ہوا قطعی ہوگا تمہارے تسلیم اور عدم تسلیم کو اس میں کچھ دخل نہ ہوگا

اور سورہ سبا میں بارشاد الٰہی آپ نے فرمایا

قل یجمع بیننا ربنا ثم یفتح بیینا بالحق و هو الفتاح العلیم

(سبـا:۲۶) عنقریب خدا تعالیٰ ہمارے اور تمہارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ فرماوے گا کہ اس کا فیصلہ آخری اور قطعی ہے

چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت عبد اللہؓ بن مسعود سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے بحسب ارشاد الٰہی ان تستفتحوا فقد جائکم الفتح چند شریروں سے تنگ ہوکر منظوری لئے بغیر ہی یک طرفہ طور پر جب اب پر نام بنام بددعا شائع فرمائی تو وہ سخت پریشان ہوئے کہ اب کیا کریں۔ کرنا کرانا کیا تھا، آخر وہی ہوا جو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ وہ سب کے سب آپ کے روبرو ہی تباہ ہوگئے۔ ایک بھی ان سے بچ نہ سکا ان میں جن کی لاشوں کو بدر کے گڑھے میں ڈالا گیا ان پر کھڑے ہوکر بطریق مسنون فرمایا کہ ہم کو تو نمایاں طور پر کامیابی ہوئی ہے اب آپ سنائیں کہ کیا حال ہے (جہنم رسید)

خلاصہ یہ کہ مباہلہ بحسب ارشاد الٰہی فریقین کا بمعہ اہل وعیال میدان میں حاضر ہوکر ایک دوسرے کے بالمقابل دعا کرنا ضروری ہے۔ اور استفتاح مباہلہ نہیں بلکہ یک طرفہ دعا ہے جیسا کہ قرآنی مثالوں سے ظاہر ہے۔ ہاں اس کا نتیجہ وہی کا جو مباہلہ کا ہوتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔ یستنبئونک احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدیٰ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے (اور ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر میں مرزا غلام احمد صاحب نے شائع فرمایا کہ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے) اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کیذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین

(مرزا صاحب قادیانی نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت ایک منذر الہام کا ذکر کرتے ہوئے اس آیت کریمہ ربنا افتح ...کو تحریر فرمایا کہ آخر علاج فیصلہ آسمانی ہے۔ مگر آپ کے اس استفتاح (یک طرفہ دعا) اور منذر الہام اور آخری علاج آسمانی فیصلہ کا آپ کے خلاف یوں الٹا اثر ہوا کہ مولوی صاحب آپ کے تقریباً بارہ سال بعد ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء مطابق ۶ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ کو فوت ہوئے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔(۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ کے بدر میں آپ نے اپنی اس دعا کی بابت شائع فرمایا کہ رات کو الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے باقی سب اس کی شاخیں)

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

میں قرآنی مباہلہ اور استفتاح تفصیل سے عرض کر آیا ہوں جس سے روز روشن کی طرح صاف عیاں ہے کہ اس طرح پر دعا سچوں کی روش نہیں کیونکہ اس کے شروع میں جو آیت کریمہ مرزا غلام احمد صاحب نے ارقام فرمائی ہے وہ اپنے مقام پر پیش گوئی ہے۔جس سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ قرآنی لفظوں میں پیش گوئی فرما رہے ہیں۔مگر آگے چل کر اس کے خلاف آپ یوں تصریح فرماتے ہیں کہ یہ کوئی الہام اور وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں ، بلکہ دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔پھر اس کے آخر میں جو آیت کریمہ آپ نے تحریر فرمائی وہ اپنے موقعہ پر حضرت شعیب کا استفتاح ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت ممدوح کی طرح یک طرفہ دعا فرما رہے ہیں۔مگر پھر اس کے خلاف آپ نے مقابل پر بددعا کے ساتھ اپنے آپ کو بھی اس میں شامل کر دیا ہے جو مباہلہ کی صورت ہے۔

الحاصل کہ یہ دعا اپنے کئی ایک اندرونی سقموں کی وجہ سے نہ تو صاف طور پر پیش گوئی ہے اور نہ منہاج نبوت پر مباہلہ ہے اور نہ ہی وہ نہج رسالت پر استفتاح اور یک طرفہ دعا ہے بلکہ نادانی یا دجل اور فریب کاری کی وجہ سے ہر سہ امور کے مشابہ خصوصاً مباہلہ کے رنگ میں یک طرفہ دعا ہے اور نتیجہ اور انجام کے اعتبار سے اس کے برابر ہے اور اس طرح پر ایک مباہلہ اور استفتاح پہلے بھی ہو چکا ہے جو تصرف الٰہی سے اب دوبارہ مرزا غلام احمد صاحب کے حصہ میں آیا ہے ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آپ خود ہی چشمہ معرفت کے صفحہ ۱۶۶ پر فرماتے ہیں کہ

ایک شخص مسمی عمرو بن ہشام نے جسکا نام پیچھے سے ابو جہل مشہور ہوا جو کفار قریش کا سردار اور سرغنہ تھا ان الفاظ سے دعا کی کہ

اللھم من کان منا افسد فی القوم و اقطع للرحم فاحنه الیوم یعنی اے خدا ہم دونوں میں سے (اس لفظ سے مراد اپنے نفس اور آنحضرت ﷺ کو لیا) تیری نگاہ میں ایک مفسد آدمی ہے اور قوم میں پھوٹ ڈال رہا ہے اور باہمی تعلقات اور حقوق قومی کاٹ کر قطع رحم کا موجب ہو رہا ہے آج اس کو ہلاک کر دے

نیز اس کے صفحہ ۱۶۸ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ:

ابو جہل نے درحقیقت ایسی بددعا مباہلہ کے رنگ میں کی تھی

نیز اس کے صفحہ ۱۶۸ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ:

درحقیقت یہ قصہ صحیح ہے اور بہت پرانی کتابوں میں اس کا تذکرہ ہے اور کسی مخالف نے اس کا انکار نہیں کیا اور بہت سے طریقوں سے یہ قصہ ثابت ہے یہاں تک کہ لسان العرب میں بھی اسلام کی ایک پرانے زمانہ کی لغت کی کتاب ہے اس میں بھی یہ قصہ لکھا ہے پھر ایسے متواترات سے کیوں کر انکار ہو سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اس قصہ پر لسان العرب کا حوالہ دیا ہے مگر یہ قصہ ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو شیخ، ابن مردویہ، ابن مندہ، حاکم، بیہقی میں بھی آیت کریمہ ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح (انفال) کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس نے اپنی طرف سے گویا استفتاح کے طور پر خدا سے فیصلہ طلب کیا فکان ذلك استفتحاً منه

تاریخ کی رو سے سب کو معلوم ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کو بھی اقرار ہے کہ ابو جہل اپنی اس بددعا کی بنا پر اپنے مقابل کی زندگی میں ہلاک ہو کر اس کی صداقت ثابت کر گیا۔ اسی طرح پر آج اس کے بروز کی بددعا کا اثر ہوا کہ وہ بھی اپنے مقابل کی زندگی میں ہلاک ہو گیا چنانچہ اس کی تاریخ حسب ذیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مات ابو جهل عمرو بن هشام دعا با هلا (۱۳۲۶)

(عمرو کے بعد اگر واؤ ہو تو اسے بفتحہ اول ورنہ بضمہ پڑھا جاتا ہے مرزا صاحب نے واؤ تحریر نہیں کی جوان کا ذھول ہے یا اس کے اصلی نام سے ناواقفی ہے)

دعی عربی میں اسے کہا جاتا ہے جو اپنی ذات بدل کر بتائے جیسے کوئی مغل برلاس ہو کر یوں ظاہر کردے کہ میں سید آل رسول ہوں)

سورہ اعراف میں خدا نے ضحی اور نیز قا ئلو ن فرما کر شریروں کا وقت عموماً صبح پہلا پہر مقرر فرمایا ہے۔

سورہ صافات میں ارشاد الٰہی ہے

فا ذا نزل بسا حتهم فساء صباح المنذ رين (صا فا ت :۱۷۷)

جب شریروں پر عذاب الٰہی نال ہوتا ہے تو صبح کے وقت ہوتا ہے اور انہیں بہت بری طرح تباہ کیا جاتا ہے۔

مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ شریروں کی تباہی پر اس آیت کریمہ کو پڑھا کرتے تھے چنانچہ خیبر کی فتح پر آپ ﷺ نے یوں پڑھا کہ

الله اكبر خر بت خيبر انا اذا انزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذ رين

(اس جگہ مد بھی شمار میں آگئی ہے) اور حسن اتفاق سے صباح المنذ رين کے اعداد بھی بحساب ابجد پورے تیرہ سو چھبیس ہوتے ہیں جو وفات کی ہجری تاریخ ہے اور وقت بھی صبح کا موافق ہے۔

مسلمات خصم کی بنا پر اس کے لفظوں میں مولانا ثناء اللہ کا بیان

مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کے مطابق آپ کے کئی ایک مخالفوں نے آپ کے خلاف مباہلہ رنگی یک طرفہ دعا کی جسکے اثر سے وہ آپ کی زندگی میں ہی تباہ ہو گئے تو آپ نے ان کی موت کو اپنی صداقت پر جن لفظوں میں پیش کیا ہے۔ انہیں لفظوں میں آپ کی بابت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں انہیں مباہلہ کے لئے چیلنج دوں یا انکے بالمقابل مباہلہ کروں ان کا اپنا مباہلہ جس کیلئے انہوں نے مستعدی ظاہر کی ہے میری صداقت کے لئے کافی ہے ۔(اعجاز احمدی۔ ص ۱۶)

۲۔ نام اس کا غلام ...تھا اور ...کہلاتا تھا اس نے مجھے کاذب ٹھہرا کر دعا کے ذریعہ میری ہلاکت چاہی ...وہ اپنی اسی بددعا کے اثر سے ہلاک ہوگیا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۲)

۳۔ اپنا اور میرا نام ذکر کر کے خدا تعالی سے دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ ہلاک ہو۔ خدا کی قدرت کہ وہ...ہمیشہ کے رخصت ہوگیا فاعتبروا یا اولی الابصار

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۲۳)

۴۔ میرا ذکر کر کے اور بالمقابل اپنے تئیں رکھ کر مباہلہ کے طور پر بددعا کی تھی تا کاذب صادق کی زندگی میں فنا ہو،سو وہ میری زندگی میں ناگہانی موت سے مر گیا یہ مقام عبرت ہے

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۹)

۵۔ جب ..غلام ..نے ..تمام پنجاب میں مشہور کر دیا تھا کہ میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دے دیا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا تو کیا اس کو خبر تھی کہ...بھی فیصلہ اس کے لئے لعنت کا نشانہ ہو جائے گا اور پہلے مر کر دوسرے ہم مشربوں کا بھی منہ کالا کریگا (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۵)

۶۔ کہاں ہے ..غلام ....جس نے ....میری ہلاکت کے لئے بددعا کی تھی اور مجھے مقابل پر رکھ کر جھوٹے کی ہلاکت چاہی تھی (دیباچہ چشمہ معرفت۔ص ۱)

۷۔ غلام ...میری زندگی ہی میں قبر میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے

(اعجاز احمدی۔ص ۱۵)

۸۔ غلام ...نے میری نسبت یہ ارادہ کیا تھا کہ اس کی بددعا سے میں مر جاؤں ...آخر خدا کے فیصلہ سے غلام ...ہلاک ہو گیا اور میں بفضلہ تعالی اب تک زندہ ہوں اور یہ ایک بزرگ نشان ہے

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔اس وقت قریباً...سال غلام..کے مرنے پر گذر گئے ہیں جو ظالم تھا خدا نے اس کو ہلاک کیا...اور میرے پر بددعا کرنے والا خود مر گیا خدا نے میری عمر تو بڑھادی کہ..سال سے میں اب تک زندہ ہوں (حقیقۃ الوحی۔ص۳۳۲)

۱۰۔پس خدائے عادل نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو میری زندگی میں ہی بری طرح ہلاک کردیا مگر اس فیصلہ سے...قوم نے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھایا حالانکہ جھوٹ اور سچ کے پرکھنے کیلئے یہی نشان کافی تھا (چشمہ معرفت۔ص۲۹۰)

۱۱۔بعض نادان مولوی لکھتے ہیں کہ غلام...نے مباہلہ نہیں کیا صرف ظالم پر بددعا کی تھی مگر میں کہتا ہو ں کہ جب کہ اس نے میرے مرنے کے ساتھ خدا سے فیصلہ چاہا تھا اور مجھے ظالم قرار دیا تھا تو پھر وہ بددعا اسپر کیوں پڑگئی اور خدا نے ایسے وقت میں جب کہ لوگ خدائی فیصلہ کے منتظر تھے غلام...کو ہی کیوں ہلاک کردیا۔(حقیقۃ الوحی۔ص۳۳۱)

۱۲،چاہیے تو یہ تھا کہ ایسے مقابلہ کے وقت میں ہی ہلاک ہوتا میرے پر ہی بجلی پڑتی۔یہ کیا بھید ہے کہ
جس نے مباہلہ کیا وہی تباہ ہوا جس نے میرے پر بددعا کی وہ بددعا اسی پر پڑی۔
پس برائے خدا سوچو کہ یہ الٹا اثر کیوں ظاہر ہوا کیوں میرے مقابل پر نیک مارے گئے اور ہر ایک مقابلہ میں خدا نے مجھے بچایا کیا اس سے میری کرامت ثابت نہیں ہوتی (اندرون ٹائٹل حقیقۃ الوحی)

۱۳۔مباہلہ کے رنگ میں میرے پر بددعا کی تھی (حقیقۃ الوحی۔ص۳۳۰)

۱۴میری ہلاکت کے لئے وہ کئی الہام بھی دیکھ چکے تھے پھر یہ کیا ہوا کہ وہ سب الہام انہیں پر پڑ گئے اور میری جگہ وہ مر گئے کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جس کو انہوں نے فرعون قرار دیا تھا وہ تو اب تک زندہ ہے جو بول رہا ہے بلکہ ترقی پر ترقی کررہا ہے مگر جو موسیٰ (مرزا صاحب نے مثیل موسیٰ ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں منم مسیح زماں منم کلیم خدا۔منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد) کے مشابہ اپنے تئیں سمجھتا تھا وہ کئی سال ہو گئے کہ اس دنیا سے گذر گیا اور اب اس کا زمین پر نام ونشان نہیں یہ کیسا موسیٰ تھا کہ فرعون کے سامنے ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس جہان کو چھوڑ گیا (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۵۷)

۱۵۔ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا مگر پھر بھی یہ لوگ عبرت نہیں پکڑتے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ص ۸)

۱۶ . واللہ لو اوتیت جبلاً من الذھب او الدرر و الیاقوت ما سرنی قط کمثل ما سرنی خبر موت ھذا المفسد الکذاب فھل من منصف ینظر الی ھذا الفتح العظیم من اللہ الوھاب . (استفتاء ملحقہ بحقیقۃ الوحی ص ۷۵)

خدا تعالیٰ کے فضل سے میں اب تک زندہ ہوں (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۳۱)

کیا وہ مسیلمہ کذاب کی لاش ہے۔۱۳۲۶ء

اس شخص کی لاش اسلام کی سچائی کا کھلا کھلا ثبوت دے رہی ہے ،(نزول۔ص ۱۷۵)

مات مسیلمۃ الکذاب قاتلاً

بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے

و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض الہام نزول ص ۲۲۱

اگر خدا اپنے ہاتھوں سے فیصلہ نہ کرے تو صرف باتوں سے کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۷۰)

۱۔اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔آمین

۲۔جو شخص دجال بے ایمان مفتری ہوگا اس کی ہلاکت سے مقولہ مشہورہ کی رو سے خس کم جہان پاک ، دنیا کو راحت حاصل ہوگی (اعجاز احمدی۔صفحہ ۱۶)

۳۔اگر اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیزار ہوکر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا اس حالت میں میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ (اعجاز احمدی۔ صفحہ ۱۶)

۴، دیکھو کیسا صفائی سے فیصلہ ہو گیا (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۱۱)

۵۔ دیکھو یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۰)

۶۔ دیکھو یہ خدا کا فیصلہ ہے جس فیصلہ کو ... نے اپنے ... سے مانگا تھا تا صادق اور کاذب میں فرق ظاہر ہو جائے سو وہ فرق ظاہر ہو گیا ، (چشمہ معرفت۔ ص ۱۷۵)

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹ میں آپ نے فرمایا کہ

چونکہ خدا تعالی جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا اس لئے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ثما نین حو لاً او قر یباً من ذلك او تز ید علیه سنینا و تری نسلاً بعیداً یعنی تیری عمر اسّی (۸۰) برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔

اخبار بدر ج ۲ نمبر ۲۷ میں آپ کا ۱۱ دسمبر ۱۹۰۳ء کا فرمودہ شائع ہوا کہ

مجھے رؤیا ہوئی کہ میں ایک قبر پر بیٹھا ہوں صاحب قبر میرے سامنے بیٹھا ہے میرے دل میں خیال آیا کہ آج بہت سی دعائیں امور ضروری کے متعلق مانگ لوں اور یہ شخص آمین کہتا جاوے۔ آخر میں نے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد ہیں اور بعض بھول گئیں ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا ایک دعا یہ ہے کہ

الٰہی میرے سلسلہ کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل ہو

اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جائے میں نے دعا اس نے آمین نہ کہی میں نے وجہ پوچھی وہ خاموش رہا پھر میں نے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا یہاں تک کہ اس سے ہاتھا پائی کرتا تھا بہت عرصہ کے بعد اس نے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اچھا دعا کرو میں آمین کہوں گا چنانچہ میں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ سال کی ہو جائے اس نے آمین کہی میں نے اس سے کہا کہ ہر ایک دعا پر تو شرح صدر سے آمین کہتا تھا اس دعا پر کیا ہو گیا اس نے ایک دفتر عذروں کا بیان کیا کہ یہ وجہ تھی فلاں وجہ تھی جو میرے ذہن سے جاتا رہا مگر مفہوم بعض عذروں کا یہ تھا کہ گویا وہ کہتا ہے کہ جب ہم کسی امر کی نسبت آمین کہتے ہیں تو ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔

حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۹ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا

اور تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۹ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا کہ

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اس زمانہ میں میں جوان تھا اب میں بوڑھا ہوا اور ستر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گذر گئے،

گویا ۱۲۹۰ ہجری میں آپ کی عمر ۳۵ سال کی تھی پس جو ۱۲۹۰ میں ۳۵ برس کا ہے وہ تیرہ سو پچاس ہجری میں پچانوے سال کا ہو گا مگر افسوس کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے مباہلہ رنگی دعا کے اثر سے ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ کو اپنے مقررہ وقت سے ۲۴ سال پیشتر ہی اپنی طلب کردہ مرض ہیضہ کے ذریعہ داعی اجل کو لبیک کہہ کر بصد حسرت و یاس بروز منگل دن کے ساڑھے دس بجے بوقت قیلولہ احمدیہ بلڈنگ لاہور میں انتقال فرمایا (خطبات نور ص ۲۲۸ پر ہے کہ دشمن جو کہتا ہے کہ ہیضہ سے مرے ہیں۔ اچھا مان لیا کہ دشمن سچ کہتا ہے، پھر ہیضہ سے مرنا شہادت نہیں ہے۔

کیا خوب طریقہ ہے ہیضہ سے مرنے کا اعتراف ہے۔ مگر یہ شہادت نہیں کیونکہ اسے صدق و کذب کا معیار قرار دے کر طلب کیا گیا ہے اگر مقابل ہیضہ سے فوت ہوتا تو کیا اسے شہید قرار دیا جاتا)

لطیفہ اور خاتمہ

تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۲۰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ تذکرہ کرتے ہوئے کہ مولوی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ اپنے الہاموں کی بنا پر اپنی عمر زیادہ بتایا کرتا تھا مگر جب وہ قریب المرگ ہوا تو اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوستوں کے بیان کے مطابق اسے الر حیل کا الہام ہوا فرمایا کہ

ان لوگوں کی عقل پر مجھے تعجب آیا ہے کہ الٰہی بخش کی طرف الرحیل کا الہام منسوب کر کے اسکے تمام الہاموں کا بیڑا غرق (۱۳۰۰) کر دیتے ہیں

مرزا غلام احمد صاحب کی خود اپنی عمر بھی ان کے الہام کے مطابق ثما نین حو لاً اسّی سال کے قریب تھی، بلکہ ہاتھا پائی سے لڑ جھگڑ کرانہوں نے ۹۵ سال کرائی تھی۔ مگر آثار موت دیکھ کر وفات سے ۱۶ دن پہلے ۹ مئی ۱۹۰۸ء کو الـر حیل کا الہام آپ کو بھی ہوا، جو آپ کی پیش کردہ اصل کے مطابق آپ کے تمام طول عمری کے سابقہ الہاموں کا بیڑا غرق کر دیتا ہے بلکہ نومبر ۱۹۰۶ء کو آپ کی زبان پر ایک یہ الہام بھی جاری ہوا کہ کمترین کا بیڑا غرق (۱۳۰۰) ہو گیا۔

بہت خوب اور لطف یہ کہ غرق (۹۲) کے اعداد بھی بحساب ابجد: غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰) کے اعداد مساوی پورے تیرہ سو ہوتے ہیں۔ جو ان کی خود اپنی اخراج کردہ ہجری تاریخ ہے (حدیثوں میں مسیح دجال کی توصیف میں غلام اعور بھی آیا ہے جس کا ترجمہ غلام کانا کیا جاتا ہے اگر پوری نبوت کا دعوی کرتا تو اندھا کہلاتا۔ یا پورا امتی ہو کر بینا ہوتا مگر چونکہ وہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہے اس لئے کانا کہلایا پس غلام کے ساتھ احمد لگا کر اسمہ احمد کی بے ادبی ٹھیک نہیں اس کے ساتھ اعـور کا الحاق ہی مناسب ہے) علاوہ اس کے غ سے غلام احمد، اور ر سے رسول اور ق سے قادیان بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔

نیز مشکوۃ و دیگر کتب خدیث میں جس یہودی غـر قد کا ذکر آیا ہے اس پر بھی غ ر قد کی تفریق سے کچھ روشنی پڑ جا تی ہے اور حدیث نبوی تز وی و تقول قدنی قدنی بمعہ تشریح گذر چکی ہے (واضح رہے کہ وہ تشریح ضابطہ کے ہرگز منافی نہیں) جس کے بڑے عدد کو حذف کرنے سے صرف قد نـی قد نی اعداد بحساب ابجد ۳۲۸ ہوتے ہیں جو ایک ہزار کے بعد اسکے فوت ہو کر دوزخ میں پڑنے کی ہجری تاریخ ہے۔

یوں تو قادیان کو جس نام سے بھی موسوم کیا جائے اچھا ہے مگر ریلوے ٹائم ٹیبل میں اسے قادیان مغلاں بتایا گیا ہے جس کے اعداد بحساب ابجد ۱۲۸۷ ہوتے ہیں جو آیت کریمہ استھـو تـہ الشیطـا ن کے اعداد کے مساوی ہیں کہ وہ اس کا تخت گاہ ہے جس پر تیرھویں صدی کے آخر پر شیطانوں کا نزول مقدر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بیہقی نے کتاب البعث و النشور میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ ما بین اذنیہ سبعون باعاً اس کے دونوں کانوں میں ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔ چنانچہ ریلوے ٹائم ٹیبل میں سٹیشن لاہور سے سٹیشن قادیان تک ۶۹ میل کا فاصلہ بتایا ہے۔ اگر احمدیہ بلڈنگ سے لاہور سٹیشن تک اور سٹیشن قادیان سے ترل منارہ تک کا فاصلہ بھی شامل کرلیا جائے تو پورے ستر میل کا فاصلہ ہوجاتا ہے۔

ابن ابی شیبہ میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ

ان معه الطعام و الشراب ۔ اس کے پاس لنگر خانہ بھی ہوگا

اور ابن ابی شیبہ میں حضرت سفینہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ

معه وادیان احدهما جنة والآخر نار

وہ ایک جگہ لنگر خانہ قائم کرے گا اور دوسری جگہ بہشتی مقبرہ بنائے گا۔

اور ابن ابی شیبہ میں حضرت حذیفہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ

معه نهران يجريان

اس کے قریب دونہریں جاری ہیں

خاتمہ ملحقہ بحقیقۃ الوحی میں مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

و هی واقعة فی الفنجاب بين النهرين الراوی و البياس

(راوی اور بیاس دونہروں کے درمیان قصبہ قادیان واقع ہے)

مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ میں مسیح دجال کا صاف طور پر بیان ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اس میں میرا بھی ذکر ہے۔

سورہ فاتحہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت یافتہ جماعت کے بالمقابل افراط اور تفریط کی راہ اختیار کرنے والوں کو ضال اور مغضوب علیھم کہہ کر پکارا گیا ہے اول الذکر جماعت میں تو جگہ مشکل ہے ہاں اس کے خلاف اگر دوسری جگہوں میں کوئی صاحب تشریف فرما ہوں تو انکار نہیں بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ المغضوب (۱۸۷۹ء) کے اعداد بحساب ابجد اٹھارہ سوناسی ہوتے ہیں جو قریباً براہین احمدیہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسوی تاریخ اشاعت ہے اوراس کی اس طرح پر تقلیب غضب علاہ (۱۹۰۸ء) سے عیسوی ہی تاریخ وفات بھی ظاہر ہو جاتی ہے اور ھو الکذا ب الخبیث (۱۹۰۸) سے بھی تاریخ وفات واضح ہے جو دجال کا حدیثوں کے بیان کے مطابق لقب ہے اور ارشاد الٰہی و کذلك نجزی الظا لمین (۱۹۰۸ء) سے بھی تاریخ وفات ظاہر ہے۔

اب رہی ضا لین کی تشکیل۔سووہ یموت مضل (۱۳۲۶) میں بصورت تاریخ وفات ہجری مضمر ہے اور ما ت کلباً ضا لاً (۱۳۲۶) بھی تاریخ وفات ہجری ظاہر کر رہا ہے کہ بلعم باعور کا مثیل چل بسا۔

مرزا غلام احمد نے اپنی سوانح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان پہلے قاضی ماجھی کے نام سے مشہور تھا۔نیز فرمایا کہ میرا نام الہامی طور پر عبدالحکیم رکھا گیا۔

اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ قاضی ماجھی (۹۷۰) کے اعداد بحساب ابجد اضل عن ھدی (۹۷۰) کے اعداد کے مساوی ہیں کہ وہ اھد نا سے نکل کر ضا لین میں جا شامل ہوا اور عبدالحکیم ۱۸۵، اپنے اعداد میں مسیلمہ (۱۸۵) سے برابر ہو گیا۔

یأجوج اورمأجوج

یاجوج اور ماجوج جن کی فریب کاریوں کا سورہ کہف اور انبیاء میں ذکر ہے اسلامی نقطہ نگاہ سے خواہ کچھ ہی ہوں مگر مرزائی نقطہ نظر سے وہ دو ایسے گروہ ہیں جن کا دجال سے تعلق ہے۔

یاجوج اج سے مشتق ہو کر آگ اور مأجوج مج سے ماخوذ ہو کر پانی ہے۔اول الذکر جماعت مسلمانوں کو کافر قرار دے کر ان سے رشتہ وناطہ اور ان کی اقتداء میں نماز اور ان کے فوت شدہ کا جنازہ حرام ٹھہرا کر گرما گرم مضامین شائع کرے گی جن سے مسلمانوں میں فتنہ کی آگ بھڑک اٹھے گی۔

اور موخرالذکر جماعت ان امور میں مسلمانوں سے کچھ تھوڑا بہت میل جول اور سمجھوتہ رکھے گی تا سادہ لوح پیاسے پانی کے خیال سے اس طرف متوجہ ہو کر آگ کے قریب ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسرا ب بقیعةٍ یحسبه الظمآن ماءً حتی اذا جا ء ہ لم یجد شیئا (نور:۳۹)

امیر اور خلیفہ

رزین اور مسند ابویعلی اور مسند احمد بن منیع اور مسند بزاز میں حضرت ابوسعید سے مرفوعاً آیا ہے کہ

ا لا .. بین ید یہ ر جلا ن ینذ را ن اھل القری

دجال کی طرف سے اس کے دو ذمہ دار کارکن دنیا بھر میں تبلیغ کریں گے۔

اور ابن ابی شیبہ اور مسند احمد اور مسند عبد بن حمید اور مستدرک حاکم میں اسی ابوسعید سے مرفوعاً آیا ہے کہ

یتبعہ من کل قو م ید عو نھم بلسا نھم الیھا

تبلیغ بھی وہ اپنے مبلغوں کے ذریعہ رائج الوقت زبانوں میں کریں گے تا مختلف ممالک میں ان کے مشن قائم ہوں۔

فرائض تبلیغ اور علمائے اسلام

آخر پر میں اس بات کو بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جسطرح پر شیطان نے بحسب وعدہ

ثـم لآ تیـنھـم مـن بیـن اید یھم و من خلفھم و عن ایمانھم و عن شما ئلھم و لا

تجد اکثر ھم شا کر ین (الاعراف:۱۷)

دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے بہروپیوں کی طرح کئی ایک بھیس اور بروز بدل کر سادہ لوح مسلمانوں کو بحسب تصدیق الٰہی

و لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فا تبعوہ ا لا فر یقاً من المومنین ۔ (سبا:۲۰)

و لقد ا ضل منکم جبلاً کثیرا افلم تکونوا تعقلو ن (یٰس)

خوب دل کھول کر بہکایا ہے۔ اس طرح پر مسلمانوں نے بحسب ارشاد الٰہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان الذین اتقوا اذا مسهم طا ئف من الشیطا ن تذکروا فا ذا هم مبصرو ن

(الاعرا ف:۲۰۱)

خم ٹھوک کر ابھی تک اسکا پورا پورا مقابلہ نہیں کیا اور نہ بمطابق ارشاد الٰہی

من کل جا نب د حو راً ۔ (صافات:۹)

ہر طرف سے اس کی نا کہ بندی کی گئی جس کا بے حد افسوس ہے۔

بریلوی علماء سے تو علم و دیا نت مفقو د ہو نے کی وجہ سے کسی بہتری کی تو قع نہیں ہاں اگر دیو بندی علماء اپنے اسلاف کی روش پر بغض وعنا د چھوڑ کر تبلیغ کے با ب میں جماعت حقہ اہل حدیث سے متحد ہوں اور اشاعت کے تمام مناسب اور ضروری طریقوں پر عمل پیرا ہوں تو وہ دن دور نہیں کہ ہندوستان سے جھوٹے دعویداروں کا بکلی استیصال ہو کر ہمیشہ کے لئے نبوت محمدیہ کا جھنڈا الہرانے لگے جو سب مسلمانوں کا اصل الاصول ہے۔

تتمہ: صاحب انجیل اور مصنف براہین

حضرت عیسی نے پیش گوئی کی ہے کہ

خبر دار کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت لوگوں کو گمراہ کریں گے ...اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں

یہ الفاظ متی باب ۲۴ سے منقول ہیں مرقس باب ۱۳ میں بھی یہی الفاظ ہیں مگر (میں مسیح ہوں) الفاظ کی بجائے اس میں یوں ہے کہ: وہ میں ہی ہوں۔

اور لوقا باب ۲۱ میں بھی یہی الفاظ ہیں

ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۸۴ پر مرزا غلام احمد صاحب نے اس پیش گوئی کو بحوالہ انجیل نقل فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ **میں مسیح موعود ہوں**۔ ہاں عیسائیوں نے مختلف زمانوں میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

گویا ایسا دعویٰ آپ کے نزدیک عیسائیوں کا کام ہے مسلمانوں کی شان نہیں۔ بہت خوب مگر تصرف الٰہی دیکھو کہ اسی ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۸۳ پر تحریر فرمایا کہ:

میں مسیح موعود ہوں،

اور صفحہ ۳۹ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا کہ:

وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔

ان ہر دو حوالوں میں جلی حروف والے الفاظ آپ کی طرف سے بطور تشریح کے ہیں کہ اوپر کے ہر سہ انجیلی حوالوں میں جسکے آنے کا وعدہ ہوا ہے اس کا مصداق میں ہی ہوں باقی الفاظ میں اناجیل کا ازالہ سے پورا تطابق ہے۔ علاوہ اس کے متی کے جن الفاظ کو جلی حروف سے لکھا گیا ہے ان کے اعداد بھی بحساب ابجد ۱۸۷۸ء ہوتے ہیں جو براہین احمدیہ کی عیسوی تاریخ تصنیف ہے جس کا ذکر اوائل صفحوں میں مفصل طور پر کر آیا ہوں اور یہاں، اور وہاں، فرما کر اس کے دو مرکزوں کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ ایک مرکز (قادیان) اس کے قریب ہوگا اور ایک مرکز (لاہور) اس کے کچھ دور ہوگا

و فی ذلك القدر كفاية لمن له من الله دراية ۔ ويسعى اليه كل تقى و سعيد، و لا يصغى اليه شقى و عنيد ۔ بل يوقد للحرب ناراً ۔ و يمكر مكراً كباراً ۔ و من لم يجعل الله نوراً فما له من نور ۔ و من يرد الله به خيرا يهديه الى نور ۔ فالحمد لله الذى جعلنى له مسلماً و مصلياً على رسوله محمدٍ و مسلّماً

وانا العاجز عنایت اللہ الوزیرآبادی۔ الراجی رحمة ربه ذوی الايادی

تمت بالخير

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطع الوتین (من) بشیر الدّین۔ ا

گوسالہ سامری اور بئس القرین

خطوط مراسلات ۱۳۵۶ھ

لفظ توفّی کی بابت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کا انعامی چیلنج منظور کرتے ہوئے اس کے فرزند خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کے نام اخبارات میں جو خطوط و دیگر مضامین اس سلسلہ میں طرفین سے شائع ہوئے تھے، انہیں بحسب ترتیب معہ محاکمہ علمائے عرب اس رسالہ میں جمع کر دیا گیا ہے، تاکہ آئندہ نسلیں اس سے مستفید ہوں۔

اور چٹھیوں کا وہ عربی ملخص بھی اس کے ہمراہ ملحق ہے جو ہاروت و ماروت کے نام سے شائع ہو کر عرب میں تقسیم ہوا۔ اور یہ مجموعہ بھی طبع ہو کر امیر (مولوی محمد علی) اور خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی خدمت میں بمثل سابق رجسٹری ہو کر حاضر ہوا۔

(حافظ) عنائت اللہ وزیر آبادی۔ بار اول ۱۹۳۷ء ... بار سوم ۱۹۶۱ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی لکھتے ہیں کہ)

احباب کرام کو معلوم ہے کہ جامع اہل حدیث واقع کٹڑہ شالبا خان گجرات پنجاب میں صبح روزانہ درس قرآن ہوا کرتا ہے۔اس میں عموماً ہر خیال کے لوگ تشریف لاتے ہیں۔اور آخر جنوری ۱۹۳۴ء میں سورہ مائدہ کے آخری رکوع کا درس دیتے ہوئے میں نے ذکر کیا کہ بیان عیسوی

فلمّا توفّیتنی آپ (یعنی حضرت عیسیٰؑ) کے ما دمت فیھم کے بالمقابل واقع ہوا ہے۔

جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی زندگی کو دو حصوں پر تقسیم فرما رہے ہیں۔ایک حصہ جو (آپ نے) ان میں رہ کر گزارا ہے،اسے وہ ما دمت فیھم سے تعبیر فرما رہے ہیں اور دوسرا حصہ جسے فلمّا توفّیتنی کہہ کر بیان فرما رہے ہیں وہ ان سے علیحدہ ہو کر گذارا ہے۔اگر اس جگہ توفّی بمعنی موت ہوتی تو موصوف (حضرت مسیح) اس کے مقابل ما دمت حیاً فرماتے مگر انہوں نے توفّی کا مقابل ما دمت فیھم فرما کر موت کے معنوں کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔

درس میں اس وقت ایک مرزائی خیال بھی تھے جو معقول ترجمہ کی تردید تو نہ کر سکے،ہاں یہ دریافت فرمایا کہ

خدا کی طرف سے کسی ذی روح کی توفّی بجز موت اور قبض روح کے بھی اگر ہو سکتی ہے،تو کیا آپ اس کی کوئی اور مثال بھی پیش کر سکتے ہیں۔

میں نے کہا ہاں،ضرور کر سکتا ہوں۔

مگر یہ میرا مطالبہ بحسب بیان ازالہ اوہام انعامی ہے جو بحسب شرط انعام لئے بغیر پورا نہیں کیا جا سکتا۔

اس نے کہا کہ آپ انعام کا مطالبہ کریں۔

میں نے کہا: اچھا کرتا ہوں۔مگر آپ پر اس کا کیا اثر ہوگا۔

اس کا جواب جو اس نے تحریر کر دیا،وہ درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام علیکم۔

مرزا صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۳۷۵ میں فرمایا ہے کہ باب تفعل سے توفّی کے معنی جب کہ خدا تعالی فاعل اور مفعول بہ انسان یا کوئی اور ذی روح ہو، تو بجز موت یا قبض روح کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص موت کے علاوہ اس کے معنی ثابت کردے، تو اسے مبلغ ایک ہزار روپئہ انعام دونگا۔

مرزا صاحب کے اس چیلنج کو اگر آپ منظور فرماویں تو دوسری جانب کو انعامی رقم جمع کرنا ضروری ہوگا۔ اگر منصف کے فیصلہ سے آپ انعام کے مستحق ہوئے، تو اس صورت میں میں اپنا عقیدہ وفات مسیح تبدیل کرلوں گا اور اگر آپ کی منظوری پر دوسری جانب سے تیاری نہ ہوئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ موت مسیح کا عقیدہ چھوڑ دونگا۔

غلام علی۔ دکاندار کٹ پیس۔ گجرات۔ ۲۷ جنوری ۱۹۳۴ء

۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء کو میں نے اسے یہ تحریری جواب دیا:

آپ کا رقعہ موصول ہوا۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل ہوگی۔

لعل الله يحد ث بعد ذلك امراً .

آپ اپنے اقرار پر قائم رہیں

اور پھر (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء (اخبار) درنجف سیالکوٹ ۸ فروری ۱۹۳۴ء۔ (اخبار) اہل سنت والجماعت امرتسر یکم مارچ ۱۹۳۴ء، (اخبار) اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء میں مندرجہ ذیل چٹھی شائع کرائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلی چھٹی نمبرا۔ بنام مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ آپ کے ابا جان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے کہ باب تفعل سے توفّی کا معنی جب کہ خدا تعالی فاعل اور مفعول بہ انسان یا کوئی اور ذی روح ہو، بجز موت کے اور کچھ نہیں ہوتا، اگر کوئی اس کے دوسرے معنی ثابت کر دے تو میں اسے مبلغ ایک ہزار روپئہ انعام دوں گا۔

مرزا صاحب نے اس چیلنج میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ہم خیال علماء کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً مخاطب فرمایا ہے۔

اگر مرزا صاحب آنجہانی کا یہ چیلنج منسوخ نہیں ہوا، تو میں مولوی (محمد حسین) صاحب مرحوم کا ہم خیال اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسے منظور کرتا ہوں۔

اگر آپ نیابت کے پاس خاطر قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع کرانے پر آمادہ ہوں، اور مسلّمہ منصف کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے پر تیار ہوں، تو مہربانی فرما کر امین اور منصف کا مجھ سے تصفیہ فرمالیں۔

امین اور منصف پر اتفاق کے بعد میں اپنا مضمون منصف کے پاس بھیج دونگا، جس پر وہ آپ سے جرح کرائے گا۔

پھر وہ مجھ سے اس کا جواب لے کر فیصلہ تحریر کر دے گا، جسے تسلیم کرنا ہم دونوں پر لازم ہوگا۔

۲ فروری ۱۹۳۴ء۔ عنایت اللہ وزیر آبادی۔ گجرات۔ پنجاب

میاں محمود احمد صاحب کے جواب کی ابھی انتظار ہی تھی کہ مرزا حاکم بیگ گجراتی کے نام پر ایک اشتہار قادیان میں طبع ہو کر شائع ہوا جسے اڈیٹر الفضل قادیان نے ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں درج فرما کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موصوف کے عجز کا یوں اعتراف فرمایا :

بعض لوگ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ ان کی اپنی حیثیت کیا ہے، کس قدر مسلمانوں کی نمائندگی انہیں حاصل ہے، کتنے لوگ ان کا ساختہ پرداختہ منظور کرنے کے لئے تیار ہیں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے چیلنج شائع کر دیتے ہیں اور پھر مطالبہ کرتے ہیں کہ حضور (مرزا محمود) بذات خود اس کا جواب دیں، حالانکہ اگر انہیں تحقیق حق سے غرض ہوتی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی.. سے جواب حاصل کرنے پر اصرار کا کیا مطلب ہے۔ اور اگر حضور ہی سے جواب لینا ہو تو پہلے اپنے آپ کو کسی جماعت کا پیشوا ثابت کرنا چاہیے اور یہ ثبوت دینا چاہیے کہ کس قدر لوگوں کی نمائندگی کا وہ حق ادا کر رہا ہے۔ جو شخص یہ صورت اختیار نہ کرے، اور کسی قسم کا چیلنج دے یا کوئی مطالبہ کرے، اس کیلئے یہی کافی ہے کہ کوئی مقامی احمدی اس کا جواب لکھ دے۔ اور مطالبہ کرنے والے کو یہ کہہ کر راہ فرار اختیار نہیں کرنی چاہیے کہ یہ جواب کسی غیر ذمہ دار شخص نے شائع کیا ہے کیونکہ ہر احمدی اس سے زیادہ ذمہ دار ہونے کی اہلیت رکھتا ہے جو ایک غیر احمدی اپنے طور پر رکھتا ہے۔

پس حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی حال گجرات نے اخبار سنیاسی گجرات مورخہ ۱۵ فروری میں حضرت خلیفۃ المسیح ... کے نام جو کھلی چٹھی شائع کی، اس کا بہت معقول جواب مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی ساکن گجرات نے لکھ کر شائع کر دیا ہے۔ اب حافظ صاحب جو کچھ کرنا چاہیں اس جواب کو پیش نظر رکھ کر کریں ورنہ ان کا فرار سمجھا جائے گا۔

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۴ سے ۳۷۶ تک آنجہانی کے چیلنج سے (جس کے ضروری فقرے منقول ہو کر شائع ہو چکے ہیں) صاف ظاہر ہے کہ انہوں (مرزا غلام احمد) نے مجھے للکار کر بلایا۔

پھر جب میں مسلح ہو کر حاضر ہوا، تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان کی گدی پر ان کے صاحبزادے (مرزا محمود) ان کی نیابت فرما رہے ہیں۔ پس میں نے انہیں پکڑ لیا۔ اب مدیر صاحب الفضل کی خامہ فرسائی فضول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں اپنا فیصلہ بھی بھول گیا جسے انہوں نے ۱۰مئی ۱۹۲۴ء کے پرچہ میں شائع فرمایا کہ:

ایک باحیا اور غیرت مند انسان کا کام یہ ہے کہ اول تو کسی سے چھیڑ چھانی نہ کرے، اور اگر کرے تو پھر میدان سے بھاگ کر اعتراف عجز نہ کرے۔

الفضل کے مدیر صاحب کی بیہودہ گوئی قابل جواب نہ تھی۔ مگر پھر بھی ناواقفوں کی آ گاہی کے لئے اسکا جواب میری طرف سے (اخبار) اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء، (اخبار) واہل سنت والجماعت امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۴ء (اخبار) درنجف سیالکوٹ ۔۱۵۔ اپریل ۱۹۳۴ء، (اخبار) مسلمان سوہدرہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۲۵۔ اپریل ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔ جب کہ (اخبار) اہل حدیث (امرتسر) نے اسے مندرجہ ذیل نوٹ دیکر شائع فرمایا کہ:

اہل حدیث ۲۳ مارچ (۱۹۳۴ء) میں صفحہ ۷ پر حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی کا ایک مراسلہ درج ہوا ہے جس میں موصوف نے مرزا صاحب متوفی کے ایک دعوی بلکہ چیلنج کا ذکر کر کے اس کی قبولیت کا اظہار کیا ہے۔ وہ چیلنج یہ ہے کہ اگر توفّی باب تفعل کا فاعل اللہ ہو، اور مفعول بہ ذی روح ہو، وہاں سوائے موت کے کوئی اور معنی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

حافظ صاحب موصوف نے خلیفہ قادیان کو بحیثیت ولد اور بحیثیت خلیفہ مخاطب کر کے اس چیلنج کی یاد دہانی کرا کر فیصلہ کرانے پر متوجہ کیا تھا۔ مگر اڈیٹر الفضل نے ازخود اس میں دخل دے کر لکھا، کہ آپ کسی جماعت کے نمائندے نہیں۔ لہذا آپ کو خلیفہ صاحب جواب نہ دیں گے۔ بلکہ کوئی احمدی مشتہر (گجراتی) جواب دینے کو کافی ہیں۔ الفضل کے اس جواب کی تردید میں حافظ عنایت اللہ کا مراسلہ درج ذیل ہے (مدیر اخبار اہل حدیث)

اڈیٹر الفضل کے استفسار کا جواب

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ آپ نے ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں ایک مسترداور نا قابل ذکر اشتہار بلا وجہ دوبارہ شائع کر کے جو فرمایا ہے کہ گویا میں نے کوئی چیلنج مرزا بشیر الدین محمود احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے نام شائع کیا ہے جس میں، میں نے اپنی کوئی حیثیت ظاہر نہیں کی۔

اس کی بابت جواباً عرض ہے کہ میری طرف سے ابھی تک کوئی چیلنج موصوف کے نام شائع نہیں ہوا، بلکہ موصوف کے ابا جان کے چیلنج کو منظور کیا ہے، اور اپنی حیثیت بھی چٹھی نمبر ا میں ظاہر کر دی ہے جسے آپ نے بھی اسی پرچہ میں درج فرمایا ہے۔ اگر آپ اسے پہلے غور سے پڑھ لیتے، تو آپ کو دریافت کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

مکرر عرض کر دوں کہ چیلنج کرتے وقت میری حیثیت جو مرزا صاحب آنجہانی نے مقرر فرمائی ہوئی ہے، اس کا ناقابل تردید ثبوت میں چٹھی نمبر ا میں عرض کر چکا ہوں۔ اس سے زائد کا مطالبہ ہرگز درست نہیں، بلکہ چیلنج کی تنقیص اور تحقیر کے مرادف ہے۔

اگر کوئی بزرگ آپ کی اعزازی دعوت کرے اور آپ کو وقت اور جگہ بھی بتا دے، پھر جب آپ تشریف لاویں تو مکان مقفل اور وہ حضرت غائب ہوں اور ان کا کوئی خادم آپ سے عرض کرے کہ آپ کو روٹی مطلوب ہے، چلو میں اپنے یہاں سے کھلا دیتا ہوں، تو آپ روٹی کے لئے اس کے ساتھ چل پڑیں گے؟ اگر نہیں تو پھر آپ دوسرے کو کیا مشورہ دے رہے ہیں۔

آپ خاموش ہو کر سنتے رہیں۔ میں مطابق ضرباً بالیمین مرزا (غلام احمد) صاحب کے اولو العزم فرزند (مرزا محمود احمد) کو چٹھی پر چٹھی لکھ رہا ہوں جو ان کی جگہ پر نیابت فرما رہے ہیں اور انہیں بآنگ دہل ما لکم لا تنطقون کہہ کر پکار رہا ہوں۔ آپ ابھی سے مجھے موصوف کی طرف سے مایوس کن خبر لقد علمت ما ھؤلاء ینطقون (الانبیاء:۶۵) پڑھ کر نہ سنائیں۔ اگر آپ کچھ کر سکتے ہوں تو موصوف کو ان کے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ کریں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ رقم موعودہ میں سے مبلغ ایک صد روپیہ میں آپ کو اس خیال سے دوں گا کہ آپ نے اس علمی غزوہ میں میرا ہاتھ بٹایا۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات پنجاب

(اڈیٹر اہل حدیث امرتسر نے ذیل کا نوٹ بھی لکھا) ۲۳ مارچ کے پرچے میں صاف لکھا تھا کہ انعامی رقم میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پچیس فی صدی اشاعت میں آنا چاہیے۔حافظ صاحب نے اغیار کو تو ایک صد دینے کا وعدہ کرلیا لیکن اہل حدیث کے اعلان کی منظوری ظاہر نہ کی۔شائد السکوت فی معرض البیان ، بیان ۔ اہل حدیث امرتسر۔۲۰۔اپریل ۱۹۳۴ء۔

اڈیٹر اہلحدیث امرتسر کی زرطلبی کا جواب حکیم عبداللطیف عارف اڈیٹر اخبار سنیاسی نے جو دیا، وہ درج ذیل ہے

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔آپ نے جو ۲۳ مارچ اور ۲۰۔اپریل ۱۹۳۴ء کے اہل حدیث میں انعامی رقم کے وصول ہونے پر پچیس فیصدی اشاعت فنڈ کے لئے طلب فرمایا ہے۔

اس کے جواب میں حافظ قاری عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم اس تحریک کے شروع میں ہی اپنے دوستوں میں اعلان کر چکے ہیں اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے ہمارا چیلنج منظور کرلیا (چیلنج مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کا ہے جسے منظور کیا گیا ہے۔عنائت اللہ) جو بظاہر بہت مشکل معلوم ہوتا ہے،تو ہم یقیناً جیت جائیں گے،اور انعام کی تمام رقم قومی ضرورتوں پر خرچ کریں گے۔حافظ صاحب اس رقم سے ذاتی فائدہ اٹھانے کے خواہش مند نہیں ہیں۔آپ تسلی رکھیں اور اگر ہو سکے تو اپنے ہمسایہ (مرزا محمود) کو بھی ذرا میدان میں لانے کی سعی فرماویں۔

سنیاسی۔گجرات ۱۹۳۴ء

(حافظ عنایت اللہ وزیرآبادی لکھتے ہیں کہ)

کافی انتظار کے بعد میاں محمود احمد صاحب قادیانی کے نام (اخبار) اہل سنت والجماعت امرتسر ۸ مارچ ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء، (اخبار) اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء میں میری طرف سے دوسری چٹھی شائع ہوئی جو درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی نمبر۲ بخدمت مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی

بعد از سلام مسنون ۔ گزارش ہے کہ آنجناب کے نام ایک عریضہ بعنوان بالا اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۴ء، اور اخبار سنیاسی گجرات ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مؤخر الذکر کا ایک پرچہ بذریعہ جواب طلب رجسٹری آنجناب کی خدمت میں روانہ کیا گیا جسے آپ نے ۱۵۔ فروری کو وصول فرمالیا۔ مگر مجھے شکائت کرنے پر آپ کے دستخطوں کی نقل ڈاکخانہ قادیان کی طرف سے ۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو وصول ہوئی۔

گو پرچہ کا رجسٹری ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا آپ کی توجہ کو مبذول کرانے کیلئے کافی تھا، مگر احتیاطاً اس کی پیشانی پر قلم سے بھی تحریر کر دیا گیا کہ اس کے فلاں صفحہ اور فلاں کالم کو خاص طور پر ملاحظہ فرمائیں ۔ آج مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۴ء تک آپ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ حیران ہوں کہ اتنی تاخیر کیوں؟

پرسوں ۷۔ مارچ ۱۹۳۴ء کو گجرات میں ایک اشتہار مطبوعہ قادیان تقسیم ہوا مگر وہ آپ کی طرف سے نہ ہونے کی وجہ سے قابل توجہ نہیں ہے۔

مرزا (غلام احمد) صاحب نے فرمایا ہے کہ میں یہ رقم اپنی مملوکہ جائداد فروخت کر کے ادا کرونگا تا عبرت ہو، مریدوں پر تاوان نہیں ۔ نیز اس رقم کے ساتھ آپ نے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس شخص کی قرآن دانی اور حدیث دانی اور علمی کمالات کا علانیہ طور پر اقرار کرونگا۔

چونکہ آپ ان کے فرزند ہیں اور نیابت فرما رہے ہیں اس لئے آپ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ دوسرا کوئی مالک نہیں، اور نہ اس کا اعتراف علم قابل اعتبار ہے۔ اور میں اپنی پوزیشن چیلنج کی منظوری میں واضح کر چکا ہوں ۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ چیلنج کے الفاظ نہیں، خلاصہ عرض کیا گیا ہے۔ اور ادا ءمطلب میں کوئی بات نہیں چھوڑی گئی۔

نیز عسل مصفی کے بیان مطابق مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے جو اس کے ثبوت پر مزید پانچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہزار روپیہ کا اپنی جیب خاص سے وعدہ فرمایا ہوا ہے، اس کے حصول کی کیا صورت ہے۔

نوٹ ۔ یہ دوسری چٹھی بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اور مثل سابق کل ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو رجسٹری ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گی۔ ان شاء اللہ۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات، پنجاب۔

اخباری اشاعت کے بعد اس دوسری چٹھی کو مندرجہ بالا نوٹ دے کر ایک عام اشتہار کی صورت میں بھی شائع کیا گیا اور بحسب وعدہ کئی ایک اشتہارات رجسٹری ہو کر خلیفہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔مگر جواب ندارد۔

(حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی لکھتے ہیں کہ) آخر جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے مجھے تیسری چٹھی بھی ارسال کرنی پڑی۔ جو اخبار اہل سنت والجماعت امرتسر یکم مئی ۱۹۳۴ء، (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۳ مئی ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵ جون ۱۹۳۴ء، (اخبار) مسلمان سوہدرہ ۱۵ مئی ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی۔

کھلی چٹھی نمبر ۳ بخدمت میاں بشیر الدین محمود احمد قادیانی

ار سلنا الیھم اثنین فکذ بو ھما فعزز نا بثا لثٍ ۔(یس:۱٤)

فان لم یستجیبوا لك فاعلم انما یتبعون اھوائھم، (القصص:٥٠)

انما یستجیب الذین یسمعو ن و المو تی یبعثھم اللہ ثم الیه یرجعو ن

(الانعام:۳۶)

(پیشتر ازیں) ہم نے ان (حضرت) کی طرف دو (عریضے) بھیجے۔ جن کا انہوں نے (بصورت اعراض) انکار کر دیا ۔تو پھر ہم نے (انہیں جگانے کے لئے یہ) تیسرا (عریضہ) ارسال کیا (ہے کہ شاید وہ اس پر ہی متوجہ ہوں)

پس اگر وہ تجھے اب بھی جواب نہ دیں، تو سمجھ لے کہ وہ علمی زندگی سے محروم ہیں، کیونکہ جواب کی توقع تو ان سے ہوا کرتی ہے، جو زندہ ہوں۔ بھلا مردے کیا خاک جواب دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد از سلام مسنون۔گذارش ہے کہ دوسری چٹھی بھی آپ کے نام سے شائع ہو کر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء کو بذریعہ جواب طلب رجسٹری آپ کی خدمت میں روانہ ہوئی جسے آپ نے ۲۴ مارچ کو وصول فرمالیا اور ۲۴ کو مجھے آپ کی دستخطی رسید بھی موصول ہوگئی۔مگر افسوس کہ آج ۲۸۔اپریل ۱۹۳۴ء تک آپ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔تعجب ہے کہ اتنی تاخیر کیوں؟

آپ کو یاد ہوگا کہ سترہ سال کی عمر میں آپ نے سب سے پہلی تقریر جو بقول خود بے خبری کے عالم میں بہت بڑی امنگ سے ایک امید پر فرمائی تھی کہ میں لقمان ثانی کا فرزند ہوں اور مجھے ابھی سے ہدایت ہو رہی ہے کہ ولا تصعر خدك للناس ۔خلیفہ بن کر لوگوں سے بے رخی نہ کی جوئ۔مگر افسوس کہ آج جری اللہ کا فرزند خلیفہ ہو کر آپ اتنی بے رخی برت رہے ہیں کہ میں اب تک اپنے عریضوں کے جواب سے محروم ہوں۔

خلیفہ اول کو تو اس استقرائی قاعدہ پر اتنا وثوق تھا کہ انہوں نے پانچ ہزار روپیہ اپنی جیب خاص سے اس پر مستزاد فرمایا۔اگر آپ کو بھی اس پر اسی طرح وثوق ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ بھی اس میں دل چسپی لے کر حسب مقدرت اپنی جیب خاص سے اس پر کچھ اور رقم بڑھاتے اور اپنے باپ کا قائم مقام اور صحیح خلیفہ بن کر اس کے چیلنج کی پرزور حمایت کرتے۔مگر یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے، کہ میں للکارتا ہوں اور آپ خاموش۔معلوم ہوتا ہے کہ آپ وسعت نظری اور کثرت مطالعہ کی وجہ سے اپنے ابا جان اور خلیفہ اول کی کمزوری محسوس کرتے ہوئے اس کی حمایت پر تیار نہیں ہوتے۔اور مسند خلافت اور قومی قیادت اس کے اظہار سے آپ کو مانع ہو رہی ہے جو کسی طرح بھی آپ کی شان کے لائق نہیں۔

ہاں یاد آیا کہ اوائل عمر میں آپ نے ایک دفعہ اپنے سے بڑے کا چیلنج منظور فرما کر خالی بندوق سے جب اس کی کنپٹی پر نشانہ لگایا تو بقول آپ کے اس نے شرمندگی سے اپنی غلطی اور بے وقوفی اور آپ کی سچائی کا صاف صاف اقرار کرلیا۔

ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ آپ اپنے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر اس لئے بھی تیار نہ ہوں کہ خدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نخواستہ تلك بتلك کی صورت میں بمطابق تلك الایام نداو لها بین الناس ، کہیں آپ کو علمی چوٹ کھا کر اپنے ابا جان کی غلطی اور میرے علم کا اعتراف نہ کرنا پڑ جائے جو چیلنج کی شرط بمطابق تمام جماعت احمدیہ کے لئے رسوائی کا موجب ہے۔

ابھی کچھ عرصہ نہیں گزرا کہ آپ نے قصور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ: کسی مذہب وملت یا کسی مذہب کے جاننے والے کو میرے سامنے لے آؤ، یا مجھے جہاں کہو میں جاؤ نگا۔

لیکن جب میں نے خصوصاً وعموماً مخاطب ہونے کی وجہ سے آپ کے ابا جان کا چیلنج منظور کرلیا، جس میں آپ کو نہ کہیں جانے کی ضرورت، اور نہ کسی کو آپ کے پاس آنے کی ضرورت، تو آپ نے خاموش ہو کر اپنا پیچھا چھوڑانے کی ٹھان لی۔

میں جانتا ہوں کہ ہزیمت کا خیال آپ کو آمادگی سے روک رہا ہے۔مگر عقلمندوں کے نزدیک آپ کی اس طرح پر خاموشی بھی تو ہزیمت سے کچھ کم نہیں۔آپ کی ارادت میں جو شاعرانہ تخیل ظاہر کیا گیا ہے

مقابل ہو اس کا یہ طاقت ہے کس میں
غرور اس نے توڑا ہے دشمن کا سارا
عدوّ میں رہی اس کا چیلنج سن کر
نہ اٹھنے کی طاقت نہ چلنے کا یارا
وہ ابن جری ہے وہ شیر خدا ہے
کہ اس کے مقابل جو آیا وہ ہارا

اس کی جس قدر بھی داد دی جائے، کم ہے اور آپ بھی اس پر خوش ہوں کہ یہ گدی نشینی کا ثمرہ ہے۔مگر امر واقع یہ ہے کہ آج تک آپ نے کسی میدان مبارزت میں اتر کر اپنے علم وعرفان کا کبھی ثبوت نہیں دیا۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کو اپنی خلافت کے ایام میں اب تک صرف تین ہی مواقع مبارزت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش آئے، مگر افسوس کہ آپ ان میں سے کسی ایک کے لئے بھی تیار نہ ہو سکے:

۱۔ مولانا ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے بالمقابل تفسیر نویسی سے آپ نے اپنی بے بضاعتی کی بنا پر گریز فرمایا۔

۲۔ مولانا محمد شریف (گھڑیالوی) کی دعوت مباہلہ کو آپ نے کئی نامناسب حیلوں سے ٹال دیا۔

۳۔ اب جب کہ خادم نے آپ کے ابا جان کے چیلنج کی منظوری شائع کر دی تو آپ ایسے خاموش ہوئے کہ گویا جسم میں جان ہی نہیں۔

کیا اولوالعزمی اسی کا نام ہے؟ کیا للکار کر غائب ہو جانا بہادری ہے؟ مگر میں اب بھی مایوس نہیں۔ شائد یہ تیسری چٹھی جو آخری چٹھی ہے، اور بمثل سابق رجسٹری ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی آنجناب میں کوئی حرکت پیدا کر دے۔ ورنہ مثل مشہور ہے کہ:

شیر قالین دگر است شیر نیستان دگر است

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات۔ پنجاب

(حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی لکھتے ہیں کہ) خیال تھا کہ چٹھی نمبر ۳ کا جواب ضرور آئے گا۔ ابھی انتظار ہی میں تھا کہ مولانا غلام رسول صاحب (قادیانی راجیکی) ۱۵ جون ۱۹۳۴ء کو میرے پاس تشریف لائے اور بطور استفادہ قرآن مجید کے چند مشکل مقاموں کی بابت دریافت فرمایا، جن کا تسلی بخش جواب سن کر آپ نے تصویب فرمائی۔ اور پھر میری تصنیف کردہ عربی تفسیر طلب فرما کر دیر تک ملاحظہ فرماتے رہے۔ پھر واپس جا کر آپ نے میرے نام ایک عربی رقعہ ارسال فرمایا کہ اس مبارزت کے لئے میں تیار ہوں۔

مولوی (غلام رسول) صاحب کے نام سے آج تک کوئی عربی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ شائد وہ اس رقعہ سے اپنی عربیت کا اظہار چاہتے ہوں، جس کا ان سے کوئی مطالبہ نہیں۔ رقعہ جہاں عبارت کے لحاظ سے دل چسپ ہے، وہاں مضمون کے اعتبار سے بھی کچھ کم نہیں۔ مگر افسوس کہ میں اسے اس جگہ شائع نہیں کر سکا۔ اگر مولوی صاحب اس کی اشاعت ضروری سمجھتے ہوں تو وہ اس کی ٹھیک ٹھیک نقل شائع کر دیں۔ میں نے جو کچھ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا جواب دیا وہ درج ذیل ہے۔

مولانا غلام رسول صاحب آف راجیکے

بعد از سلام مسنون۔آپ کے عربی گرامی نامہ کے جواب میں معروض ہوں کہ توفّی کی بابت مرزا صاحب آنجہانی کے چیلنج کی منظوری میں ان کے فرزند ارجمند میاں محمود احمد صاحب کے نام اخبارات میں شائع کرا چکا ہوں۔اور پے در پے موصوف کے نام تین مطبوعہ چٹھیاں بذریعہ جواب طلب رجسٹری روانہ کر چکا ہوں جن کا تا حال موصوف کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

کل آپ نے میرے پاس تشریف لا کر میری شائع کردہ عربی تفسیر آیات للسائلین کو ملاحظہ فرمالیا کہ اس میں ان دلائل کا کوئی ذکر نہیں جن کی بنا پر آنجہانی کا چیلنج منظور کیا گیا ہے۔مجھے آپ کا ہر طرح ادب ملحوظ ہے مگر اس باب میں امام صاحب کے سوا کسی دوسرے سے خطاب ہرگز مناسب نہیں۔

اگر آپ کو ان دلائل سے آگاہی مطلوب ہے،تو آپ موصوف (مرزا محمود) کو اپنے ابا جان (مرزا غلام احمد) کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ فرما کر رقم موعودہ میں سے مبلغ یک صد روپیہ کا انعام حاصل کریں جس کا میں اڈیٹر الفضل کے جواب میں اعلان شائع کر چکا ہوں۔

۱۶۔جون ۱۹۳۴ء،عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات۔پنجاب

حکیم عبداللطیف عارف اڈیٹر سنیاسی کی رائے

ایک عرصہ سے اخبار سنیاسی کے کالموں میں حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی کی طرف سے دعوت مناظرہ کے لئے پے در پے تین چٹھیاں شائع ہو چکی ہیں،جو معلوم ہوا ہے کہ حافظ صاحب نے بصیغہ رجسٹری مرزا صاحب موصوف کے نام بھیج کر باقاعدہ رسیدیں بھی حاصل کر لی ہوئی ہیں۔

حافظ صاحب کا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوی کہ لفظ توفی کے معنی موت کے سوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہیں، اگر کوئی شخص ثابت کردے تو ہم ایک ہزار روپئہ انعام دیں گے، بالکل غلط ہے۔ میں ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ ان کے فرزند رشید (مرزا محمود احمد) انعامی رقم جمع کرادیں اور میدان میں اتریں۔

مگر ابھی تک سکوت کامل اور صدائے برنخواست کا معاملہ ہے کیونکہ باوجود ہمارے دریافت کرنے کے بھی مقامی جماعت قادیان کے بڑے کارکن ملک عبدالرحمٰن خادم نے تسلی بخش جواب نہیں دیا۔

ہم نے عرض کیا کہ (اخبار) سنیاسی کے کالم معقولیت کے ساتھ آپ کے مراسلات بھی شائع کرنے کیلئے حاضر ہیں بشرطیکہ مختصر ہوں جیسے حافظ صاحب موصوف کے مدلل اور مختصر ہیں۔

آپ نے وعدہ بھی فرمایا مگر مراسلہ نہیں بھیجا۔ اب ناظرین سنیاسی اندازہ فرمالیں کہ یہ خاموشی کیوں ہے۔

البتہ ایک بات جو آپ نے کہی تھی کہ ہم خلیفہ صاحب کی طرف سے ایک شخص کو نمائندگی کی سند کامل دلوا سکتے ہیں، حافظ صاحب بھی اپنی جماعت کی طرف سے سند حاصل کرلیں۔

یہ حجت حافظ صاحب کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ بے شک، چشم ماروشن دل ماشاد۔ (مجھے یاد نہیں، شائد علی سبیل التنز ل ایسا کہا ہوگا۔ ورنہ آنجہانی کے چیلنج میں یہ شرط موجود نہیں۔ عنایت اللہ) اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے سند نمائندگی کی ایک نقل ہمیں بھیج دیں اور ایک الفضل میں شائع کرادیں۔ ہم اپنی نمائندگی کی ایک نقل انہیں بھیج دیں گے اور ایک سنیاسی میں شائع کرادیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قادیانی جماعت اور اس کے خلیفہ کیا جواب دیتے ہیں۔

(اخبار) سنیاسی گجرات۔ ۲۵ جولائی ۱۹۳۴ء۔

(حافظ عنایت اللہ وزیرآبادی لکھتے ہیں کہ) پھر میں نے اپنی ہر سہ چٹھیوں کے جواب سے مایوس ہوکر مولوی محمد علی صاحب (لاہوری) کو آنجہانی (مرزا غلام احمد) کے چیلنج کی حمایت پر توجہ دلائی جو بعنوان اطلاع نامہ (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۲۸ جون ۱۹۳۴ء، (اخبار) سنیاسی گجرات ۵ جولائی ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی۔ بلکہ (اخبار) تنظیم (اہل حدیث) نے اسے مندرجہ ذیل نوٹ دے کر شائع فرمایا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ عنایت اللہ صاحب کو اپنی مطبوعہ چٹھیوں کا قادیان سے جواب نہ آنے کی شکایت ہے۔ لیکن ناظرین جانتے ہیں کہ امیر جماعت اہلحدیث (حافظ محمد شریف گھڑیالوی) کے اشتہار مباہلہ نمبر ۴ کو آج دو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے، مگر خلیفہ قادیان کی طرف سے تاہنوز کوئی آواز نہیں آئی۔ آخر خلیفہ صاحب بے چارے کہاں تک جواب دیتے جائیں۔ خیر اب حافظ صاحب نے چھوٹی امت (لاہوریوں) کو بلایا ہے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

اطلاع نامہ بخدمت مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب آنجہانی نے ازالہ اوہام میں توفّی کی بابت جو انعامی چیلنج کیا ہوا ہے، اس کی اندرونی شہادتوں کی بنا پر اس کے ذمہ دار اب میاں محمود احمد صاحب قادیانی ہیں اور میں اس کا صحیح مخاطب ہوں۔

غالبًا آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ میں اس چیلنج کو منظور کر چکا ہوں۔ اور پے در پے تین مطبوعہ چٹھیاں میاں (محمود احمد) صاحب کی خدمت میں بذریعہ جواب طلب رجسٹری روانہ کر چکا ہوں جن کی رسیدیں بھی موصوف کے دستخط ہو کر مجھے مل گئی ہیں۔ مگر افسوس کہ موصوف کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اور نہ آئندہ اس کی کوئی امید ہے۔ اس لئے اب میں بحسب ارشاد نبوی ﷺ و لا یطلب ھا ر بھا ۔(الحدیث) (کہ اگر دشمن جان چرا کر بھاگ نکلے تو اس کا تعاقب مت کرو) موصوف کا پیچھا چھوڑتا ہوں۔

ازالہ اوہام میں جس کا چیلنج منظور کر چکا ہوں، مرزا (غلام احمد) صاحب نے تفسیر القرآن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے، اور مجھ میں ہی داخل ہے۔

اسے پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ میں اتماماً للحجۃ آپ کو بھی مخاطب کر دیکھوں کیونکہ انگریزی تفسیر القرآن کی وجہ سے آپ اسکے مصداق ہو کر آنجہانی کی شاخ اور ان میں داخل ہیں۔ اور آپ کا اعتراف علم بھی ایک حد تک ان کے اعتراف کا قائم مقام ہوسکتا ہے۔ لہذا اطلاعاً عرض ہے کہ میاں (محمود) صاحب کا ذاتی ذکر چھوڑ کر ہر سہ چٹھیوں کے باقی مضمون میں، میں آپ کو مخاطب کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ موصوف خائف نہ ہوں گے بلکہ اس قلم کو حرکت دیں گے جو نومبر ۱۹۰۶ء میں آپ کو آنجہانی کی معرفت اس لئے دیا گیا کہ آپ ہمارے خلاف اعلیٰ مضمون تحریر کرسکیں۔

نیز میں اس اطلاع کے ہمراہ احتیاطاً ہر سہ مطبوعہ چٹھیاں بھی بذریعہ جواب طلب رجسٹری آپ کی خدمت میں ارسال کرونگا۔ اور ہر ایک چٹھی کے جواب کے لئے بحسب ترتیب ایک ایک ہفتہ میعاد مقرر کرتا ہوں جو تاریخ وصولی سے شروع ہوگی۔ عنایت اللہ وزیر آبادی۔ گجرات۔

جواب اطلاع نامہ:

مکتوب الیہ (مولوی محمد علی لاہوری) کی طرف سے میرے اطلاع نامہ کا ابھی کوئی جواب نہیں آیا تھا کہ خاں صاحب چوہدری منظور الٰہی سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۴ء میں بعنوان بالا ارقام فرمایا:

مولوی عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی (ضلع گجرات، پنجاب) نے اخبار سنیاسی گجرات میں حیات مسیح کے موضوع پر اطلاع نامہ کے نام سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں ہمیں بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ ان کی تحریر کا جواب عرض ہے (جواب کیا ہے، ازالہ سے آنجہانی مرزا کا اشتہار چیلنج جس کی میری طرف سے بجمیع اجزاء منظوری شائع ہو چکی ہے، بلاضرورت نقل کر کے فرمایا کہ) ظاہر ہے کہ اس اشتہار کے مخاطب خاص طور پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے جو اشتہار کی اشاعت کے بعد قریباً بیس سال تک زندہ رہے۔ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کو، اور نہ حضرت مسیح موعود کے ہم عصر مخالف مولوی کو، اس مقابلہ کی کبھی جرأت ہوئی۔ اب چونکہ تینتالیس سال کے بعد آپ نے اس مقابلہ میں آنے کی جرأت کی ہے، اس لئے اب طرفین کے دلائل کے موازنہ کی ایک ہی صورت ہوسکتی ہے کہ آپ اس بارہ میں پبلک کے سامنے اپنے دلائل پیش کریں، ہم اس کی تردید میں اپنے دلائل پیش کرینگے۔ پبلک خود غلط یا صحیح کا اندازہ لگالے گی۔

جب انعامی مقابلہ سے اتنا عرصہ آپ کے بزرگ علماء گریز کرتے رہے۔ خصوصاً وہ جو خاص طور پر اس کے مخاطب تھے، تو اب ہمارے ساتھ مقابلہ کی یہی صورت ہوسکتی ہے کہ طرفین اپنے اپنے دلائل پبلک میں پیش کردیں۔ جب آپ کے بڑوں سے ہم خائف نہ ہوئے جنہوں نے تکبر سے بڑے بڑے دعوے کیئے تو آپ سے خائف ہونا جس کا کوئی اثر اپنی جماعت پر بھی نہیں، ایک بے معنی بات ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ہر ایک عالم ایسے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔ اس لئے یہ ضروری امر نہیں کہ سلسلہ کے بزرگ ہی آپ سے مخاطب ہوں۔ اگر مولوی صاحب کے پاس حق ہے تو پبلک کے سامنے پیش کرنے میں ان کو تامل نہ ہونا چاہیے۔ آخر رات دن ان کی جماعت کی طرف سے ہمارے خلاف رطب ویابس شائع ہوتا ہی رہتا ہے، وہ بھی اپنا زور لگالیں۔

محمد منظور الٰہی آنریری جائنٹ سکرٹری

(حافظ عنایت اللہ لکھتے ہیں) میری طرف سے اس کا جواب الجواب، (اخبار) اہل سنت و جماعت امرتسر ۱۶۔ جولائی ۱۹۳۴ء؛ (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۱۲۔ اگست ۱۹۳۴ء۔ (اخبار) سنیاسی گجرات ۱۵۔ اگست ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا جو درج ذیل ہے:

پیغامیوں کے خاں صاحب کی مداخلت کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کے نام تنظیم روپڑ میں شائع شدہ طلاع نامہ معہ ہر سہ چٹھیوں کے بحسب وعدہ ان کی خدمت میں بذریعہ جواب طلب رجسٹری بھیجا گیا جسے انہوں نے ۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو ڈلہوزی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں وصول فرمایا۔

ادھر چوہدری محمد منظور الٰہی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے سنیاسی گجرات میں شائع شدہ اطلاع پڑھ کر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ کے پیغام صلح میں (جو ۱۹ جولائی کو ایک دوست نے مجھے عاریۃً لا کر دیا) جلدی سے مولوی صاحب موصوف کو ارشاد الٰہی لا یستجیب له الی یوم القیامة کا مصداق ٹھہرا دیا کہ موصوف ہرگز جواب نہ دیں، جو شائد ان کے قیافہ مطابق درست ہو مگر میں میعاد ختم ہونے ضرور انتظار کرونگا۔ ان شاء اللہ

خان صاحب! آپ کا یہ ارشاد کہ گویا میں نے حیات مسیح پر کوئی مضمون لکھا ہے، سراسر غلط اور خلاف واقع ہے۔

شائد آپ نے اسے بمطابق لا یکادون یفقهون قولا سوچ سمجھ کر پڑھا ہی نہیں یا بحسب ارشاد الٰہی یبغونها عوجا ایک سیدھے اور صاف علمی بحث میں خواہ مخواہ الجھن پیدا کرنے کا خیال ہے، یا پھر بمصداق دو اور دو چار روٹیاں، حیات وممات کا خیال جو آپ کے دماغ میں سمایا ہوا ہے، اسی کا اظہار ہے۔

مرزا صاحب آنجہانی کا دعوی جسے آپ نے بھی ازالہ اوہام کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ:

جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی ہے کسی قول قدیم وجدید سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔

اگر میں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش سے بھی صدیوں پیشتر کا حوالہ دے کر غلط ثابت کر دوں تو اسے حیات ومماۃ مسیح سے کیا تعلق۔

خاں صاحب! آپ کا میری بابت یہ خیال درست اور بجا ہے کہ مجھے اپنی جماعت میں ہبل کا درجہ ہرگز حاصل نہیں اور نہ ہی میں بمنزلہ ہبل ہوں۔ میں تو اپنی جماعت کا بھائی اور خادم ہوں اور وہ آزاد ضمیر بت شکن ہیں، بت پوجک اور ضمیر فروش نہیں۔ آپ خوب بے دھڑک ہو کر اپنے امیر کی بابت اعلی الهبل کا نعرہ لگائیں اور لنا عزی و لا عزلکم کے بعد خوب گیت گائیں۔ موحدوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس اللہ اعلی و اجل اور اللہ مو لا نا ولا مو لا لکم سے بہتر اسکا کوئی جواب نہیں خاں صاحب! اگر آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں میں نے آپ کو خائف نہیں بتایا۔ ہاں آپ کے امیر صاحب (مولوی محمد علی) کے متعلق عدم خوف کی توقع ظاہر کی ہے مگر شاباش آپ کی ارادت کے کہ آپ نے میری توقع کے خلاف موصوف کو خائف ثابت کر کے چھوڑا ہے۔

نیز آپ کا یہ مشورہ کہ میں اپنے دلائل شائع کر دوں جن کے جوابات شائع ہو کر پبلک پر فیصلہ چھوڑ دیا جائے، کسی طرح بھی ٹھیک نہیں بلکہ تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ کسی نزاع پر بھی کسی فریق کے پاس پبلک کا فیصلہ موجود نہیں جسے بطور نظیر پیش کیا جا سکے۔ برخلاف اس کے منصف کا فیصلہ جس کی طرف میں آپ کے امیر صاحب کو توجہ دلا چکا ہوں، موجود ہے جو طلب کرنے پر بھیجا جا سکتا ہے۔ ۲۱ جولائی۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات پنجاب

(ہاں اگر آپ کے امیر یا دوسروں کے خلیفہ علمی اور روحانی طور پر زندہ ہوتے اور پھر دیانتاً وہ کوئی ایسی درخواست کرتے تو البتہ میں اسے بحسب ارشاد نبوی لوکان مطعم بن حیاً الحدیث اخرجہ البخاری ۔مناسب طور پر منظور کر لیتا ۔آپ جیسے چیلنج کی رو سے قابل خطاب نہیں)

اس کے ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے نام بعنوان یاد دہانی ایک مکتوب (اخبار) اہل سنت و جماعت امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۳۴ء (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۲۔ اگست ۱۹۳۴ء (اخبار) سنیاسی گجرات ۵۔ اگست ۱۹۳۴ء میں شائع کرایا جو درج ذیل ہے

بخدمت مولانا محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور

بعد از سلام مسنون گزارش ہے کہ آپ کے نام شائع شدہ اطلاع نامہ معہ ہر سہ مطبوعہ چٹھیوں کے بذریعہ جواب طلب رجسٹری بحسب وعدہ ارسال کیا گیا ہے۔ جسے ۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو ڈلہوزی میں آپ نے وصول فرمایا۔ اور ۹ جولائی کو مجھے آپ کی دستخطی رسید موصول ہوگئی۔ مگر آج ۲۱ جولائی تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا باعث تاخیر کیا ہے؟ اگر آپکو کچھ اور مہلت درکار ہے تو میں تین ہفتے اور بڑھا دیتا ہوں۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات پنجاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالمجید اڈیٹر مسلمان کی رائے۔ا

مرزائیوں کا سکوت

مرزا جی آنجہانی نے ایک موقع پر لکھا تھا کہ لفظ توفی کے معنی موت کے سوا کچھ نہیں اگر کوئی شخص قرآن مجید سے یہ ثابت کر دے تو ہم ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے

مرزا جی کا یہ اعلان بہت کم لوگوں کی نظروں سے گزرا ہے کیونکہ اس قسم کے اعلان وہ اکثر شائع کر کے محفوظ ہی رکھا کرتے تھے تاکہ عام لوگ اسے پڑھ بھی نہ سکیں اور ہم بھی سچے سچے رہیں کہ شائع کر دیا۔

اب حسن اتفاق سے یہ چیلنج کہیں حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی کی نظر سے جو گذرا تو آپ نے جھٹ مرزا جی کے روحانی اور جسمانی جانشین مرزا محمود کو یہ لکھا کہ آپ اپنے باپ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے ایک ہزار روپیہ بطور امانت جمع کریں میں قرآن مجید ہی سے اس کا ترجمہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔

ایک دوبار نہیں خلیفہ جی کو بذریعہ اخبارات کئی بار متوجہ کیا گیا مگر صدائے برنخواست۔ حافظ صاحب نے مرزا جی کی ڈیوڑھی کا دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا یعنی امیر جماعت لاہور کو مخاطب کیا کہ شائد وہی اٹھیں اور مرزا جی کی لاج رکھیں مگر افسوس کہ وہ بھی نہ بولے اور انہوں نے بھی چپ سادھ لی۔

ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کیوں اس سے گریز کر رہے ہے۔ کیا اب انہیں اپنی کمزوری محسوس ہوگئی ہے۔ یا لدھیانہ والے تین سو کی طرح یہ ایک ہزار روپیہ بھی چلے جانے کا اندیشہ ہو رہا ہے۔ آخر کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہے۔ کیا خلیفہ محمود یا مولوی محمد علی صاحبان میں سے کوئی صاحب جواب کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔ مسلمان سوہدرہ یکم اگست ۱۹۳۴ء

امیر پیغام (مولوی محمد علی لاہوری) کے جواب کی ابھی انتظار ہی تھی کہ خان صاحب پھر دوبارہ بے بلائے تشریف لائے اور ۱۶۔ اگست ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح لاہور میں آپ نے مندرجہ ذیل مضمون شائع فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی عنایت اللہ صاحب گجراتی کے چیلنج کی حقیقت

مولوی عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی گجراتی نے ۲۸ جون ۱۹۳۴ء کے تنظیم اہل حدیث میں ایک اطلاع نامہ بنام حضرت امیر شائع کیا تھا جس میں بڑے تکبر سے لکھا تھا کہ:

امید ہے کہ آپ موصوف کی طرح خائف ہوں گے بلکہ اس قلم کو حرکت دیں گے جو نومبر ۱۹۰۶ء میں آپ کو آنجہانی کی معرفت اس لئے دیا گیا تھا کہ آپ ہمارے خلاف اعلی مضامین تحریر کرسکیں۔

الفاظ کا مطلب صاف ہے کہ گویا مولوی صاحب کو دلائل کا ایسا ذخیرہ ہاتھ آگیا ہے جس سے ہماری جماعت کے بزرگ خائف ہو رہے ہیں۔

اس پر میں نے مولوی صاحب اور پبلک کے سامنے حضرت صاحب کے چیلنج کی اصل عبارت رکھ کر لکھا کہ اس کے مخاطب جیسا کہ حوالہ سے ظاہر ہے مولوی محمد حسین صاحب سرگروہ وہابیاں تھے وہ اس چیلنج کی اشاعت کے بعد قریباً بیس سال زندہ رہے۔ ان کو، نہ حضرت مسیح موعود کے ہم عصر مخالف مولویوں کو اس مقابلہ کی کبھی جرأت ہوئی۔ پھر جب نصف صدی کے قریب کوئی وہابی اس مقابلہ کے لئے نہ اٹھا تو اب مولوی عنایت اللہ ایں جہانی کے لئے صحیح راہ یہ ہے کہ اپنے دلائل پبلک کے سامنے پیش کریں خود ان کے چیلنج کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ اور یہ کہ جب ہم ان کے بڑوں سے خائف نہیں ہوئے جنہوں نے تکبر سے بڑے بڑے دعوی کئے تو ایسے آدمی سے خائف ہونا جس کا اپنی ہی جماعت پر کوئی اثر نہیں، نہ جس کی کوئی علمی قابلیت ہے، بے معنی بات ہے۔

میری اتنی سی بات پر مولوی صاحب آپے سے باہر ہو گئے ہیں اور ہمیں پیغامی پکارنا شروع کر دیا۔ جب میں نے حضرت مسیح موعود کا اصل چیلنج جو توفّی کے بارہ میں تھا بجنسہ نقل کر دیا تو بقول مولوی صاحب میں نے کون سی سراسر غلط اور خلاف واقع بات کی۔ بدیں وجہ لا یکادون یفقهون قولا یبغونها عوجاً خود انہیں پر صادق آتا ہے۔ اس کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے کسی جگہ بھی ان کو ہبل کا درجہ نہیں دیا لیکن ان کو خود ہبل بننے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ دوسرے کلمہ گوؤں کو بت پوجک اور ضمیر فروش کہہ کر مولوی صاحب آزاد ضمیر اور بت شکن بنتے ہیں لیکن حوصلہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اتنا ہے کہ تیسرا شخص صحیح فیصلہ کی ایک راہ پیش کرے تو اس پر اتنی ناراضگی فرماتے ہیں کہ:

کسی نزاع پر بھی کسی فریق کے پاس پبلک فیصلہ موجود نہیں۔

لیکن کیا مولوی صاحب نے کبھی دوسرا پہلو بھی سوچا کہ منصف کا فیصلہ بھی ضدی فریق نہیں مانتا۔ ذرا محمد عبداللہ روپڑی ومولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی نزاع باہمی میں فیصلہ دہندگان کی رائے پڑھیں۔ کیا ان میں سے کسی نے منصفوں کی بات مان لی۔ بلکہ ہر فریق خود ہی سچا بنتا ہے۔

اس لئے مولوی صاحب کے لئے صحیح راہ فیصلہ یہی ہے کہ اپنے دلائل پبلک میں لائیں۔ دوسرا فریق بھی اپنے دلائل پبلک میں رکھ دے گا۔ اس بات کا کوئی ٹھیکیدار نہیں بن سکتا کہ ساری پبلک ایک شخص کے دلائل مان لے یا ایک منصف کا فیصلہ قبول کر لے۔ تیرہ سو سال سے اسلام اور عیسویت اور خود شیعہ سنی کا اندرونی جھگڑا نہ فریقین کے دلائل سے طے ہوا اور نہ منصفوں کے فیصلوں سے بلکہ برابر طور سابق چلا جا رہا ہے۔

پھر مولوی صاحب ایسے کون سے دلائل اور کونسا منصف لے آئیں گے جسے ساری دنیا قبول کر لے گی۔ باقی میری ارادت حضرت مولانا صاحب سے بطور ایک حق پرست بھائی کے ہے۔ آپ اپنی جماعت کے بھائی اور خادم ہیں تو میں بھی اپنی جماعت کا بھائی اور خادم ہوں۔ آپ دوسروں کے وہ حق کیوں چھینتے ہیں جو اپنے لئے برقرار رکھنا چاہتے ہیں ہم خدا کے فضل سے آپ سے بڑھ کو موحد ہیں آپکی موحدیت میں تو مسیح کی فضیلت نے کئی داغ لگا رکھے ہیں لیکن خدا کے فضل سے ہم نے ان داغوں کو بھی دھوڈالا ہوا ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ حضرت مولانا صاحب خدمت اسلام کے کام میں مصروف رہتے ہیں اس لئے یہ ضروری نہیں کہ ایک ایرے غیرے نتھو خیرے کے لئے وہ وقت ضائع کرتے رہیں، جب کہ ایسوں کی خاطر کے لئے انکے دوسرے بھائی موجود ہیں۔ آپ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ اہمیت فروعی جھگڑے رکھتے ہیں لیکن ہمیں مجبوراً ان میں دخل دینا پڑتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کو خدا سمجھ دے تو وہ اپنی اپنی جماعتوں کی اندرونی اصلاح میں زیادہ وقت دیں بہ نسبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کے ساتھ الجھنے کے وہابیوں کی اپنی جماعت میں اتنی خانہ جنگی ہے جو اہل حدیث کہلانے والی جماعت کے لئے ننگ ہے۔ بہتر ہوتا کہ مولوی عنایت اللہ صاحب اسے منصفوں کے ذریعہ فیصلہ کراتے، چہ جائیکہ دوسروں کے جھگڑے منصفوں سے طے کراتے پھریں۔

(حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی لکھتے ہیں کہ) میری طرف سے خاں صاحب کی اس خامہ فرسائی کا جواب اہل سنت و جماعت امرتسر یکم ستمبر ۱۹۳۴ء، تنظیم اہل حدیث روپڑ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا جو درج ذیل ہے۔

ایرے غیرے نتھو خیرے کی بے جامداخلت کا جواب

احباب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی نے اپنے ازالہ میں جو چیلنج کیا ہوا ہے کہ:

اگر کوئی شخص قرآن کریم یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالی کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو، وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے، یعنی قبض جسم کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے، تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد دونگا اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی و قرآن دانی کا اقرار کرلوں گا۔

میں اس کی منظوری پہلے خلیفہ قادیان کے نام پھر امیر جماعت احمدیہ لاہور کے نام اخبارات میں شائع کرا چکا ہوں اور ہر ایک کے نام پے در پے تین مطبوعہ چٹھیاں بذریعہ جواب طلب رجسٹری بھیج کر ان کی دستخطی رسیدیں بھی وصول کر چکا ہوں۔

خلیفہ صاحب کو چیلنج کی اندرونی شہادتوں کی بنا پر اور امیر صاحب کو ازالہ کے ایک حوالہ کی بنا پر مخاطب کیا گیا۔ مؤخر الذکر کے لئے ایک مطبوعہ اطلاع نامہ میں تین ہفتہ کی میعاد مقرر کی گئی پھر ایک مطبوعہ یاددہانی کے ذریعہ تین ہفتہ میعاد اور بڑھا دی گئی جو ۱۹۔ اگست ۱۹۳۴ء کو ختم ہو چکی ہے، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اول الذکر کی طرح اس سے بھی خاموشی کے سوا اور کچھ جواب نہ ہو سکا۔

اس خجالت کو مٹانے کے لئے خان صاحب چوہدری منظور الٰہی جائنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور بے بلائے تشریف لے آئے، حق تو نہیں تھا مگر پھر بھی ان کی عزت ہی کر دی گئی اور ساتھ یہ کہہ کر کہ جن کو بلایا گیا ہے ان کی انتظار ہے، اشارہ بھی کر دیا گیا کہ آپ کو نہیں بلایا، اور عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اول الذکر کو بلانے پر بھی کئی ایک اصحاب بے بلائے ایک ایک دفعہ بولے۔ اور جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ مگر خان صاحب ہیں کہ ۱۶۔ اگست ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح میں بغیر بلائے دوبارہ بول رہے ہیں۔ اب وہی بتائیں کہ ان سے کیا سلوک کیا جائے۔ چلو میں اب بھی ان کی عزت کرتا ہوں۔ آئندہ احتیاط رہے۔

خان صاحب! آپ کی بار بار یہ شکایت کہ چیلنج مولوی محمد حسین صاحب سے مخصوص ہے، ٹھیک نہیں۔ میں اس کے اوپر ذکر کر آیا ہوں جن کو آپ نے بھی غالباً پڑھا ہے۔ اور غور کے بغیر ہی کاتب سے نقل کرا کرے جولائی ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح میں شائع کرایا ہے۔ کوئی شخص کا ترجمہ مولوی محمد حسین صاحب سے تو نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص تو میں بھی ہوں اور ضرور ہوں تو پھر مجھے آنجہانی نے دعوت دے کر بلایا اور للکارا ہے۔ اور میں اس کا صحیح مخاطب ہوں، آپ کی طرح بلا اجازت کھڑا نہیں ہو گیا۔ اور اتنا عرصہ بعد اس کی منظوری کوئی جائے تعجب نہیں کیونکہ وہ غیر موقت تھا، میعادی نہیں، اور کیا تعجب کہ اس کی کمزوری کے ظاہر کرنے کا یہی وقت ہو بشرطیکہ آپ جیسے سد راہ اور آڑ نہ ہوں۔

خاں صاحب! آپ کا یہ عذر بھی کہ یہ ایک فروعی بات ہے اور امیر جماعت، اسلامی خدمات میں مشغول ہونے کی وجہ سے براہ راست اس کی حمایت کرنے پر تیار نہیں ہو سکے ہرگز ٹھیک نہیں۔ بلکہ یہ عذر امیر صاحب کی ہزیمت پر پردہ پوشی ہے کیونکہ چیلنج کرتے وقت آپ کے مجدد صاحب بزعم خود اس سے بھی کہیں زیادہ اسلامی خدمات میں مصروف تھے جب ان کو موہومی خدمت چیلنج سے نہ روک سکی تو آپ کے امیر صاحب کو اس کی حمایت سے کیوں مانع ہو سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گو یہ بات میرے نزدیک اصولی تو کیا فرعی بھی نہیں بلکہ ایک علمی مبحث ہے لیکن اگر آپ کے مجدد صاحب آپ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے انعامی چیلنج دے کر اپنا اور مسلمانوں کا وقت ضائع نہ کرتے تو آج اس کے ہر دو اماموں کو خاموشی کی وجہ سے علمی اور اخلاقی ہزیمت ہرگز نصیب نہ ہوتی ۔اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے اسے اہم اسلامی خدمت سمجھ کر اپنی جائیداد فروخت کرنے کا اعلان کیا جس میں آپ کے امیر صاحب کے لئے بھی اسوہ ہے۔ دیگر علمائے سلسلہ تو چیلنج کے وقت بھی موجود تھے مگر وہ ان کے سپرد نہیں کیا گیا اور نہ اس کی حمایت آج ان کے سپرد ہو سکتی ہے۔

خاں صاحب! جو ہبل توڑنے کے لئے پیدا ہوا ہے وہ ہبل نہیں بن سکتا۔ شکر ہے آپ نے بھی میری طرح اپنے لئے جماعت کا بھائی اور خادم ہونا ہی پسند فرمایا ہے۔ ہاں آپ کا امیر آپ کے لئے ضرور ہبل ہے جس کا آپ سے بھی انکار نہیں ہو سکا و ذلك ما كنا نبغ (الکھف:۶۴) اور بمطابق اشر بوا فی قلو بھم العجل (البقرۃ:۹۳) آپ کو اسے توڑنے کی جرأت بھی نہیں۔

خاں صاحب! آپ منصف کو بے سود قرار دے کر انعامی رقم سے گریز فرماتے ہیں مگر آپ کے مجدد صاحب نے نزول المسیح میں اپنی شاعری پر منصف تسلیم فرما کر انعامی رقم بنک میں جمع کرانے کا وعدہ فرمایا بلکہ ایک دوسرے موقعہ پر انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب کو منصف مان کر آپ کے پاس ہی رقم جمع کرانے کو تسلیم فرمایا ہے۔

خان صاحب! میں بھی آپ کے اندرونی حالات سے خوب واقف ہوں مگر مداخلت مناسب نہیں سمجھتا۔ اگر جماعت حقہ اہل حدیث نے آپ کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت کا موقعہ دیا ہے تو آپ بے شک دخیل ہوں لیکن اگر آپ نے بلا اجازت مداخلت شروع کر دی تو آپ کی جیسی کچھ بھی عزت ہوگی ظاہر ہے۔

خان صاحب! آپ کا یہ خیال کہ مجھے آنجہانی کے خلاف دلائل کا کوئی ذخیرہ مل گیا ہے ،۔

درست اور بجا ہے خود آنجہانی کو بھی اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے چیلنج کی کمزوری معلوم ہو چکی تھی اور میاں محمود صاحب کی بابت تو میں شائع کر چکا ہوں کہ ان کو کثرت مطالع اور وسعت نظری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بنا پر دلائل کا کچھ ذخیرہ مل بھی گیا ہے جسے وہ اپنے مریدوں کے خوف سے ظاہر نہیں کر سکتے۔
ہاں مولوی نور الدین صاحب آخر عمر تک اپنے جمود پر قائم رہے کیونکہ یہ ضابطہ انہیں کا تراشیدہ تھا جسے انہوں نے مرزا (غلام احمد) صاحب کے توسط سے شائع فرمایا۔ اب رہے آپ کے امیر صاحب سوان کی بابت میں ابھی تک کوئی رائے قائم نہیں کر سکا چونکہ تلاش کرنے پر چیلنج کے مطابق ہی دلائل میں کامیابی ہوئی ہے اس لئے اس کا اظہار بھی اس کے مطابق ہی مناسب ہے آپ اپنے امیر صاحب کو تیار کریں اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات۔ پنجاب

مولانا عبدالمجید اڈیٹر مسلمان کی رائے۔۲

امیر قادیانی وامیر لاہوری کیوں خاموش ہیں

حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی جو کچھ عرصہ سے مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کی تحریر مطبوعہ ازالہ اوہام کی بنا پر مرزائی پارٹی کے دونوں امیروں کو چیلنج دے رہے ہیں (چیلنج مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی طرف سے ہے جسے منظور کیا گیا ہے۔ عنایت اللہ وزیر آبادی) کہ وہ آئیں اور مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کے الہامی چیلنج کے مطابق مبلغ ایک ہزار روپیہ جمع کریں اور لفظ توفی کے معنی اپنی شرائط کے مطابق سن لیں۔ مگر دونوں امیر ایسے خاموش ہوئے کہ گوئی مردہ اند
پیغام میں میاں منظور الٰہی کچھ بولے ہیں مگر حافظ عنایت اللہ صاحب ایرے غیرے نتھو غیرے کی بے جا مداخلت کو جائز تصور نہیں فرماتے۔ اس لئے وہ آج بھی پھر دونوں امیروں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ خود میدان میں نکل کر مرزا (غلام احمد) صاحب کی لاج رکھیں اور ان کی نیابت کریں یا اپنا کوئی مسلّمہ وکیل بھیجیں جس کی فتح وشکست ان کی اپنی فتح وشکست سمجھی جائے۔ دیکھیں میاں محمود اور مولوی محمد علی صاحبان اب کیا کہتے ہیں۔

مسلمان سوہدرہ ۱۵۔ ستمبر ۱۹۳۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی لکھتے ہیں کہ) امیر (مولوی محمد علی لاہوری) صاحب نے تو اپنی نجات خاموشی میں سمجھ کر یوں ہی میعاد گزار دی جوان کی صاف ہزیمت ہے مگر خان صاحب جن کو اس جواب کے عقلاً وانصافاً خاموش ہو جانا لازم تھا، وہ بے چین ہو کر پھر سہ بارہ بول پڑے اور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح لاہور میں مندرجہ ذیل مضمون شائع فرمایا

مولوی عنایت اللہ صاحب گجراتی اور قدرت خدا کا تماشہ

مولوی صاحب مذکور اخبارات میں بڑے زور سے اپنا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے اپنے دلائل پبلک میں رکھنے کا مطالبہ کیا تو مولوی صاحب اسے بے جا مداخلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے خود میرا عہدہ بھی ۳۰۔ اگست ۱۹۳۴ کے تنظیم اہل حدیث میں لکھ دیا ہے، اس لئے بحیثیت عہدہ دار جماعت مجھے حق حاصل ہے کہ میں ان کو مخاطب کروں۔

مولوی صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور جماعت پر مخالفین کی طرف سے جو اعتراضات ہوتے رہتے ہیں ان کے جوابات مختلف علمائے جماعت کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ ہمارا اخبار جماعت کا اخبار ہے اس لئے اس میں جو تحریریں جماعت کے سرکردہ لوگوں کی طرف سے شائع ہوتی ہیں وہ ذمہ دارانہ حیثیت رکھتی ہیں۔

مولوی صاحب کے نزدیک جب یہ ایک علمی مبحث ہے تو کیوں اپنی علمیت کا زور باہر نہیں نکالتے اور بات کو لمبا کرتے جاتے ہیں۔ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی نئی تحقیق کا کیا حشر ہوتا ہے، باقی ہزیمت اور فتح کی لفاظیاں تو موقع پر کام آئیں گی۔

حضرت مسیح موعود نے جن لوگوں کے سامنے چیلنج رکھا ہے جن میں سب سے مخاطب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے۔ انہوں نے اپنی خاموشی سے اپنی ہزیمت تسلیم کر لی۔ اب آپ کے نئے دلائل جب دنیا کے سامنے آئیں گے تو پھر پتہ لگے گا کہ آپ کہاں تک اس میں کے مرد ہیں۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ خاموشی دو طرح پر ہوتی ہے۔ یا تو بقول جواب جاہلاں باشد خاموشی اور یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمی کمزوری کی وجہ سے۔سو میرے خیال میں سابقہ اور موجودہ علماء وہابیہ کی موجودگی میں اگر جماعت احمدیہ کے کسی بزرگ نے آپ کو مخاطب کرنا مناسب نہیں سمجھا تو کیوں نہ اسے وجہ اول قرار دی جائے۔خصوصاً جب کہ آپ کے دلائل ابھی آپ کے دماغ میں مستور ہیں۔علمی ہزیمت تو طرفین کی علمی قابلیت کے اظہار کے بعد ہوا کرتی ہے جس کا اظہار ابھی آپ کی طرف سے بجز لفاظی ہوا ہی نہیں۔اس لئے وجہ اول ہی خاموشی کی بنا معلوم ہوتی ہے۔

مولوی صاحب کے منہ میں حضرت مسیح موعود کی انعامی رقومات پڑھ پڑھ کر پانی بھر آیا ہے لیکن اس کا افسوس ان کو اپنے علماء وہابیہ پر کرنا چاہیے جو وقت پر میدان میں نہ نکلے۔مامور من اللہ نے جن کے مقابل تحدی کی وہ ناکام ونامراد چل بسے۔اب آپ کا اور ہمارا مقابلہ ہے اور برابر کی میزان ہے۔

باقی میرے اندرونی حالات کو اللہ تعالی بہتر جانتا ہے۔پہلے آپ نے حضرت عیسی کو عالم لغیب بنایا اور اب خود علم غیب کے مدعی بنتے ہیں۔ذاتیات پر آنے سے بھی آپ کا انشاء اللہ کچھ نہ بنے گا اور سوائے خجالت کچھ نصیب نہ ہوگا۔

باقی اخبار بین حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ نے ابھی تک اپنی جماعت کی طرف سے کوئی وکالت نامہ پیش نہیں کیا حالانکہ میں تو اپنی جماعت کا ایک عہدہ دار ہوں آپ کی مداخلت اتنے بڑے بڑے جبہ پوش علماء جماعت ناحقہ کی موجودگی میں بے جا سمجھی جا سکتی ہے۔میری نہیں۔ خصوصاً اسلئے بھی آپ آپ غالباً جماعت تنظیم وہابیہ سے تعلق رکھتے ہیں، جن کا موجب آپ کی اصطلاح کے ایک ہبل موجود ہے۔

باقی آپ کے مزعومہ دلائل کے ذخیرہ پر کچھ لکھنا قبل از وقت ہے آپ کا علمی ذخیرہ دیکھ کر ہی رائے قائم کی جائے گی اور پتہ لگ جائے گا کہ آپ کا بڑا بول کیا معنی رکھتا ہے۔جب علمی بحث ہے تو لا یئے دلائل اور پھر اس کے مقابل قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے۔اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔

خاکسار منظور الٰہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میرا جواب (اخبار) اہل سنت و جماعت امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء (اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ ۔۴۔ اکتوبر ۱۹۳۴ میں شائع ہوا جو درج ذیل ہے

پیغامی الدالخصام کا اضطراب

مرزا قادیانی نے اپنے چیلنج میں مجھے للکار کر بلایا اور اپنے فرزند میاں محمود احمد کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جو اس وقت اس کی جائیداد پر قابض ہے۔

خان منظور الٰہی سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور تو بے چارے کیا ان کے امیر صاحب مولوی محمد علی کا بھی چیلنج میں کہیں ذکر نہیں۔ان کو تو صرف ازالہ اوہام کے ایک حوالہ کی بناپر مخاطب کر لیا گیا تھا مگر انہوں نے بھی میاں صاحب کی طرح خاموش رہ کر اپنی ہزیمت پر مہر ثبت فرمائی۔

خاں صاحب نے پہلے تو ان کی خاموشی کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ اہم اسلامی خدمات میں مصروف ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دے سکے مگر پھر اس نامعقول وجہ کا معقول جواب سن کر ۱۵ستمبر ۱۹۳۴ء کے پیغام صلح میں آپ نے صاف طور پر یوں اعتراف فرمایا کہ انہوں نے اپنی خاموشی سے اپنی ہزیمت تسلیم کر لی۔

خاں صاحب کی نامعقول اور غیر متعلق باتوں کا جو جواب دیا گیا ہے تو وہ ان کی اپنی تحریر مطابق قوماً لدا کا عہدہ دار سمجھ کر ہی دیا گیا ہے۔مگر اس بات میں وہ چیلنج کے رو سے ہرگز قابل خطاب نہیں

خاں صاحب کی بے جامداخلت پر جب ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ ہی بتائیں کہ آپ سے کیا سلوک کیا جائے تو آپ نے پیغام صلح کے اسی پرچہ میں مجھے طریق سلوک یہ بتایا کہ جواب جاہلاں باشد خاموشی

خاں صاحب! بہت خوب مگر بالآخر میں مکرر عرض کردوں کہ چیلنج کے مطابق ہی دلائل میں کامیابی ہوئی ہے اور اسی کے مطابق ہی ان کا ظہور بھی مناسب ہے اور بس۔

عنایت اللہ وزیر آبادی گجرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ (مرزا محمود احمد قادیانی) اور امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کے نام رجسٹری شدہ ہر شش چٹھیوں کے جواب سے مایوس ہو کر جب میں نے بحسب ارشاد نبوی لا یطلب ھا ر بھا (الحدیث) ان کا پیچھا چھوڑ دیا تو مرزا حاکم؟ بیگ نے ایک اور اشتہار شائع کیا۔ جس میں انہوں نے اپنی فطرت و عادت کے مطابق خاکسار پر کئی ایک ذاتی حملے کرتے ہوئے منظور شدہ چیلنج کے چند ضروری فقرے درج فرما کر آنجہانی کے لفظوں میں اس بات کا صاف اعتراف فرمایا کہ بے شک میں اس کا براہ راست اصل مخاطب ہوں اور خلیفہ اصالۃً نہیں بلکہ وکالۃً اس کا ذمہ دار ہے۔ نیز یہ کہ اسے عیسوی حیات و ممات سے کوئی واسطہ نہیں مگر مرید غالی کا حق نہیں کہ وہ اپنے پیر کے خلاف زبان اور قلم کو حرکت دے۔ اس لئے مرزا عبداللہ بیگ نے ان کے قابل رحم حال کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک اشتہار شائع کیا جو درج ذیل ہے

قطع الوتین من بشیر الدین ۔ا

شھد علیھم سمعھم و ابصار ھم و جلو د ھم بما کا نوا یعملو ن (فصلت:۲۰)

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی خدمت میں اس کے انصاف پسند مریدوں کی بزبان حال اپیل

جیسا کہ پیری مریدی اور مروجہ بیعت کا اقتضاء ہے مناسب نہیں کہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کی جرأت کی جائے۔ مگر چونکہ واقعات کچھ ایسے پیدا ہو گئے ہیں اور ایسی مشکلات درپیش ہیں جن کا حل آپ کی ذات سے وابستہ ہے اسلئے مجبور ہو کر بادب التماس ہے کہ توفی کی بابت مرزا صاحب آنجہانی کا چیلنج جس کی منظوری حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی نے آپ کے نام اخبارات میں شائع کرائی تھی قابل تنسیخ ہے اور یا پھر آپ اس کی حمایت پر خود تیار ہوں چونکہ چیلنج کی رو سے حافظ صاحب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی کے نمائندہ اور وکیل ہو کر نہیں بلکہ اس کے اصل مخاطب ہو کر اسے منظور فرما رہے ہیں، اور آپ کو اصل نہیں بلکہ چیلنج کی رو سے آنجہانی کا قائم مقام بتا کر مخاطب کیا ہے۔

آپ کے خادموں نے اس علمی مبحث کو حضرت عیسیٰ کی زندگی اور موت سے وابستہ سمجھ کر خلط مبحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بہت کچھ کوشش کی بلکہ مبارزہ کے لئے حسب ہدایت قدم بھی اٹھایا مگر افسوس کہ چیلنج کے مندرجہ ذیل شائع شدہ الفاظ نے ان کی تمام تر کوششوں کو خاک میں ملا دیا کہ:

جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی، کسی قول جدید یا قدیم سے ثابت نہیں ہوتا کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا بلکہ جہاں کہیں توفی کے لفظ کو خدا تعالی کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنی پر آیا ہے نہ قبض جسم کے معنوں میں۔ کوئی کتاب لغت کی اس کے مخالف نہیں کوئی مثال اور قول اہل زبان کا اس کے مغائر نہیں۔ غرض ایک ذرا احتمال مخالف کے گنجائش نہیں۔ اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم وجدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالی کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو، وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اور اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد انعام دونگا اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۹۱۹)

۱۔ آنجہانی نے زبان عرب کے شروع سے بلکہ ہر ذی روح سے اس کا ثبوت طلب فرما کر اس مبحث کو مسیح علیہ السلام کی زندگی اور موت سے غیر متعلق قرار دیا ہے۔

۲۔ اور ہر شخص کو للکار کر حافظ صاحب کو اس کی منظوری کا موقعہ دے دیا ہے

۳۔ جائداد کی فروخت اور اعتراف علم میں قائم مقامی آپ سے مخصوص ہے

حافظ صاحب نے اپنی ہر سہ رجسٹری شدہ چٹھیوں کے جواب سے مایوس ہو کر آپ کا پیچھا کبھی کا چھوڑ دیا ہوا ہے۔ مگر عوام میں اس کا چرچا اب تک کثرت سے ہو رہا ہے اور آپ کے خادموں کو بھی چین نہیں۔

اس لئے معروض ہے کہ بحسب ارشاد الٰہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمسکه علی ھو ن ام یدسّه فی الترا ب (نحل :۵۹)

اب یا تو ایک تتمہ لکھ کر چیلنج کے ہمراہ ملحق فرماویں کہ اس کا وہ حصہ جو اوپر نقل کیا گیا ہے بحسب ارشاد الٰہی یخر بو ن بیو تھم بأ ید یھم و أیدی المؤمنین فا عتبروا یا اولی الا بصار (حشر:۲) منسوخ ہے، تا موجودہ احمدیوں کی طرح ان کی آئندہ نسلیں تو شرمسار اور رسوا نہ ہوں اور یا پھر اس کے اقتضاء مطابق آپ کی حمایت پر خود تیار ہوں۔

حافظ صاحب کی پوزیشن جیسی کچھ بھی ہے وہ آنجہانی کے نزدیک جب منظور اور مسلّم ہے تو پھر آپ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں جن کی اپنی پوزیشن آنجہانی سے ہر طرح کم ہے۔

علاوہ اس کے سنا گیا ہے کہ آپ نے حافظ (عنایت اللہ) صاحب کے کسی شاگرد سے کبھی تحریری طور پر کچھ تبادلہ خیال فرمایا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو مطلع بالکل ہی صاف ہے۔ الّا یہ کہ آپ بقول حافظ صاحب اندرونی طور پر تائب ہو کر چیلنج سے دستبردار ہو چکے ہوں۔

نوٹ: مولوی محمد علی صاحب ایم، اے امیر جماعت احمدیہ لاہور کے نام بھی حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی گجرات پنجاب نے اسی طرح تین مطبوعہ چٹھیاں بذریعہ جواب طلب رجسٹری بھیج کر انہیں للکارا کہ گو چیلنج میں تو آپ کا کہیں ذکر نہیں مگر ازالہ کے ایک حوالہ کی بنا پر میں آپ کو مخاطب کرتا ہوں کہ اگر میاں محمود احمد صاحب جو چیلنج کی رو سے اس کے ذمہ دار ہیں، اس کی حمایت پر آمادہ نہیں تو آپ ہی تیار ہو جائیں۔ مگر یہ کوئی کسی کی طرف سے بیعت کا خط تو نہیں تھا کہ اس کا فوراً جواب آ جاتا کہ منظور ہے۔ یہ تو ایک علمی کام تھا جس کے لئے تیار ہونا گدی نشینوں کا کام نہیں۔

۲۲۔اکتوبر ۱۹۳۴ء مرزا عبداللہ بیگ۔ گجرات پنجاب

(حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی لکھتے ہیں کہ) صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ محترم خلیفہ اول ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں عام اعلان فرما دیا تھا کہ اگر کسی شخص سے رسول اللہ ﷺ نے کسی قسم کی کچھ انعامی رقم کا کوئی وعدہ فرمایا ہو جو شرط مفقود ہونے کی وجہ سے آپ کی زندگی میں پورا نہیں ہو سکا، تو اسے میں نیابۃً پورا کرنے کو تیار ہوں، چنانچہ حضرت جابرؓ کو بحسب دعوی پندرہ سو کی رقم آپؓ نے عنایت فرمائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیابت کا حق یہی ہے مگر یہ سچے نبیوں کے خلفاء سے مخصوص ہے۔ حق اور باطل میں التباس کی وجہ سے خدا جھوٹوں کو توفیق نہیں دیتا کہ وہ ایسا کہہ سکیں چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور امیر لاہور (مولوی محمد علی) ازخود آمادگی تو کیا میرے بار بار دعوت ناموں پر بھی تیار نہ ہو سکے اور سلسلہ مراسلت یہاں تک پہنچ کر بند ہو گیا۔ پھر کسی طرف سے کچھ بھی اس باب میں شائع نہ ہوا۔

ادھر میرا ارادہ حج بیت اللہ کے لئے مصمم ہو گیا تو میں نے اس ساری مراسلت کا ملخص عربی میں معہ ترجمہ: ہاروت ماروت، کے نام سے شائع کر دیا۔ جسے عرب جا کر وہاں کے علماء وفضلاء میں تقسیم کیا۔ اور حسن اتفاق سے اس دلیل کو بھی ان کی خدمت میں پیش کیا جس کی بابت خود مجھے شبہ ہو کر خیال ہوا کہ میں اسے ان دلائل سے خارج کر دوں۔ جن کی بنا پر مرزا غلام احمد آنجہانی کے چیلنج کو منظور کیا گیا ہے۔ تا ایسی تاویل سے وقت پر یہ دلیل ساقط نہ ہو جائے۔ مگر الحمد للہ کہ علماء نے مخالفانہ جملہ شکوک کے خلاف میرے اختیار کردہ اصل مطلب کی تصدیق فرمائی جو پیش خدمت ہے۔ احباب اس سے اندازہ لگا سکیں گے کہ میرے دیگر دلائل کس قدر وزنی اور مضبوط ومحکم ہوں گے۔

۱۔ الشیخ الامام الخطیب فی المسجد الحرام ابو السمح عبد الظاهر المصری المدرس بدار الحدیث بمکة

وللمتوفی معانی ترجع کلها الی استیفاء الشیء واخذه تاماً فقد یرده التوفی بمعنی الموت وغیره وقد ارانی الشیخ عنایت الله الوزیر آبادی حدیثاً فیه التوفی من الله تعالی لانسان ولیس معناه الموت والا النوم والحدیث اخرجه

کتبه ابو السمح امام الحرم المکی ومدیر دار الحدیث بمکة المکرمه

(کتاب کا نام اور حدیث اور اس کا ترجمہ طبع اول میں عمداً حذف کر دیا گیا تھا۔ اثری)

۲۔ الشیخ الفاضل المحدث محمد بن عبد الرزاق من آل حمزه المصری المدرس فی المسجد الحرام ودار الحدیث بمکة المکرمة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرأت ما كتبه الشيخ ابو السمع و اوافقه

كتبه محمد بن عبد الرزاق آ ل حمزه

٣ ۔ الشيخ الفا ضل سليما ن بن عبد الر حمن الصنيع النجدی

قرأ ت ما كتبه الشيخ عبد الظا هر ابو السمح و وا فقه وليه الشيخ محمد بن عبد الرزاق آ ل حمزه و انی ا يضاً اوا فقهما ۔ سليما ن بن عبد الر حمن الصنيع

٤ ۔ الشيخ الفا ضل محمد النصيف رئيس جدة

ما كتبه ا لاستا ذ العلا مة الشيخ عبد الظا هر ابو السمح امام الحر م الشريف المكی هو الصوا ب ۔

محمد نصيف بجدة الحجاز

٥ ۔ الشيخ محمد المصطفی بن ا لا ما م العلوی المدرس فی المسجد النبوی بالمد ينة المنوره

ما كتبه الشيخ ابو السمح فی الحد يث فهو صحيح ۔

محمد المصطفی بن ا لا مام العلوی المدرس بالحر م النبوی

٦ ۔ الشيخ الفا ضل محمد حا مد الفقی المصری من علماء الازهر و رئيس انصار السنة المحمد ية

و انا كذا لك اوا فقهم علی ما قا لوا فی معنی التو فی والتو فية و الله المو فق

كتبه محمد حا مد الفقی من علماء ا لا زهر الشر يف و رئيس جماعة انصار السنة المحمد ية بمصر

٧ ۔ الشيخ الفا ضل عمر حمدا ن المحر سی المد رس فی الحرمين

و انا اوا فقهم علی ذلك كتبه عبد ر به عمر حمدا ن المحر سی خا دم الحد يث

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

با لحر میں الشر یفین

خلاصہ مطلب: علامہ ابو السمح امام وخطیب حرم فرماتے ہیں کہ شیخ عنایت اللہ وزیرآبادی نے مجھے ایک حدیث دکھائی جس میں لفظ تو فی اپنی فاعلانہ اسنادمیں خداتعالی طرف منسوب ہوکرانسان کے لئے استعمال ہواہے مگر پھر بھی اس کے معنی موت اور نیند کے ہرگز نہیں کئے جاسکتے۔ ...بلکہ اس کے معنی.... نیز دیگرافاضل علمائے عرب نے جن کے اسماءگرامی اوپر درج ہوئے ہیں آپ کے بیان کردہ معنوں کی تصدیق فرمائی ہے۔

۸ ۔ الشیخ المحد ث محمد بن حسین المد رس بجامع العکا ش بجدة

ان التو فی فی لغة القر آن و السنة و کلا م العر ب لفظ مشتر ك بین المو ت و النو م و ..... فیقا ل تو فاه الله بمعنی اما ته و بمعنی القی علیه النو م و بمعنی ..... و منه هذا الحد یث الذی کتب علیه الشیخ ابو السمح اذ یمتنع ان یکو ن المراد من التو فی با لمو ت او النو م فا ن لفظة .... ۔ املا ه محمد بن حسین بن ابرا هیم المد رس بمسجد عکا ش بجدة الحجاز

خلاصہ: یہ قرآن وحدیث اورکلام عرب میں لفظ تو فی موت اورنیند اور... ہرسہ معنوں میں مشترک ہے پس توفاہ اللہ کے معنی اما ته و القی علیه النو م توعام شائع ہیں اورتیسرے معنوں پر یہ حدیث شاہد ہے جس پر شیخ ابو سمح نے ارقام فرمایا ہے کیونکہ اس حدیث میں الہی توفی سے موت اورنیند قطعاً مرادنہیں۔

۹۔ الشیخ الفا ضل المحد ث عبد الر ؤف بن عبد الباقی المدرس فی المسجد النبوی بالمد ینة المنورة

الحد یث ثا بت و لا یمکن ان یفسر التو فی المسند الی الله لعبده فیه بالموت و لا النو م و لا شك انه تو فی بمعنی ....

کتبه عبد الر ؤف بن عبد الباقی المد رس بالحر م النبوی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ: یہ کہ اس ثابت شدہ نبوی حدیث میں انسان پر الٰہی توفی کے ورود سے اس کی موت یا نیند ہرگز مراد نہیں بلکہ....

۱۰۔ الشیخ الفاضل صالح بن الفضیل المدرس فی المسجد النبوی بالمدینة المنورة

الحدیث مذکور بمبناہ مسطور بمعناہ و ھو صحیح کما ذکر علاہ۔ کتبہ

صالح بن الفضیل التیونسی المدرس بالمسجد النبوی

خلاصہ: یہ کہ حدیث صحیح ہے اور اصل کتاب میں موجود ہے اور معنی بھی اس کا وہی ہے جو اوپر بیان ہوا

ہاروت ماروت

حافظ عنائت اللہ وزیر آبادی نے تقریباً سوا دو صفحے کی عبارت لکھ کر (جسے حذف کیا جارہا ہے) اس کا خلاصہ بایں الفاظ لکھا ہے:

مجھے عرب و عجم کے تمام غیر متعصب انصاف پسند ذی علم ایمان داروں سے امید ہے کہ وہ میرا یہ ٹھیک ٹھیک حلفیہ بیان پڑھ سن کر صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ قواعد عربیہ مسموع ہیں، مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے استقراء کی بنا پر تمام عربوں کے خلاف چیلنج کیا کہ اللہ تعالی کے فاعل اور انسان یا کسی ذی روح کے مفعول بہ ہونے کی صورت میں توفی کا باب تفعل موت سے مخصوص ہوجاتا ہے، جس کا خلاف ہرگز ممکن نہیں۔ اگر کوئی شخص تخصیص توڑ دے تو میں اپنی جائیداد فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپئہ اسے بطور انعام دوں گا۔ اور اس کے علمی کمالات کا صاف طور پر اعلان کردونگا۔

سو میں نے آنجہانی کے اس چیلنج کی منظوری اس کے فرزند ارجمند خلیفہ بشیر الدین محمود احمد صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے نام اخبارات میں شائع کرادی اور عرض کیا کہ اگر آپ کسی قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع کرانے پر آمادہ ہوں اور مسلّمہ منصف کا فیصلہ تسلیم کرانے پر تیار ہوں تو میں خدا کے فضل وکرم سے آنجہانی کی اس لاف وگزاف کو محکم اور روشن دلائل سے توڑتا ہوں اور صرف ایک ہی نہیں بلکہ تین مطبوعہ چٹھیاں پے درپے آپ کی خدمت میں بھیج کر للکارا کہ آپ میدان میں اتر کر قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں کہ نصرت الٰہی کس کے شامل حال ہے۔

مگر میاں صاحب ہر سہ چٹھیوں کو پڑھ سن کر کچھ ایسے مبہوت اور خاموش اور خائف ہوئے کہ رعشہ نے آپ کو سر تک اٹھانے کی اجازت نہ دی اور نہ کچھ بول ہی سکے کہ علمی موت کا لقمہ ہو کر ہمیشہ کے لئے رسوائے عالم نہ جاؤں۔ اور مجھے توقع بھی اس بہادر زادہ سے یہی تھی کہ وہ اپنے اسلاف کی طرح کسی ایسے طرز مقابلہ کے لئے ہرگز تیار نہ ہوگا کہ جس سے اس کی جمعیت پر اس کے خیال مطابق کوئی برا اثر پڑ سکے۔

جس طرح عیسائیوں نے اپنے گناہوں کا حضرت مسیح کو ذمہ دار قرار دے کر کفارہ ایجاد کرلیا اسی طرح اس نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر میرا پیچھا چھوڑائے۔ مگر الٰہی قانون اٹل ہے کہ کوئی کسی کے عوض پکڑا نہیں جاسکتا۔

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے بہتیری کوشش کی کہ ان کے ایک بھائی کے عوض میں کسی دوسرے کو رکھ لیا جائے مگر آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں، ۔ہمیں تو اسی سے مطلب ہے جس کے پاس ہمارا سامان محفوظ ہے۔

حضرت خلیل اللہ نے بھی بتوں کو ٹھکرا دیا، اور للکارا کہ اٹھو کچھ بول کر ہی اپنی خدائی اور گدی نشینی کا ثبوت پیش کرو۔ مگر ان سے جواب کی امید ہی کہاں تھی۔ آخر انکی کمزوری پر پردہ پوشی کیلئے انکے پوجکوں کو بولنا پڑا کہ ہمارے خداؤں کی پوزیشن بہت بلند ہے کہ وہ آپ سے کسی قسم کی بات کریں۔ فرمایا: کہ حیف ہے تم پر، اور تف ہے تمہارے خداؤں اور ان کی پوزیشن پر۔ یہ کیا ارادت مندی ہوئی کہ تم نے اپنی رہی سہی عقل کو بھی کھودیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابلیس نے آدمؑ کے مقابل انا خیر منه کہہ کر اپنی پوزیشن بڑی جتائی تو وہ رسوا ہوا۔

فرعون نے موسیٰؑ کے مقابل جمعیت اور مال کے لحاظ سے اپنی حیثیت بڑی بتائی، تو وہ تباہ ہوا۔

یہودی سرداروں نے عیسیٰؑ کے مقابل اپنی پوزیشن بڑی بتائی، تو ان کا کیا حشر ہوا

اسی طرح حامیان حق وصداقت کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر جملہ نخوت پسند گدی نشینوں نے اپنے اپنے مریدوں کی آڑ میں اپنی جان چھوڑائی اور وفادار مریدان کی پوزیشن بڑی بتا کر ان کی طرف سے خود بولتے رہے۔ مگر اس سے ان کے پیر اپنی ذمہ داریوں سے ہرگز سبک دوش نہیں ہو سکے موسوی گوسالہ سامری کی اس کے مریدوں کے نزدیک گو بڑی پوزیشن ہوگی مگر جب وہ کچھ کام تو کیا جواب تک نہیں دے سکا تو اس کی پوزیشن کیا خاک ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ ہر طرح بیدار اور ہشیار کرنے کرنے پر بھی میاں محمود احمد صاحب اپنے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر تیار نہ ہوا۔ تو پھر مایوس ہو کر میں نے مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف بھی اسی طرح کی تین مطبوعہ چٹھیاں معہ مطبوعہ اطلاع نامہ بھیج کر آنجہانی کے چیلنج کی حمایت پر توجہ دلائی اور جواب کے لئے تین ہفتہ میعاد اور بڑھا دی۔ مگر افسوس کہ انہوں نے بھی میاں صاحب کی طرح اپنے اسلاف کی روش پر خاموش رہ کر اپنی جان چھوڑائی۔

خدا کا شکر ہے کہ جھوٹ بھاگ نکلا اور حق کا بول بالا ہوا۔ اور عنقریب یہ ساری مراسلت یکجا مطبوعہ ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالی

(حافظ عنایت اللہ صاحب لکھتے ہیں)

یہ رسالہ بمعہ ہاروت و ماروت دسمبر ۱۹۳۷ء میں طبع ہو کر بذریعہ رجسٹری خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) اور امیر صاحب (مولوی محمد علی لاہوری) کے نام بحسب وعدہ روانہ ہوا۔ مگر کوئی جواب نہیں۔ پھر تقریباً اس کے چھ سال بعد میں پشاور گیا تو مسجد احمدیہ میں ذکر ہوا کہ توفی کی بابت ہمارے حضرت اقدس کا چیلنج کسی نے بھی قبول نہیں کیا۔ تو میں نے کہا کہ میں نے اسے منظور کیا ہوا ہے مگر خلیفہ صاحب اس کی حمایت پر تیار نہیں ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہ سب کچھ بنام گوسالہ سامری رسالہ کی صورت میں شائع ہے تو ایک صاحب نامی عبدالکریم نے کہا کہ ہمیں تو اس کا کوئی علم نہیں۔ اگر رسالہ روانہ فرمادیں تو میں مرکز سے اس کا جواب لیکر آپ کو اطلاع دوں گا۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ آپ مجھے یہ تحریر کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے مندرجہ رقعہ مجھے تحریر کر دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی جناب حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی

سلام علی من اتبع الھدی

جناب نے لفظ توفی کے چیلنج کے متعلق جو رسالہ شائع فرمایا ہے، برائے مہربانی اس کی ایک کاپی مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ میں اپنے مرکز سے اس کے متعلق خط و کتابت کروں گا۔ جو جواب اس کا آئے گا میں جناب کو اطلاع دونگا۔ خاکسار عبدالکریم مسجد احمدیہ پشاور

تاریخ ندارد بلکہ ارشاد الٰہی و لا تقولن بشیء انی فاعل ذلک غداً الا ان یشاء اللہ (کہف:۲۳) کے خلاف انشاء اللہ بھی ندارد۔ بہر حال گجرات پہنچ کر میں نے رسالہ گوسالہ بصورت بیرنگ روانہ کر دیا جو کہ انہیں موصول ہوا مگر افسوس کہ حسب وعدہ کوئی جواب نہیں۔

بھلا مرید اور پیر کے خلاف حق گوئی، ناممکن بات ہے، کیونکہ بیعت کی وجہ سے علم و دیانت سب کچھ پیر کے ہاتھ پر فروخت ہو کر مرید بے دست و پا اور بے زبان ما ھئولاء ینطقون (الانبیاء:٦٥) کا پورا پورا مصداق ہو جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قطع الوتین من بشیر الدین۔۲

(یا ٹھاکرتوڑچہل سوال)

مرتبہ حافظ عنایت اللہ وزیرآبادی

(۱۹۴۶ء۔۱۹۴۷ء کی سرگذشت ہے جسے رسالے کی طبع دوم ۱۹۶۱ء سے نقل کی جا رہا ہے۔ بہاء)

بسم اللہ الر حمن الر حیم

محترم مولانا عبدالرحمٰن گورنمنٹ پنشنر کے نام ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا کہ آپ ہمارے سالانہ جلسہ میں شامل ہوں جو کہ دسمبر ۱۹۴۶ء میں ہورہا ہے۔

موصوف اگرچہ انجمن اہل حدیث گجرات پنجاب کے ناظم ہیں مگر اس دعوت کا انجمن سے کوئی تعلق نہیں۔صرف موصوف کی ذات گرامی کے ساتھ اس کا تعلق ہے، جس کا موصوف نے فوراً جواب دیا جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الر حمن الر حیم

بخدمت جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ۔

السلام علینا و علی عباد اللہ الصا لحین ۔ و السلا م علی من اتبع الھدی .

جناب کا ملفوف گرامی موصول ہوا۔آپ نے جو اپنے سالانہ جلسہ قادیان میں مجھے دعوت دے کر یاد فرمایا ہے اس کے لئے میں جناب کا شکر گزار ہوں اور جواباً معروض ہوں کہ مجھے اپنے مشاغل سے اتنی فرصت نہیں کہ میں جلسہ میں حاضر ہوسکوں۔

ہاں یہ تجویز ہے کہ کوئی مطبوعہ یا قلمی مضمون جناب کی خدمت میں روانہ کردوں جسے آپ اپنے جلسہ میں پڑھ کر سنادیں تا اس طرح پر میرا بھی کوئی دنیوی حرج نہ ہو اور جلسہ میں شمولیت بھی ہوجائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر میرا مضمون آپ کے خلاف ہوتو سنا کر اس کی تردید کا آپ کو حق حاصل ہے کہ جلسہ آپ کا ہے۔ نیز مضمون کے ہمراہ میں چند سوالات بھی روانہ کرونگا جن کو جواب بہرحال خاص میاں صاحب کے قلم سے مطلوب ہے اگر آپ ان دونوں باتوں کا پختہ وعدہ فرمائیں تو فوراً اطلاع دیں کہ وقت تنگ ہے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء

اس خط کا جواب جو ناظر صاحب کی طرف سے مولانا صاحب کو موصول ہوا وہ درج ذیل ہے:

نظارت دعوت وتبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان پنجاب

بخدمت شریف مکرم جناب عبدالرحمٰن صاحب ظفر گورنمنٹ پنشنر۔ سرکلر روڈ گجرات

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۰ دسمبر موصول ہوئی۔ جواباً تحریر ہے کہ افسوس ہے کہ ہمارے جلسہ میں غیروں کے مضامین معترضانہ نہیں سنائے جاسکتے ہیں۔ نہ آپ کے سوالات جلسہ کے پروگرام میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔ ہمارا جلسہ دینی جلسہ ہے اور اس میں دینی مضامین مقررین بیان کرتے ہیں۔ جلسہ کا پروگرام بہت عرصہ پہلے مرتب ہو کر شائع ہو جاتا ہے۔ آپ اگر کوئی مضمون یہاں بھیجیں گے اور سوالات تحریر فرمائیں گے تو ان کے جوابات آپ کو تحریری انشاء اللہ دیئے جائیں گے۔ بہرحال اگر جناب کو تحقیقات کا شوق ہے تو آپ یہاں تشریف لاویں نظارت سے جو کچھ ہو سکے گا، وہ انشاء اللہ حتی الوسع آپ کو مدد دیں گی آپ کے قیام وطعام کا بھی بندوبست کر دیا جائے گا۔ والسلام۔

۷ جنوری ۱۹۴۷ء دستخط بحروف انگریزی (برائے) ناظر دعوت وتبلیغ

مولوی صاحب نے جو اس کا جواب دیا وہ درج ذیل ہے

بسم الله الرحمن الرحیم۔ مکرم جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ۔

السلام علینا و علی عباد الله الصالحین ۔ و السلام علی من اتبع الهدی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گرامی نامہ موصول ہوا۔ اگر آپ ذرا غور سے کام لیتے تو نہایت آسانی سے سمجھ سکتے تھے کہ جو مضمون آپ کے سالانہ جلسہ میں (جسے تبلیغی بلکہ نظیر حج سمجھا گیا ہے) پڑھنے کے لئے روانہ ہوتا لازماً وہ صداقت اسلام اعجاز قرآن اور سیرت رسول ختم نبوت وغیرہ پر مشتمل ہوتا۔ اگر اس کا کوئی حصہ آپ کے مسلک کے خلاف ہوتا تو آپ اس کی بات یوں تردید فرما سکتے تھے کہ مضمون ایک غیر احمدی کا ہے، جو کہ اس نے اپنے خیال کے مطابق بیان کیا ہے، ہمارے نزدیک غلط ہے۔ مضمون پڑھے سنے بغیر اسے معترضانہ سنا دینا ایک صریح بدگمانی ہے جس سے قرآن مجید نے روکا ہے۔

بہر حال آپ کا اتنا بھی شکر ہے کہ آپ نے میرے سوالوں کے جواب کا موقع نکلوایا ہے۔ لہذا سر دست میں چار سوالوں کا جواب خلیفہ صاحب کے اپنے قلم سے تحریر شدہ چاہتا ہوں (جیسا کہ میں آپ کے دعوت نامہ کے جواب میں اسے لازمی شرط قرار دے چکا ہوں) اگر ان کا جواب حسب شرط مقررہ آ گیا، تو انشاء اللہ دوسرے خط میں اپنے سارے سوالات روانہ کر دوں گا اور مخاطب بھی موصوف کو ہی کرونگا۔ اور اگر ان کا جواب خود آپ نے اپنی طرف سے دیا یا دیگر ذی علم سے دلوایا، تو پھر میں خواہ مخواہ سوالات لکھ کر آپ کا اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

سوال نمبر ۱۔ مسیلمہ کے خلاف یا موافق جو کچھ بھی مسموع یا مکتوب ہے وہ سب ظنی بتایا جاتا ہے۔ صرف اس کا دعوی نبوت ہی ایک ایسا امر ہے جو کہ تواتر سے موصول ہوا ہے۔ اگر زید اسے اس بنا پر قبول کرے کہ وہ مسلم ہے اور اسلام اس کے نام میں موجود ہے، اور اس پر ایمان لانا اسلامی عقاید و اعمال میں کوئی مخالفانہ اثر پیدا نہیں کرتا۔ اور بکر اس کا صرف اس بنا پر انکار کرے بلکہ اسے کذاب اور کافر قرار دے کہ اس نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو احمدی نقطہ نگاہ سے زید اور بکر کا حکم از روئے قرآن مجید کیا ہے؟

سوال نمبر ۲۔ کیا احمدی نقطہ نگاہ سے کسی نبی کا قتل ہونا اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے؟

سوال نمبر ۳۔ امام سیوطی نے درمنثور میں سورہ یونس اور صافات کی حسب عادت ناقلانہ تفسیر کرتے ہوئے یونسؑ کی بابت جو غیر موثق روایات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا رجع الی قوم قد کذ بتھم لا ارجع الیھم کذا باً ابداً

درج کی ہیں کہ وہ کذاب تھے، کیا احمدی نقطہ نگاہ سے یہ ٹھیک ہے؟

سوال نمبر۴۔مشکوۃ باب بدأالخلق میں بحوالہ بخاری ومسلم مرفوعاً آیا ہے کہ

لم یکذب ابراھیم الّا ثلاث کذبات ۔

ابراہیمؑ نے تین مرتبہ جھوٹ بولا ہے،

احمدی نکتہ نگاہ سے اگر یہ سچ مچ ارشادنبوی ہے تو اس کا مطلب کیا ہے۔

نوٹ: ان چاروں سوالوں کے جواب میں کوئی الزامی صورت اختیار نہ کی جائے کہ وہ عموماً جاذب نہیں ہوتی۔ نیز اس کے لئے مخاطب کے مسلک سے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔

نوٹ۔ میرے پتہ پر چوہدری اور ظفر جو آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ عرف اور واقع دونوں کے خلاف ہے، میرا ٹھیک پتہ یہ ہے :

عبدالرحمٰن گورنمنٹ پنشنر سرکلر روڈ نئی منڈی گجرات

ناظر صاحب نے جو اس کا جواب دیا، وہ درج ذیل ہے:

نظارت دعوۃ وتبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان پنجاب

۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء۔ مکرمی۔

السلام علیکم و ھداکم الی صراط المستقیم

... یادآوری کا شکریہ آپ کے سوالوں کے جوابات ارسال ہیں۔ میرے خیال میں اس بات میں کسی عالم اور محقق کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے کہ اسے احمدیہ نقطہ نگاہ کا علم ہو جائے، خواہ کسی بھی ذریعہ سے ہو،

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا وقت گرامی ان سے نہایت اہم امور میں مصروف ہے۔

سوالات کے جوابات نمبروار حسب ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔احمدی نقطہ نگاہ نبوت کے متعلق یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کے بعد تابع یا امتی نبی تو آ سکتا ہے (مولوی قاسم سہ صدی نے ازہاق میں بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو امتی قرار دینا آپ کی توہین اور گستاخی ہے اور مولوی محمد علی ایم اے اپنی تصانیف میں بیان کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو نبی قرار دینا لغو ہے۔اور یہ دونوں بزرگ آپ کے پرانے اور اخص صحابی ہیں۔اول الذکر نے آپ کو امتیوں سے خارج کر دیا اور مؤخر الذکر نے آپ کو نبیوں میں داخل نہیں ہونے دیا۔باوجود طول طویل تشریحوں اور حواشی کے جب وہ اپنا عوی اپنے صحابہ کو نہیں سمجھا سکا تو ہمیں کیا خاک سمجھائے گا۔ ہمارا تو خیال ہے کہ آخر دم تک اسے خود یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ وہ دراصل کیا ہے۔ہاں اسلام میں ایک فتنہ پھیلانا تھا جسے پھیلا دیا گیا اور بس۔اثری) مگر کوئی غیر تابع یا نئی شریعت کا حامل نبی نہیں آ سکتا۔حضرت مسیح موعود نے بھی امتی نبی ہونے کا دعوی فرمایا ہے آپ کے متبوع آنحضرتﷺ ہیں۔اور آپ کی شریعت قرآن مجید ہے اور آپ اسی لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ شریعت اسلامی کو قائم کریں اور دین اسلام کو زندہ کریں۔

مسیلمہ سراسر جھوٹا اور کذاب تھا اور اس نے آنحضرتﷺ کے وقت میں حضور کے خلاف خروج کیا تھا (یہ مخالفانہ رائے ہے۔مرزا غلام احمد صاحب کی بابت بھی تو مسلمانوں کی رائے ہے کہ آپ کا خروج بھی رسول اللہﷺ کے خلاف ہوا ہے۔مگر ان دونوں کذابوں کا کوئی مصدق ہرگز ایسی رائے ظاہر نہیں کر سکتا۔اثری)۔اسے ماننے والا اسلام کا پیرو کیسے ہو سکتا ہے۔

۲۔احمدیہ نقطہ نگاہ سے کسی نبی کا قتل ہونا اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل نہیں، ہاں کوئی نبی ہرگز قتل ہونے سے نہیں بچ سکتا، کیونکہ جھوٹا دعوی نبوت زہر کی مانند ہے۔جو زہر کھائے گا وہ ہلاک ہو گا۔

۳. لا ارجع الیھم کذاباً ، یا الی قوم قد کذبتھم کا مفہوم یہ ہے کہ قوم تو مجھے یہی سمجھتی ہے کہ میں نے ان سے جھوٹ بولا ، گویا میں ان کے خیال میں کذاب ہوں ، یہ مفہوم نہیں حضرت یونسؑ نے اپنے آپ کو کذاب یا جھوٹ یقین کر لیا۔

(توجیہہ تو قابل قدر ہے مگر مرزا غلام احمد صاحب نے تحفہ غزنویہ صفحہ ۵ پر یہ واقعہ لکھ کر فرمایا ہے کہ:

اگر حدیث پر اعتبار ہے تو درمنثور میں اس موقع کی تفسیر میں حدیثیں دیکھ لو، اور اگر عیسائیوں کی بائبل پر اعتبار ہے تو یونہ نبی کی کتاب کو دیکھو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بحسب ارشاد وحوالہ دیکھا گیا تو وہاں یہ مضمون کہ قوم نے انہیں سچا قرار دیا مگر انہوں نے کہا کہ نہیں میں تو جھوٹا ہی ثابت ہوا ہوں۔صفحہ ۲۴ ؟ میں محولہ کتاب کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔آخر کسی وقت تو شرم چاہیے، بے حیائی اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔اس ناانصافی اور ظلم کا خدا تعالی کے پاس کیا جواب دو گے۔عنائت اللہ اثری)

۴. لم یکذب ابراهیم الا ثلاث کذبات کو درست تسلیم کرنے کی صورت میں اس کے معنی یہ ہوں گے کہ حضرت ابراہیمؑ نے تین ایسی باتیں کیں جو فی الحقیقت تو صدق تھیں مگر بظاہر کذب نظر آئیں۔اسی کو عربی میں توریہ کہتے ہیں۔والسلام۔

خاکسار غلام احمد فرخ مولوی فاضل ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

جیسے کہ مولانا صاحب نے بطور شرط اپنے خط میں فرمایا کہ اگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کے قلم سے جواب مرقوم نہ ہوا تو پھر میں اپنا اور آپ کا وقت ضائع نہیں کرونگا، آپ نے ناظر صاحب کا پیچھا چھوڑ کر خلیفہ صاحب کو براہ راست عریضہ روانہ کر دیا جو کہ ذیل میں درج ہے:

مکرمی جناب خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب قادیان۔

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں اور جناب کی خدمت میں مندرجہ ذیل سوالات بھیج کر توقع رکھتا ہوں کہ آپ ان کا جواب اپنے قلم سے ارقام فرما کر مجھے شکریہ کا موقع دینگے۔

ا۔زید کا بیان ہے کہ مسیلمہ مسلمان اور اسلام اس کے نام میں موجود ہے اور اس نے اسلام اور نبوت محمدیہ علی صاحبها الصلوة و السلام کی تکذیب بھی نہیں کی (نام میں اسلام کا ہونا تو صاف ظاہر ہے اور عدم تکذیب کی بابت عسل مصفی جلد ا صفحہ ۵۵۲ میں ہے کہ:

اس نے گو دعوی کیا تھا لیکن اس نے نبی آخر الزمان فداہ ابی وامی کی تکذیب نہیں کی تھی۔

اور یہ وہ کتاب ہے جس کی، زید، بانی سلسلہ نے تصویب فرمائی ہے۔اور مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول اور میاں محمود خلیفہ ثانی اور دیگر علمائے سلسلہ کے اس پر دستخط تصدیق ثبت ہیں

اور حقیقت الوحی میں مرزا غلام احمد صاحب نے اسے مرتد قرار دیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کے نزدیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان تھا۔

اب اس کے ارتداد کی وجہ یہ تو ہرگز ثابت نہیں کہ اس نے اسلام اور قرآن اور نبوت محمدیہ کا انکار کیا ہے۔ بلکہ صاف وہ یہی ہے کہ اس نے آپ کی طرح نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اثری)، بلکہ روایات میں شائع ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کا عہد پہلے لے کر پھر اپنی تصدیق کا عہد کیا کرتا تھا

(درمنثور میں بحوالہ ابن ابی شیبہ، حسن سے مروی ہے

ان عیونا لمسیلمة اخذوا رجلین ؟ من المسلمین فاتوهما فقال لاحدهما اتشهد ان محمداً رسول الله قال نعم ۔ قال اتشهد انی رسول الله۔ فاهری ؟ الی اذنیه فقال انی اصم فامر به فقتل و قال للآخر اتشهد ان محمداً رسول الله قال نعم ۔ قال اتشهد انی رسول الله قال نعم فارسله فاتی النبی ﷺ فاخبره فقال اما صاحبك فمضی علی ایمانه و اما انت فاخذت الرخصة . مسیلمہ کے حواریوں نے رسول اللہ ﷺ کے دو شخصوں کو پکڑ کر اس کے روبرو پیش کیا، تو اس نے ان سے رسول اللہ ﷺ ونیز اپنی نبوت کی بابت دریافت کیا۔ تو ایک نے یوں کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ نبی مان کر ختم نبوت کے احترام میں کسی دوسرے دعویدار کی بات ہرگز نہیں سن سکتا۔ اسے اپنی نبوت کے انکار پر کافر سمجھ کر قتل کرا دیا۔

اور دوسرے نے کہا کہ میں آپ دونوں کی بات کو تسلیم کرتا ہوں، تو اسے چھوڑ دیا۔

تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے خائف ہو کر اقرار کیا تو بچ نکلا اور تیرا بھائی دنیا سے ایمان لے کر رخصت ہوا۔ اثری)

اس کے برخلاف جو کچھ بھی شائع ہے اول تو وہ مخالفانہ بیان ہے۔ دوسرے وہ آج صدیوں بعد روایۃً بھی ظنی باتوں میں شامل ہو چکا ہے، اسے قطعی الثبوت ہرگز تسلیم نہیں کیا گیا۔

صرف اس کا دعویٰ نبوت ہی ایسا امر ہے جو کہ تواتر سے موصول ہوا ہے، جسے قبول کرنا ضروری ہے۔

۲۔ زید کا یہ بیان ہے کہ مسیلمہ اگر فرضاً کسی کے نزدیک جھوٹا بھی ہے تب بھی اسے قبول کرنا ہی بہتر ہے۔ اسکا انکار پھر بھی بہتر نہیں کیونکہ

و ان یك كاذباً فعلیه كذبه و ان یك صادقاً یصبكم بعض الذی یعدكم ان الله لا یهدی من هو مسرف كذاب (غافر:۲۸)

اور : فمن اظلم ممن كذّب علی الله و كذّب بالصدق اذ جاءه الیس فی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جهنم مثوی للکافرین (الزمر:۳۲)

فرما کر اللہ پاک نے ہر ایک سچے نبی کے منکروں کو اور جھوٹی نبوت کے دعویداروں کو کافر اور دوزخی بتایا ہے۔ اور جھوٹے نبی کی تصدیق پر کسی کو کوئی گرفت نہیں فرمائی۔ (ایک متدین مسلمان کے لئے میرا اس دعوی پر ایمان لانا جس کی الہام الٰہی پر بنا ہے، کون سے اندیشے کی جگہ ہے۔ فرض محال اگر میرا یہ کشف والہام غلط ہے جو کچھ مجھے حکم ہو رہا ہے اسکے سمجھنے میں میں نے دھوکا کھایا ہے، تو ماننے والے کا اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اس نے کوئی ایسی بات مان لی جس کی وجہ سے اس کے دین میں کوئی رخنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ بیان ظہور المہدی صفحہ ۳۰۲ میں نقل فرما کر مولوی اکمل صاحب فرماتے ہیں کہ

حضور علیہ السلام کا یہ یہ ارشاد ان آیات کے مطابق ہے۔

قال ان افتریته فعلی اجرا می (ہود) اگر میں اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو اس کا وبال مجھ پر ہی ہے۔

و ان یك کا ذباً فعلیه کذ به (مومن) اگر جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال بھی اسی پر ہے۔

اس کے ماننے والوں کو اس میں کچھ خسارہ نہیں۔ آدم سے لے کر تا ایں دم منکرین کا ٹولہ ہی خسارہ پانے والا رہا۔ کبھی سنا کہ ماننے والوں کا انجام برا ہوا؟

بہت خوب مسیلمہ اول وثانی و دیگر سب دعویداروں کو آپ قبول کریں۔ مسلمان سب بکر کے ساتھ ہیں۔ اثری)

اور بکر یوں کہہ رہا ہے کہ مسیلمہ کے خلاف شائع شدہ سب کچھ اگر ظنی ہے تو ہوا کرے اس کا دعوی نبوت تو ظنی نہیں، وہ تو قطعی اور یقینی ہے۔ بس اس کا یہی ایک دعوی (بایّ وجہٍ کان) اسکے کذاب کافر اور مرتد ہونے کے لئے کافی وافی ہے اور کسی دیگر ثبوت کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔

اب یہ دریافت ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے زید و بکر کا حکم از روئے قرآن مجید کیا ہے۔

۳۔ ہر ایک دعویدار نبوت کو کچھ لوگوں نے سچا سمجھ کر قبول کیا۔ اور کچھ لوگوں نے اسے جھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیا پھر ان سے کوئی قتل بھی ہوا تو اس کے منکروں نے یوں کہا کہ چونکہ وہ جھوٹا ہے اس لئے وہ قتل ہوا جیسے کہ زہر کھا کر کوئی زندہ نہیں رہ سکتا اور اس کے حامیوں نے یوں جواب دیا کہ وہ سچا ہے، اس کا قتل ہونا اس کے سچ کے ہرگز منافی نہیں ہو سکتا۔

پس جب قتل کا اثر دونوں طرف برابر ہے تو پھر یہ بات دریافت ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے کسی دعویدار نبوت کا محض قتل ہو جانا اسکے جھوٹا ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے یا کہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔جس طرح کسی حقیقی نبی کا قائل حقیقی مومن اور اس کا منکر حقیقی کافر ہوتا ہے، کیا احمدی نقطہ نگاہ سے اسی طرح پر مجازی نبی ظلی نبی عکسی نبی کا قائل بھی مجازی ظلی عکسی مومن اور اس کا منکر مجازی ظلی عکسی کافر ہوتا ہے، یا کہ خلاف قیاس وہ بہر حال حقیقی اور کافر ہو جاتا ہے۔

۵۔ایک پھل دار درخت ہے جس کا دھوپ میں سایہ اور آئینہ میں عکس صاف طور پر نظر آ رہا ہے۔ عقل مند لوگ تو اس سے پھل اتار رہے ہیں، جو کہ اس کے عکس اور سایہ سے خود بخود اتر رہا ہے۔ اور دوسرے لوگ اس کے سایہ اور عکس سے جو کہ انہیں دھوپ اور سایہ میں نظر آ رہا ہے، پھل اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اب دریافت یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے کیا یہ لوگ کامیاب ہوں گے، یا کہ ناکام۔اور اگر وہ یہ دعوی کریں کہ ہم نے سچ مچ اس کے سایہ اور عکس سے پھل اتارا ہے تو کیا وہ کسی دوسرے مستقل درخت کا پھل نہ ہوگا جسے انہوں نے اپنی غلطی سے پہلے درخت کے سایہ اور عکس کا پھل سمجھ لیا ہے۔

۶۔سلسلہ نبوت کے شروع سے نزول قرآن تک اسلام میں کسی نبی کو ظلی نبی بروزی نبی عکسی نبی مجازی نبی ناقص نبی اعزازی نبی بطور استعارہ نبی ہرگز ظاہر نہیں کیا گیا۔اسلام میں نبوت اور نبی کا لفظ واضح ہے مجمل نہیں۔اب صدیوں بعد اپنی ایک نئی اصطلاح کی بنا کر جو کوئی بھی ان الفاظ کے ساتھ نبی بنے یا بنائے تو کیا احمدی نقطل نگاہ سے اسلام ایسے نبیوں اور ان کی نبوت کا ذمہ دار ہے۔

۷۔انعام اور عطیہ اپنی وسعت اور مرضی اور دوسرے کی ضرورت یا طلب پر دیا جاتا ہے اور اجرت اور معاوضہ میں ضرورت اور مرضی کا سوال ہی نہیں۔وہ تو بہر حال واجب الاداء ہوتا ہے۔کاری گر اور مزدور سے پورا اور ٹھیک کام لے کر اسے مقررہ اجرت نہ دینا، بحسب ارشاد نبوی

رجل استا جرا جیراً فا ستو فی منه و لم یعطه ا جره

صریح ظلم ہے۔

جب یہ اصول عقلاً بھی مسلّم ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ پاک جو کہ سراسر عادل ہے، مسلم قوم سے کسی نیک عمل اور سعی پر کسی صلہ اور ثمرہ کا وعدہ فرمائے تو پھر جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ قوم اپنے ٹھیک عمل اور کوشش کے بعد جسے اللہ پاک نے رضی اللہ عنہم فرما کر پسند بھی فرمالیا ہے، اپنا مقررہ صلہ اور ثمر طلب کرنے یا خدائی وعدوں کے سچا اور پورا ہونے پر یقین کرتے ہوئے خاموش رہے، تو اسے اللہ پاک یوں جواب دے کر ٹال دے کہ تمہیں اس کی ضرورت نہیں۔

۸۔ بحسب ارشاد الٰہی آمن الرسول بماانزل الیہ من ربہ (البقرۃ:۲۸۵)

اور: و الذی جاء با لصدق و صدق بہ .(الزمر:۳۳)۔ سچے نبی کیلئے اپنی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے بلکہ وہ تو سب سے پہلے اپنی نبوت پر ایمان لا کر اول المومنین کہلاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے جو کوئی اپنے الہاموں میں صاف صریح طور پر اپنی بابت نبی اور رسول کا نام پا کر بھی اپنی نبوت سے انکار کرے تو وہ اپنے منکروں پر فتوی کفر لگانے سے پہلے خود آپ اول الکافرین ہوگا کہ نہیں۔

۹۔ کسی چیز کی کثرت اور قلت احمدی نقطہ نگاہ سے کوئی مقرر شدہ بات یا کہ یہ نسبتی امر ہے۔

۱۰۔ کیا سچے نبیوں میں کوئی ایسا بھی ہوا ہے جسے اللہ پاک نے نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور اس نے نبوت کا کام بھی کیا۔ مگر برسوں تک اسے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ نبی اور رسول ہے۔

۱۱۔ کسی سچے نبی کے صحابہ کرام کو اس کے دعوی نبوت میں بھی اگر کبھی شبہ اور اختلاف ہوا ہے تو اس کی نظیر درکار ہے۔

۱۲۔ زید کی زبانی کسی مقصود اور مطلوب پر سب مسلمانوں کا اتفاق سنا گیا، جس پر وہ خود بھی ان سے متفق ہے، مگر وہ ان سے ایک ایسا اختلاف کرتا ہے جسے وہ خود بھی لفظی نزاع قرار دیتا ہے۔ پھر وہ اس لفظی نزاع پر دوسرے سب مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج بھی قرار دیتا ہے۔

(مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چشمہ معرفت صفحہ ۱۹۶ میں فرماتے ہیں کہ:

ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنی پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں، نبوت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیش گوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں، یعنی اس قدر کہ اس کے زمانہ میں اس کی نظیر نہ ہو، اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے مگر ہمارے مخالف مسلمات مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بکثرت پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔

اور نیز تتمہ حقیقۃ الوحی ص؟ میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہی ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ اور مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوگی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں و لکل ان یصطلح ۔ انتہیٰ)

اب دریافت یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے اس کا رویہ ٹھیک ہے، یا کہ فتنہ اور تفرقہ ہے۔

نوٹ۔ جواب کے لئے جوابی لفافہ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔

خاکسار عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ یکم فروری ۱۹۴۷ء

محترم مولانا نے اپنے ان بارہ سوالوں کے جواب کی کامل ایک ماہ تک انتظار فرمائی۔ جب وہ موصول نہ ہوا، تو آپ نے دوسرا عریضہ روانہ فرمایا جس میں مذکورہ سوالوں کی نقل کے علاوہ مزید ۲۴ سوالات بھی تھے جو کہ ذیل میں درج ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔مکرم جناب خلیفہ صاحب قادیان۔

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ جناب کے ناظر صاحب نے مجھے دعوت دے کر توقع دلائی تو میں نے لبیک کہتے ہوئے پہلے تو ان کے توسط سے پھر براہ راست یکم فروری ۱۹۴۷ء کو ایک ملفوف جناب کی خدمت میں روانہ کیا جس میں کچھ سوالات معروض تھے اور جواب کے لئے چھ پیسہ کا جوابی لفافہ بھی اپنا مکمل پتہ لکھ کر اس میں رکھ دیا تا کہ آپ خواہ مخواہ زیر بار نہ ہوں۔ مگر آج کامل ایک ماہ تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ میرے عریضے کا خدا حافظ ہے امید ہے کہ وہ ضائع نہیں ہوا ہوگا۔ واضح رہے کہ میری طبیعت پر حسن ظنی غالب ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی عنایت ہے جو کہ اللہ پاک نے مجھ پر فرمائی ہے۔ ہر ایک صاحب ایسا نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ میرا عریضہ کسی ایسے شاہی وزیر کے سپرد ہوا ہو جو کہ قادیان کی وسیع آبادی کے انتظام میں مشغول ہو، یا وہ بھول گئے ہوں یا شائد سوالات ہی ان سے ضائع ہو گئے ہوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لہذا بطور یاددہانی عریضہ ہذا ارسال خدمت ہے اور بطور احتیاط میں اسے بصورت جواب طلب رجسٹری روانہ کررہا ہوں اور موازی چھ آنہ کا ٹکٹ ڈاک بھی روانہ کررہا ہوں تاکہ آپ بھی اس کا جواب بذریعہ رجسٹری روانہ کریں اور احتیاطاً سابقہ سوالات کی نقل بھی روانہ کررہا ہوں اور دیگر بقایہ سوالات بھی روانہ کررہا ہوں جو کہ یہ ہیں:

ا۔ یہ روایت محدثین کے نزدیک تو کوئی قابل وثوق نہیں جیسا کہ مجمع الزوائد جلد ۶ پر مرقوم ہے، مگر احمدی کتابوں میں اسے صحیح سمجھ کر بیان کیا گیا ہے کہ

اخبرنی اللہ انّہ لم یکن نبی الا عاش نصف الذی قبلہ و اخبرنی ان عیسی بن مریم عاش عشرین و مأہ سنۃٍ و الا ارانی الا ذاھباً علی رأس الستین (الحدیث)

رسول اللہ ﷺ کی عمر ساٹھ سال تھی اور عیسیٰؑ کی عمر اس سے دوگنی ایک سوبیس سال۔ اسی طرح ہر ایک نبی کی عمر سلسلہ وار آدمؑ تک دوگنی ہوتی چلی گئی ہے۔ برائے مہربانی اسے اسی طرح پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں پر تقسیم فرما کر اطلاع دیں کہ سب سے پہلے نبی کی کتنی عمر ثابت ہوتی ہے اور کہ وہ خود نیز کئی ایک دیگر انبیاء علیہم السلام اس کے اس ہمراہ اب تک نہیں بلکہ قیامت تک زندہ ثابت ہوتے ہیں یا کہ نہیں۔

۲۔ آیت کریمہ ما لمسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل، (المائدۃ:۷۵) جس کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے: کہ مریم کا بیٹا مسیح ایک رسول ہے۔ اور تم بخوبی جانتے ہو کہ جس قدر رسول اس سے پہلے تھے وہ سب مرچکے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزول تک موصوف ضرور زندہ تھے۔ پھر اس کے بعد خواہ کوئی انہیں کسی دوسری آیت کی رو سے اگر مار بھی ڈالے جو کہ ہرگز ممکن نہیں، تو یہ سوال بہرحال قابل حل ہے کہ جس کام کیلئے خدا نے انہیں اتنا عرصہ تک زندہ رکھا ہوا تھا، اسے کرائے بغیر انہیں کیوں مار ڈالا۔

۳۔ حامد نے آیت کریمہ ما محمد الّا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(آل عمران:١٤٤) کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ:

آنحضرت ﷺ صرف انسان رسول تھے، خدا تو نہیں تھے۔ سو جیسے پہلے اس سے سب رسول فوت ہو چکے ہیں، آپ بھی فوت ہو گئے

(یہ الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کے خود اپنے فرمودہ ہیں جو کہ حقیقۃ الوحی ص ۳۴؟ پر درج ہیں۔ اثری)

احمدی نقطہ نگاہ سے اگر یہ ترجمہ ٹھیک ہے تو پھر یہ آیت کریمہ کس پر نازل ہو کر قرآن سے ملحق ہوئی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اللہ پاک اطلاع دے رہا ہے کہ: آپ بھی فوت ہو گئے۔

۴۔ محمود نے یہ حدیث نبوی بمعہ ترجمہ وثوق سے بیان کی ہے کہ لو کا ن موسی و عیسی حیین ما و سعهما ا لا اتباعی ،

(درمنثور۔ صفحہ ۱۲۰ جلد ۵ میں بحوالہ مصنف عبدالرزاق بیہقی حضرت حفصہ ؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ: و الذی نفسی بیده لو اتا کم یو سف و انا بینکم فا تبعوه و تر کمتو نی فضللتم

بحوالہ عبدالرزاق، ابن سعد، ابن ؟ حاکم بیہقی، حضرت عبداللہ بن ثابت سے مرفوعاً منقول ہے کہ: لو نـز ل مو سی فاتبعتموه و تر کتمو نی لضللتم انا حظکم من النبیین و انتم حظی من ا لا مم.

اور بحوالہ بیہقی وغیرہ حضرت جابرؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ

و الله لو کا ن موسی حیاً بین ا ظهر کم ما حل له ا لّا ان یتبعنی .

درمنثور صفحہ ۴۰ جلد ۲ میں بحوالہ مسند احمد، عبداللہ بن ثابت سے مرفوعاً منقول ہے کہ

و الذی نفس محمد بیده لو اصبح فیکم موسی ثم اتبعتموه فضللتم انتم حظی من ا لا مم و انا حظکم من النبیین .

اور بحوالہ ابو یعلی، حضرت جابرؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ

و الله لو کان موسی حیاً بین اظهر کم ما حل الله له الا ان یتبعنی .

اور فتح الباری پارہ ۲۰ میں بحوالہ مسند احمد ابن ابی شیبہ، بزاز، حضرت جابرؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ: لو ان موسی کا ن حیاً ما وسعه ا لا ان تبعنی .

بحوالہ بزاز حضرت عبداللہ بن ثابت سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ اور بحوالہ مسند احمد، بزاز حضرت جابرؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ

و الله لو کا ن موسی بین ا ظهر کم ما حل له الا ان یتبعنی .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بحوالہ مسند احمد ابویعلی حضرت جابرؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ

و الذی نفسی بیدہ لو ان موسی حیاً ما وسعہ الا ان یتبعنی .

اور بحوالہ بطرانی، حضرت جابرؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ : لو کان موسی بین اظھرکم ثم اتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم ضلالاً بعیداً

اور بحوالہ مسند احمد، طبرانی، عبداللہ بن ثابت سے مرفوعاً منقول ہے کہ: و الذی نفسی بیدہ لو اصبح موسی فیکم ثم اتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم .

اور دارمی.. میں حضرت جابرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ : و الذی نفس محمد بیدہ لو ان موسی کان حیاً ما وسعہ الا ان یتبعنی .

اس دنیا دار التکالیف والاتباع میں اگر یوسف علیہ السلام اور موسیٰؑ زندہ ہوتے تو وہ میرے ظاہر کردہ اسلامی اصولوں کی تصدیق اور تعمیل کرتے جیسے کہ بحسب ارشاد الٰہی لتومنن بہ و لتنصرنہ .. الآیۃ (آل عمران) سب نبی ایک دوسرے کے مصدق اور مؤید۔ ان روایات میں موسیٰ اور یوسف کا ذکر آیا ہے عیسیٰ کا نہیں، خلیفہ صاحب کی پیش کردہ روایت پر کسی محدث نے کسی مسند کتاب کا حوالہ نہیں اور نہ اس کی تصحیح فرمائی اور ان اس کی سند نقل فرمائی تاکہ اسے دیکھا جا سکے۔ لہذا وہ قابل وثوق نہیں۔ اثری)

حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کی عمر بھی آنحضرت ﷺ کی اتباع میں گزر جاتی اور وہ جو کچھ بھی پاتے آپ کے فیض سے پاتے (اس کے یہ الفاظ بمعہ روایت اس کی اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ میں ص ۱۵۵ و ۱۸۲ پر موجود ہیں۔ اثری) جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی سابق نبی وغیرہ کا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک تک زندہ رہنا شرعاً ممکن ہے اور کہ یہ بات ختم نبوت کے ہرگز منافی نہیں۔ مگر حامد اس کے خلاف عیسیٰؑ کی زندگی کے (معاذ اللہ) مفاسد یوں بیان کرتا ہے کہ

خدا تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبریل کا آنا ضروری امر ہے، اسلام کا تختہ ہی الٹا دے (یہ الفاظ قادیانی کے ازالہ اوہام میں صفحہ ۲۴۲؟ پر موجود ہیں)

جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور شراب پیئے گا اور سؤر کھائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسلام کے حلال وحرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا۔

کیا کوئی عقل تجویز کرسکتی ہے کہ اسلام کیلئے کوئی ایسا نبی بھی آئے گا جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مہر توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لے گا اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہوگا (یہ الفاظ مرزا غلام احمد صاحب کی حقیقت الوحی کے صفحہ ۲۹ پر موجود ہیں۔ اثری)

اب دریافت یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے ان دونوں میں سے کس کا بیان درست ہے۔

۵۔ اگر کوئی یوں بیان کرے کہ موسیٰ علیہ السلام تو آسمان پر زندہ موجود ہیں (حمامۃ البشریٰ ص ؟ اور تحفہ گولڑویہ ص ۱۵ اور نور الحق صفحہ ؟ میں مرزا غلام احمد صاحب نے بیان کیا ہے۔ اثری) اور عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں تو اس کا کیا مطلب سمجھا جائے گا۔ آیا جسمانی زندگی مراد ہوگی یا کہ روحانی زندگی مراد ہوگی۔ اور کہ احمدی نقطہ نگاہ سے موسیٰؑ کیا اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں، یا کہ فوت ہو چکے ہیں۔

۶۔ اگر کوئی یوں بیان کرے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزء یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو، بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی، اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا، اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا، تو اس سے کیا مطلب سمجھا جائے گا۔

آیا یہ کہ مسیح ناصریؑ کی نبوت کو تسلیم کرنا کوئی جزو ایمان نہیں، یا کہ ان کی آمد ثانی کا خیال جزو ایمان نہیں، یا کہ اس کے نام پر کسی مثیل مسیح کو تسلیم کرنا جزو ایمان نہیں۔ ان ہر سہ صورتوں میں احمدی نقطہ نگاہ سے کون سی صورت درست ہے۔

۷۔ احمدی نقطہ نگاہ سے خاتم النبیین کے اصل مفہوم میں کیا یہ بات داخل ہے کہ اس سے پیشتر کوئی نبی بھی اس کے بعد پھر دوبارہ واپس نہ آجائے۔ اگر داخل ہے تو پھر اس طرح پر آدمؑ کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک ہر ایک نبی جو کہ اللہ پاک کی طرف سے مبعوث ہوا ہے، خاتم النبیین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرے گا کیونکہ کسی سے پیشتر کا کوئی نبی بھی اس کے بعد دوبارہ واپس نہیں آیا۔ اور اگر ختم نبوت کے مفہوم میں یہ بات داخل نہیں تو پھر صرف دوسری صورت ہی باقی رہ جاتی ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی عہدہ نبوت پر فائز نہ ہوگا۔ ان دونوں صورتوں میں احمدی نقطہ نگاہ سے کون سی صورت ٹھیک ہے۔

۸۔ اول الرسل آدمؑ کی بابت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے شرک کیا اور ایک حدیث بلکہ آیت کریمہ بھی اس کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہے۔ پھر یہ تفریق کی جاتی ہے کہ نبی اپنی نبوت سے پیشتر تو شرک کر سکتا ہے، نبی ہو کر نہیں، اور بعض کے نزدیک ہر وقت نبی سے شرک ممکن ہے، جس پر یہ ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر اللہ کی قسم کو شرک بتایا ہے، اور پھر غیر اللہ کی قسم خود بھی کھائی ہے۔ اور غرانیق کا قصہ بھی اس کے ہمراہ پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ سچے نبی کی رحمانی وحی میں کبھی شیطان کا القاء کردہ کلمہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔

اب دریافت یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے قبل از نبوت یا ہر وقت شرک ہو سکتا ہے، یا کہ وہ ہر وقت شرک سے پاک اور معصوم ہوتا ہے۔ اور اگر کسی کا شرک ثابت ہو جائے تو کیا وہ عہدہ نبوت پر فائز ہو سکتا ہے، یا کہ نہیں۔

۹۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے شروع الہام میں شبہ ثابت کرتے ہوئے حامد نے بطور مثال یوں بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبریل ظاہر ہوا تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ خدا کی طرف سے ہے بلکہ خدیجہ کے پاس دوڑتے دوڑتے آئے اور فرمایا کہ خشیت علی نفسی ۔

اب دریافت یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے کیا سچ مچ رسول اللہ ﷺ کو یہ شبہ ہوا تھا یا نہیں؟

۱۰۔ کیا یہودیوں کے یہاں یہ کوئی کوئی خود ساختہ معیار نبوت ہے کہ اگر اس کو کوئی دعویدار قتل ہو جائے تو وہ لازماً جھوٹا ہے۔ اگر وہ قتل نہ ہو سکے تو وہ سچا ہے۔ جن سچے نبیوں کو بدطینت یہودی جاہلوں اور عالموں اور بادشاہوں نے بصورت دھوکا زہر کھلا کر یا بشکل جنگی مقابلہ یا بطور سزا جھوٹا سمجھ کر قتل کیا اور کرایا تھا، تاکہ وہ قتل ہو کر جھوٹے ثابت ہوں، کیا ایسے ہی لوگوں کی اللہ پاک نے تردید فرمائی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يقتلون النبيين بغير حق . الآ يه

اور : يقتلو ن ا لا نبياء بغير حق .ا لآ يه .

انہوں نے ہمارے نبیوں کو جس خود تراشیدہ معیار پر قتل کیا وہ سراسر ناحق اور نادرست تھی۔

۱۱۔ختم نبوت کے بعد جس دعویدار کو کسی نے قتل کیا یا کرایا تو اس کے قتل کی اصل وجہ قاتل نے کیا بیان کی ہے ۔آیا صرف دعوی نبوت ہی اس کے قتل کا موجب ہوا ہے (بـايّ و جه كا ن) یا کہ نبوت کی کسی خاص قسم اور کیفیت (تشریعی وغیرہ) کا عوی تھا جو کہ اس کے قتل کا موجب ہوا ہے۔

۱۲۔مسیلمہ کا دعوی نبوت تو دنیا بھر میں پھیل چکا ہے۔اور بچہ بچہ اس سے واقف ہو چکا ہے۔اگر آپ اسے کذاب قرار دیتے ہوں تو آپ کے پاس اس کے خلاف ایسے کون سے پختہ اور قطعی دلائل ہیں جن سے وہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔اور اس نے کتنی عمر پائی،اور کہ اس کے سلسلہ کو کتنی ترقی ہوئی،اور اس کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں اب موجود ہے یا نہیں۔

۱۳۔ قطع الوتين اور اخـذ باليمين جس کا ذکر سورہ حاقہ میں ہے،کیا وہ سچے ملہم اور نبی کے لئے ہے،جو کہ اپنے الہام اور وحی میں کوئی جھوٹا الہام اور وحی بنا کر داخل کر دے۔یا کہ ایسے شخص کے لئے ہے جو کہ ابتداء سے ہی جھوٹے الہام اور وحی کا دعوی کرے،یا کہ یہ قانون دونوں پر حاوی ہے اور اس کی صورت کیا ہے۔اور دعوی کے کتنے عرصہ بعد قـطع الوتين اور اخـذ باليمين ہوتی ہے۔سورۃ حاقہ مکی ہے۔قطع اور اخذ کا اعلان مکہ میں کون سے سن اور کس تاریخ کو ہوا تا کہ ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا جا سکے۔

۱۴۔کیا اس مضمون کی کوئی نبوی حدیث ہے کہ ہندوستان میں ایک دعویدار نبوت پیدا ہوگا جو کہ دل سیاہ اور سیاہ رو ہوگا۔اور وہ رمل جفر کے طرز پر جوتشیانہ رجماً بالغیب پیش گوئیاں شائع کرے گا جو کہ جھوٹی ثابت ہوں گی اور الفاظ اس کے یوں بیان کئے جاتے ہیں

كا ن فى الهند نبى اسود ا للو ن يسمى كا هناً

(مرزا غلام احمد صاحب نے چشمہ معرفت سے ملحقہ رسالہ صفحہ ۱۸ میں اسے حدیث نبوی بتایا ہے۔مگر کتب حدیث میں اس کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی پتہ نہیں۔ ہاں قرآن مجید میں ہے

فذکّر فما انت بنعمة ربك بكاهن و لا مجنون۔ ام یقولون شاعر نتربص به ریب المنون
۔(طور:۲۹۔۳۰)۔

اور و ما هو بقول شاعر قلیلاً ما تومنون۔ ولا بقول کاهن قلیلاً ما تذکرون۔
(حاقہ:۴۱۔۴۲)۔محمد رسول اللہ ﷺ سچے نبی ہیں کوئی شاعر نہیں کہ وہ شعر بنا کر شائع کرے اور نہ وہ کوئی کاہن ہے جو کوئی جھوٹی پیش گوئیاں شائع کرے۔ اور نہ وہ دیوانہ اور مراقی ہے کہ بے جوڑ اور متضاد باتیں شائع کرے۔....
صحیح بخاری، اور صحیح مسلم میں ارشاد نبوی ہے کہ انهم لیسوا بشئی کوئی کاہن سچا نہیں۔
اور ابوداؤد احمد ترمذی اور دارمی میں ارشاد نبوی ہے کہ جو کوئی کاہن کی باتوں کی تصدیق کرے گا تو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں
من اتی کاهناً فصدقه بما یقول ... **الحدیث**.
و فيه فقد بری مما انزل علی محمد ۔اثری)

متداول کتب حدیث میں اس کا حوالہ درکار ہے تاکہ اس کی سند اور صحت معلوم کی جائے۔

۱۵۔ کیا اس مضمون کی کوئی نبوی حدیث (دار قطنی میں اسے حضرت امام محمد باقر کی طرف منسوب کیا ہے۔ حدیث تو کیا کسی صحابی کا قول بھی نہیں۔ ہاں مرزا غلام احمد صاحب نے اسے اپنی کتابوں میں حدیث نبوی بتا کر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے مراد میں ہوں۔ اثری) **ہے کہ ایسا شخص پیدا ہوگا** (ہندوستان میں مرزا صاحب قادیانی نے نبوت و رسالت و مسیحیت و مہدویت کا دعوی کیا، تو ۱۳ رمضان ۱۳۱۱ھ میں چاند کو خسوف اور ۲۸ رمضان ۱۳۱۱ھ میں سورج کو کسوف واقع ہوا کہ دعویدار جھوٹا ہے۔ اور بقول مرزا غلام احمد صاحب اس کے دوسرے سال رمضان ۱۳۱۲ھ میں یہ گہن امریکہ میں بھی واقع ہوا ہے جہاں کہ آپ کے معاصر ڈاکٹر ڈوئی نے بھی بقول آپ کے نبوت اور مسیحیت کا دعوی کیا، کہ دعویدار جھوٹا ہے۔ ڈاکٹر عیسائی کہلاتا تھا، اور حضرت عیسی کی تحسین کرتا۔ بلکہ اس کی غلامی کا دم بھرتا تھا۔ اور محمد ﷺ کی توہین کرتا تھا۔ اور مرزا محمدی کہلاتا ہے، اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تحسین کرتا بلکہ آپ کی غلامی کا دم بھرتا ہے، اور آپ کے نواسے امام حسینؓ و نیز حضرت عیسیٰؑ کی توہین کرتا ہے۔ پس اس شہادت نے تاریک ہو کر دونوں کو جھوٹا بتایا۔ اثری) **جو کہ مہدویت** (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حقیقة الوحی میں اپنے کسی نامعلوم بزرگ کا ایک شعر اپنی طرف سے گویا ثبوت پیش کیا ہے کہ

درسن غاشی ہجری دو قرآن خواہد بود از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

تاریخ مقرر پر مدعی کی طرف سے چاند اور سورج بطور دو گواہوں کے تاریک ہو کر پیش ہوں گے کہ مدعی دعوی کے اعتبار سے تو مہدی ہے۔ اور حقیقت اور نبوت و شہادت اور کلام کے لحاظ سے دجال اور غاشی ہے کہ اندھیر مچا رہا ہے اور حق پر پردہ ڈال رہا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اورنورالحق میں یوں بیان دیا ہے کہ

القمر یهد یکم الی نور الهدی و الشمس تد عو کم الی ا لا یما ن صبت علی قمر السماء مصیبت :
و کمثلنا بذوا ؟؟ الی نورٍ یر عب :

مدعاعلیھم کے وقتوں میں تو چاندسورج دونوں روشن ہوکرانکےنورایمان کی شہادت دے رہے تھےمگر جب میں نے دعوی کیا اورانہیں اپنے دعوی پر بطور گواہ پیش کیا تو انہوں نے بےنور ہوکرشہادت دی کہ میرادعوی تاریک ہےاورمیرے جیسے دعویداروں؟ کوڈرایا کہ وہ ایسے دعاوی سے دنیامیں تاریکی نہ پیدا کریں۔مگرافسوس کہ آپ نے اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا

۔ عنائت اللہ اثری)اورمسیحیت کا دعوی کریگا۔اورایک پہلو سے امتی اورایک پہلو سے نبی کہلائے گا

(گویانصفانصفی آدھاامتی اورآدھانبی ہواجیسے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ وغیرہ میں دعوی کیا،کہ میں ایک پہلو سے امتی ہوں اورایک پہلو سے میں آنحضرتﷺ کےفیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔

اورسورج کی شہادت سے بھی یہی ظاہرہوا کہ کسوف تاریخوں اوردن کے لحاظ سے ،نصف درمیان، میں واقع ہوا۔جیسے کہ نور الحق میں مرزاغلام احمد صاحب نے فرمایاہے۔اگر پوراامتی ہوتا تو کسوف ندارد۔اوراگر پورانبی ہوتا تو کسوف سالم ہوتا۔یا بالفاظ دیگر پوراامتی توبینا(سجاکھا)،اوراگر پورانبی ہوتا تو اندھاہوتا۔مگراس طرح پرایک آنکھ سے دیکھتا،اورایک آنکھ سے کانا،دجال،ہوا جیسے کہ سورج کی شہادت سے ظاہرہے۔اثری)۔اورفیض محمدی کا دم بھرتاہوگااوراپنے ثبوت میں چانداورسورج کوبطوردوگواہوں کے پیش کرےگا۔تووہ دونوں بزبان حال(کسوف وکسوف سے) سیاہ ہوکرگواہی دیں گے کہ جس پہلو سے وہ امتی کہلاتا ہےوہ پہلوروشن ہےاورجس سے وہ نبی کہلاتا ہے،وہ پہلوسیاہ ہے۔اورچاند کی یہ گواہی مزیدکوگی کہ تابعیت کاروشن پہلوبھی دراصل تاریک ہے۔ اوربطورظلیت اورانعکاس بھی دعوی مسترد ہے کیونکہ چاندکانورسورج سے مستفاد ہےجوکہ تاریک ہو رہاہے۔

۱۶۔لغت عرب کی روسے اول رات کاقمر(چاند) تین راتوں تک اوربعض کے نزدیک سات تک ہلال ہلال بھی کہلاتا ہے۔پھر یہ نام اس سے زائل ہوجاتا ہےاورچودھویں رات کووہ بدر کے نام سے موسوم ہوتاہےاوربعض کے نزدیک پھرآخری راتوں میں بھی بمثل اول ہلال ہوجاتا ہے۔لیکن قمراول تاریخ سے آخرتک اس کااصل نام ہےجس پرقمری تاریخ ۲۹۔۳۰ کا شمارہوتاہے اوریہ نام اس سے کبھی زائل نہیں ہوتا چنانچہ سورہ یونس میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھو الّذی جعل الشّمس ضیاءً و القمر نورا و قدّرہ منازل لتعلموا عدد السنین و الحسا ب (یونس :۵)۔

اورسورہ یٰس میں ہے و القمر قدّر ناہ منازل حتی عاد کالعر جو ن القدیم (یٰس:۳۹)

قمر (چاند) اپنی تاریخ سے شروع ہوکر آخر ماہ تک روزانہ ایک منزل طے کرتا ہے۔جس پر قمری مہینوں اور برسوں کا حساب قائم ہے۔اور ابوداؤد، و ترمذی،نسائی ودیگر کتب حدیث میں نماز عشاء کی بابت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ

کان رسو ل اللہ ﷺ یصلیھا لسقوط القمرلثالثۃ ؟

رسول اللہ تیسری رات کا قمر غروب ہونے کے بعد اسے ادا فرمایا کرتے تھے

اوردارقطنی میں ابوالبختر ی سے مروی ہے کہ

انا ا ھللنا قمراً ضخماً. الحد یث .

پہلی رات کا قمر (جس کا ابتدائی تاریخوں میں دوسرا نام ہلال بھی ہوتا ہے) ہمیں ضخماً نظر آیا کہ شائد آج دوسری یا تیسری تاریخ ہوگی،تو ہمارے دریافت کرنے پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ قمر کی ضخمیت کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔آج قمری ماہ پہلی تاریخ شمار ہے۔

اب دریافت یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے کیا یہ ٹھیک ہے (مرزا غلام احمد صاحب نے اس پر توفی کی طرح ایک ہزار روپئہ انعام رکھا ہوا۔اگر اس کا خلف کوئی منصف مان کر کسی مسلمہ امین کے پاس رقم جمع کرادے تو میں لغت سے بھی اس کا ثبوت پیش کردوں گا۔اثری)۔ اگر نہیں تو پھر ان دلائل کا کیا جواب ہے اور ان کے خلاف ایسے کون سے دلائل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہلال کو قمر ہر گز نہیں کہا جا سکتا۔

۱۷۔اگر کوئی دعویدار نبوت یوں پیش گوئی کرے کہ فلاں شخص جو اس وقت میرا اشد ترین مشہور دشمن ہے وہ علانیہ طور پر تائب ہوکر میری جماعت میں شامل ہوجائے گا،اور دشمنی کے ایام میں جو کچھ بھی اس نے میرے خلاف کیا کرایا ہے وہ سب اللہ اسے بخش دے گا اور پھر موت تک اس کی زندگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ اور میرے تابع ہوگی اور میری جماعت اس کی خوب خاطر خدمت کرے گی اور خوب خوشیاں منائے گی۔ اور یہ کہ یہ پیش گوئی قضاوقدر کا ایک اٹل فیصلہ ہے۔ اسے خوب یاد رکھو اور سب لوگوں کو سنا دو کہ ان سے جو اس وقت زندہ ہوں رہیں گے وہ اسے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گے (مولانا محمد حسین صاحب مرحوم بٹالوی کی بابت یہ سب کچھ مرزا غلام احمد صاحب نے اعجاز احمدی میں تحریر فرمایا ہے، جو کہ پورا نہیں ہوا)

اب دریافت یہ ہے کہ اتنی زبردست تحدی کے باوجود بھی اگر اس کی یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی ہوتو کیا وہ صاف طور پر جھوٹا ہوگا یا کہ نہیں۔

۱۸۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۴۸۰ میں رسول اللہ ﷺ کی جو پیش گوئی موجود ہے کہ عیسیٰ ؑ جب نازل ہوں گے تو و یتزوج ویولد ، نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی۔ اس کی بابت اگر کوئی یوں دعوی کرے کہ اس کا مصداق میں ہوں اور بحسب پیش گوئی فلاں عورت سے اگر میرا نکاح ہوا تو میں سچا ورنہ جھوٹا ٹھہروں گا (مرزا غلام احمد صاحب نے انجام آتھم میں فرمایا ہے کہ یہ محمدی بیگم ہے جس کا بحسب ارشاد نبوی مجھ سے نکاح ہوگا۔ مگر افسوس کہ مرزا جھوٹا نکلا۔ کیونکہ محمدی بیگم سے مرزا کا نکاح نہیں ہوا۔ اثری) اب دریافت یہ ہے کہ اس دعویدار کا اس عورت سے اگر نکاح نہ ہوتو کیا وہ بحسب اقرار خود جھوٹا ہوگا یا کہ نہیں۔

۱۹۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرف صاف اور صریح فرمودہ پیش گوئیوں میں صدیوں بعد کسی کا اپنی طرف سے کوئی شرط اور قید لگانا جس سے کہ وہ ساقط اور ضائع ہوں درست ہے یا کہ نہیں۔

۲۰۔ کیا کسی دعویدار نبوت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تحدی کے ساتھ للکار کر بطور معیار شائع کی ہوئی کسی پیش گوئی میں عرصہ بعد کچھ آثار ناموافق دیکھ کر کوئی شرط اور قید لگا دے یا کہ اسے منسوخ ٹھہرادے۔

۲۱۔ نبی اور رسول کی جامع مانع تعریف کیا ہے۔ اور اس کا اصل کام کیا ہے جس کیلئے وہ مبعوث ہوتا ہے۔

۲۲۔ نبی اور رسول کی تعریف میں محدث اور مجدد اور ابدال بھی شامل ہیں یا کہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ محدث اور مجدد کیلئے الہام اور اس کا دعویٰ بھی ضروری ہے یا کہ نہیں۔

۲۴۔ یہودی کتاب یوناہ میں اللہ کے سچے نبی یونسؑ کی بابت یہ بیہودہ سرائی درج ہے کہ انہوں نے اللہ پاک سے الہام پا کر پیش گوئی فرمائی (کہ میری قوم پر چالیس دن تک عذاب الٰہی نازل ہوگا) جو کہ پوری نہ ہوئی، تو آپ کو شرمسار ہو کر وہاں سے کہیں دوسری جگہ بھاگنا پڑا۔ حالیکہ آپ کی سب قوم علانیہ طور پر عذاب سے خائف ہو کر یا اسے اترتا دیکھ کر آپ کو صادق قرار دے چکی تھی۔

اسلامی تفسیروں میں اس کی نقل و حکایت بھی بایں طور درج ہے کہ

فقالوا ما کذب یونس عرفوا انه صدق هم ما وعدهم من العذاب۔

یونسؑ کی قوم تو اس پیش گوئی کو سچا تسلیم کرتی تھی اور کہتی تھی کہ یونسؑ ہرگز جھوٹا نہیں، مگر یونس ہیں جو کہ اپنی پیش گوئی کی بابت یوں کہتے رہے کہ نہیں ہرگز پوری نہیں ہوئی

لا ارجع الی قوم قد کذبتم ، اور: لا ارجع الیهم کذابا ابداً .

میں تو صاف طور پر جھوٹا ثابت ہو چکا ہوں اور اس قابل نہیں رہا کہ میں اپنی قوم کے پاس جا کر اسے اپنی شکل دکھا سکوں (درمنثور)۔

اب اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ میری جان کو مجھ سے لے لے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے ۔(یوناہ)۔

اب دریافت یہ ہے کہ احمدی نقطہ نگاہ سے حضرت یونسؑ نے کیا سچ مچ یہ پیش گوئی فرمائی تھی جو کہ پوری نہ ہوئی یا کہ سب یہود نامسعود کا ایک ایسا ناپاک الزام اور بدترین افتریٰ اور بہتان ہے جیسا کہ انہوں نے دیگر انبیاء کرام کی شان میں حسب عادت الزام تراشی کی ہوئی ہے اور اسلامی مفسروں نے اپنی تفسیروں میں سادگی سے ایسے بے ہودہ قصے ان سے لے کر نقل کر دیئے ہیں جو کہ شان نبوت کے سراسر خلاف اور جاہلوں کی مزلت کا موجب ہیں۔

خاکسار عبدالرحمٰن عفی عنہ گورنمنٹ پنشنر

سرکلر روڈ نئی منڈی گجرات پنجاب۔ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۴۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دوسرا ملفوف جس میں سابق بارہ سوالوں کی نقل کے علاوہ ۲۴ مزید سوالات درج ہیں بذریعہ جواب طلب رجسٹری خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے سفر سندھ میں وصول فرمایا اور آپکے دستخط ہوکر رسید مولانا صاحب کو وصول ہوگئی۔ پھر اس کے بعد خلیفہ صاحب کی طرف سے مولانا صاحب کو مندرجہ ذیل گرامی نامہ موصول ہوا

۱۲۷۷۔ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۷ء۔ مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مورخہ ۴ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ....کی خدمت میں پہنچا۔ حضور فرماتے ہیں کہ آپ کے سوالات کا جواب قادیان جا کر دیا جائے گا۔ سفر میں فرصت نہیں۔

مظفر الدین۔ پرائیویٹ سکرٹری

جب خلیفہ صاحب قادیان تشریف لا کر بھی جواب کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو کامل تین ماہ تک انتظار کر کے مولانا صاحب نے یاددہانی کرائی جو کہ درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مکرم جناب خلیفہ صاحب

بعد از سلام مسنون معروض ہوں کہ میں نے ایک عریضہ یکم فروری ۱۹۴۷ء کو جناب کی خدمت میں روانہ کیا جس میں چند سوالات ملفوف تھے۔ اور جواب کے لئے محصول ڈاک بھی روانہ کر دیا تھا۔

مگر کامل ایک ماہ تک جواب نہ پا کر ۴ مارچ ۱۹۴۷ء کو دوسرا ملفوف روانہ کیا جس میں چند دیگر نئے سوالات تھے اور اس خیال سے کہ شائد میرے سابق سوالات کہیں ضائع نہ ہو گئے ہوں ان کی نقل بھی بطور احتیاط دوبارہ روانہ کر دی۔ یہ دوسرا ملفوف بذریعہ جواب طلب رجسٹری روانہ کیا جس کی رسید بھی آپ کے دستخط ہو کر ڈاکخانہ کی طرف سے مجھے مل گئی۔ پھر اس کے بعد آپ کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی کہ،

حضور فرماتے ہیں کہ آپ کے سوالات کا جواب قادیان جا کر دیا جائے گا، سفر میں فرصت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف سوالوں کی اہمیت اور معقولیت اور دوسری جانب آپ کی طرف سے انکے جواب کا وعدہ، اس سے مجھے اطمینان بلکہ یقین ہوگیا کہ مجھے اپنے سوالوں کا جواب ضرور موصول ہوگا ان شاءاللہ اگرچہ میری ڈاک بفضلہٖ تعالی ہر طرح سے محفوظ ہے تاہم بطور احتیاط میں نے محصول رجسٹری بھی ملفوف میں روانہ کردیا تھا کہ آپ بھی جواب بذریعہ روانہ کریں تاکہ آپ کا قیمتی جواب اضاعت کے خطرہ سے محفوظ ہو کر مجھے مل سکے۔ مگر آج ۵ جولائی ۱۹۴۷ء تک آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اس لئے بطور یاددہانی معروض ہوں کہ آپ عرصہ سے قادیان تشریف لائے ہوئے ہیں بحسب وعدہ میرے سوالوں کا جواب عنایت فرما کر مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

نیز میں سوچ رہا ہوں کہ کسی سائل کے ایسے سوالوں کے جواب میں جو کہ ایمان واسلام اور نبوت کے متعلق ہوں اتنی تاخیر کہ اگر سائل اس اثنا میں فوت ہوجائے تو کیا اسے قیامت کے دن گرفت ہو گی کہ تو نے بے سوچے سمجھے اور بے تحقیق کئے کیوں نہیں تسلیم کرلیا، یا کہ مجیب کو گرفت ہوگی کہ تو نے سمجھا بجھا کر کیوں اسے اپنی طرف مائل نہیں کیا۔

امید ہے کہ دونوں صورتوں میں دانش مندانہ طور پر غور فرما کر جواب کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور اگر جواب میں ابھی کچھ تاخیر ہے یا خدانخواستہ ایفائے عہد کا ارادہ فسخ ہو چکا ہے تو اطلاع کردیں۔ اس مطلب کیلئے بھی عریضہ ہذا کے ہمراہ کارڈ ارسال خدمت ہے اور یہ عریضہ بھی میں بمثل سابق بذریعہ جواب طلب رجسٹری روانہ کررہا ہوں تاکہ بحفاظت تمام آپ کو مل سکے۔

خاکسار: عبدالرحمٰن عفی عنہ گورنمنٹ پنشنر

مورخہ ۵ جولائی ۱۹۴۷ء سرکلر روڈ نئی منڈی گجرات، پنجاب

مولانا صاحب کے کل سوالات جو کہ براہ راست خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش ہوئے ہیں ۳۶ ہیں۔ مگر خدا خدا کر کے مدت کے بعد صرف ۱۱ سوالوں کا جواب موصول ہوا جو کہ ذیل میں ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۳۰۵۴۔ ۱۹ جولائی ۱۹۴۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ...مکرمی عبدالرحمٰن صاحب پنشنر گجرات۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالات کے جوابات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ... کے ایماء سے تحریر ہیں۔

جواب، سوال نمبر ۱،۲۔ (مجیب نے جن سوالوں کا جواب دیا ہے ان کے اصل الفاظ دہرا کر جواب دیا ہے۔ مگر میں نے تکرار کے خوف سے ان کو حذف کر دیا ہے کہ ان کی نقل لفظ بلفظ پہلے درج ہو چکی ہے۔ اثری) آپ نے ہر دو سوالوں میں زید اور بکر کی طرف ایک بیان منسوب کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ ان کو اس سے اتفاق نہ ہو۔ اور آپ نے اس کو فرض کر لیا ہو۔ نیز جب وہ ہمارے سامنے آئیں گے تو ہم ان کو جواب دے لیں گے۔ آپ اپنے اعتقاد کی رو سے اعتراض صاف الفاظ میں کیجئے تا کہ آپ کی تشفی کرائی جائے

جواب سوال نمبر ۳۔ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ہر سچے نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ قتل نہ ہو۔ اور قتل ہونا اس کی شان کے منافی نہیں جیسے حضرت یحیٰ قتل ہوئے۔ آپ کے اعتراض سے جو بات مستنبط ہوتی ہے وہ ہمارا اعتقاد نہیں جن لوگوں کا وہ اعتقاد ہے، ان سے سوال کریں۔ (اصل چور کا پتہ لگا دیا گیا ہے۔ اب تو آپ ان سوالوں کے حواشی ملاحظہ فرما کر این المفر کا نعرہ لگائیں تا کہ خلیفہ صاحب اور ان کے پہلوان وانصار نہایت بہادرانہ طریق پر دارالامان سے نکل کر کسی دوسری جگہ بھاگ جائیں جہاں پر بقول ان کے ابا جان کوئی بے شرم رہتا ہے۔ سمجھا میں نے کیا کہا ہے۔ اثری)

جواب سوال نمبر ۴۔ دو قسم کے انبیاء قرآن مجید سے ثابت ہیں۔

۱۔ وہ جو شریعت جدیدہ لاتے ہیں۔

۲۔ جو شارع نبی کے تابع ہوتے ہیں اور نئی شریعت نہیں لاتے

(آپ نے تمام گذشتہ سچے نبیوں کو قرآن مجید کے حوالہ سے صرف دو قسموں پر تقسیم فرمایا ہے مگر آیت کوئی درج نہیں فرمائی۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔

شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسی وعیسی ۔(شوری:۱۳) تمہارے لئے بس وہی مشروع ہے جو کہ نوح ابراہیم موسی عیسی وغیرہ کے لئے مشروع تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہاری شریعت کوئی نئی شریعت نہیں۔

نیز فرمایا انا او حینا الیک کما او حینا الی نوح و النبیین من بعدہ ۔ (نساء: ۱۶۲)۔ہم نے تیری طرف اسی طرح پر یہ وحی بھیجی ہے جیسے کہ نوحؑ اوراس کے پچھلے نبیوں کی طرف بھیجی تھی۔

نیز اللہ پاک نے نوح، ابراہیم، لوط، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، ایوب، یونس، الیاس، الیسع، داؤد، سلیمان، زکریا، یحیٰ کا نام ذکر فرما کر رسول اللہ ﷺ کو مامور فرمایا کہ

فبھدا ھم اقتدہ ۔ (انعام)۔آپ ان کے متبع ہوکر رہیں۔

نیز آپ کی بابت اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ ھذا نذیر من النذر الاولی۔(نجم: ۵۶)

ما یقال لک الّا ما قد قیل للر سل من قبلک (حم سجدہ: ۴۳) ۔

ما کنت بدعاً من الرسل ۔(احقاف)۔آپ گذشتہ رسولوں کی طرح رسول ہیں۔کسی نئے رنگ اور جدید اصطلاح پر رسول نہیں۔

پس جو تمام سچے نبیوں سے الگ تھلک ہوکر کسی خاص اصطلاح پر خاص قسم کا نبی بنا ہے تو وہ اپنی نبوت کا خود ذمہ دار ہے اسلامی نبیوں میں اس کے لئے کوئی جگہ نہیں۔اثری)

۔دوسرے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے مجازی نبی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جن لوگوں کے نزدیک نبی کی یہ تعریف ہے کہ وہ شریعت جدیدہ لائیں اور مستقل ہوں، ان کے نزدیک مجازی نبی (آج تک کسی مسلمان نے کسی نبی کو نبی مان کر مجازی قرار نہیں دیا۔آپ کی یہ بات فرضی ہے۔اثری) کا منکر کافر نہ ہوگا کیونکہ ان کی تعریف کی رو سے حقیقی نبی شارع ہی ہوگا اور جن کے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے کہ کثرت سے اس پر اظہار غیب ہو اور شریعت لانا اس لئے کے لئے ضروری نہیں، ان کے نزدیک دونوں کا منکر برابر درجہ رکھیں گے۔

جواب سوال نمبر ۵۔ ہمارا وہ اعتقاد نہیں جو آپ نے بیان کیا ہے (اگر آپ کا اعتقاد نہیں تو مبارک ہے اصل چور اور ہے۔وہ اپنی کتاب نزول المسیح ص؟ میں رقم طراز ہے:

میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔

اور چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ میں لکھتا ہے: خدا نے میرا نام نبی رکھا، یعنی نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہوگئی اور ظلی طور پر نہ اصل طور پر مجھے یہ نام دیا گیا۔اثری)۔اس لئے آپ ہمارے عقیدہ کو پیش نظر رکھ کر اعتراض کریں تو جواب دیا جاسکتا ہے۔ہم دوسروں کے اعتقادات کے متعلق کیا کہہ سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب سوال نمبر ٦۔ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں (جس طرح ہر سلسلہ کا اول اور آخر ہوتا ہے اسی طرح پر نبیوں کا بھی اول وآخر ہے مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ:

میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوئی

اور ازالہ اوہام میں فرمایا: ما کا ن محمد ابا ا حدٍ من ر جالکم و لکن رسول اللہ و خا تم النبیین ۔ یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔

اندریں حالت یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کیونکہ خاتم النبیین ایک اور صرف ایک ہے اور ایک کے لئے مثال اور نظیر کا مطالبہ نادانی ہے۔ اثری)، اور آپ سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا تو کیا اگر کوئی معترض یہ اعتراض کرے کہ جب آنحضرت ﷺ سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا تو آپ کا دعویٰ اور ایک نئی اصطلاح کو کیونکر قبول کیا جا سکتا ہے، تو کیا اس کا اعتراض درست ہوگا یا کوئی کہے کہ پہلے زمانہ میں اردو نہیں بولی جاتی تھی، اب کیوں بولی جائے۔ (اچھا تو جو نبوت اردو کی طرح ہے وہ بے روک ٹوک اردو بازار میں بکا کرے، مسلمان اس کے خریدار نہیں۔ اثری)۔ درحقیقت ہر زمانہ کے حالات مختلف ہوتے ہیں ان کے مطابق لوگوں کو خطاب کیا جاتا ہے اس زمانہ میں یہ سمجھانے کے لئے بعض ایسے نبی بھی آیا کرتے ہیں جو شارع انبیاء کے تابع ہیں اور شریعت جدیدہ نہیں لاتے۔ مجازی یا ظلی وغیرہ الفاظ سے مفہوم کو اذہان کے قریب کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو حقیقت جلد سمجھ آ سکے (اسلام میں نبی کا مفہوم واضح ہے لہذا مسلمانوں کو اس کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ فتنہ پڑتا ہے جیسے کہ خود مرزا صاحب نے بھی الحکم نمبر ۲۹ جلد ۳ مورخہ ۱۷، اگست ۱۸۹۹ء میں اس کا اعتراف فرمایا ہے: ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں، اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے۔،

اب رہا مرزائی گروہ سو اسے بھی اسی پرچہ میں اپنے بانی کی ہدایت ہے کہ:

اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہییں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہیے کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب تو شاید باز آ گئے ہوں گے آپ اپنے خلیفہ کو سمجھائیں۔ مگر آج کل یہ بھی مشکل ہے کیونکہ وہ بہادرانہ طریق پر دارالامان چھوڑ کر لاہور چلے گئے ہیں تاکہ اپنے باپ کا الہام سچا کریں کہ ا خرا ج منه الیز یدیو ن .ازالہ۔ یزیدی طبع لوگوں کو قادیان چھوڑ کر بھاگنا پڑے گا۔ اثری) اور یہ اس زمانہ کی ضرورت کے پیش نظر ایسا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔ پس اس کے متعلق یہ اعتراض کہ یہ اصطلاحات پہلے نہ تھیں، درست نہیں۔

جواب سوال نمبر ۷۔ آپ نے اپنے اعتراض میں یہ واضح نہیں کیا کہ اللہ تعالی نے مسلم قوم سے جس صلہ اور ثمر کا وعدہ کیا تھا اور نہ آپ نے یہ واضح کیا ہے کہ کس طرح مسلم قوم نے اپنے فرض کو پوری طرح ادا کیا جب آپ ہر دو امور کی وضاحت کر دیں تو اعتراض کا جواب دیا جا سکتا ہے

(خلیفہ صاحب نے حقیقۃ النبوت صفحہ ۱۵۰،۲۶۳ میں آیت من یطع اللہ و الرسول ۔ الآیہ (نساء) اور اھدنا الصرا ط المستقیم ۔ کی بنا پر نبوت کا دروازہ کھلا بتایا ہے۔ اول الذکر میں عمل اور محنت ہے اور مؤخر الذکر میں اس کے صلہ اور ثمرہ کا مطالبہ ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب اپنے ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۳ میں فرماتے ہیں کہ:

اس دعا کا ماحصل کیا ہے، یہی تو ہے کہ ہمیں اے ہمارے خدا نبیوں اور رسولوں کا مثیل بنا۔،

اور حقیقت الوحی صفحہ ۱۰۱ میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں: پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں، اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں تو یہ دعا کیوں سکھائی گئی۔

مگر افسوس کہ صحابہ کرام جن کی مساعی جمیلہ اور اعمال صالحہ قبول فرما کر اللہ پاک نے رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کا اعلان فرما دیا ہے ان میں سے تو کوئی بھی نبی نہ ہوا حالانکہ وہ سورۃ فاتحہ بھی کمال اخلاص سے پڑھتے رہے۔

حقیقۃ الوحی میں مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ: اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

اب سوال دہرا کر بتائیں کہ عقل بڑی ہوتی ہے کہ بھینس۔ مسلمانوں کے نزدیک نبوت ایک انعام الہی ہے جس کا حصول انسانی کوشش سے ممکن نہیں اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ . الانعام۔ اثری)

جواب سوال نمبر ۸، آپ براہ مہربانی ایسے مدعی کا نام لیں جس نے اپنے الہامات میں (ایک غلطی کا ازالہ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ، حق یہ ہے کہ خدا تعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ اثری) لفظ نبی پا کر اپنی نبوت سے انکار کیا ہو (مولوی غلام دستگیر قصوری کے جواب میں مرزا صاحب نے اشتہار شائع کیا کہ نبوت کا دعوی اس طرف بھی نہیں صرف ولایت و مجددیت کا دعوی ہے۔ اور ازالہ اوہام صفحہ ۱۷۴ میں لکھا کہ:

نبوت کا دعوی نہیں بلکہ محدثیت کا دعوی ہے۔،

اور اس سے پیشتر براہین احمدیہ کے الہاموں میں بقول آپ کے آپ کا نام نبی اور رسول رکھا گیا۔ اثری) ۔ ہو سکتا ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہ اس نے خود اپنی تحریرات میں کوئی ایسی تشریح کی ہو جس سے اس پر اعتراض نہ ہوتا ہو، اور آپکو سمجھنے میں غلطی لگی ہو۔

جواب سوال نمبر ۹۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی کسی کو نبی بناتا ہے اس لئے اسی کو صحیح علم ہوتا ہے کہ کسی کے ساتھ اس کا مکالمہ کثرت کے مقام پر پہنچا ہے یا نہیں۔ اس میں کسی بندے کا اندازہ درست نہیں (کثرت مکالمہ جب آپکے نزدیک ثبوت نبوت ہے اور وہ خدا کے پاس ہے تو گویا آپ کا نبی اپنی نبوت کا ثبوت خدا کے پاس چھوڑ کر آیا ہے۔ آپ نے بہت بڑی عقل مندی کا ثبوت دیا کہ ایسے بے ثبوت نبی کو مان لیا۔ عنائت اللہ اثری)

جواب سوال نمبر ۱۰۔ آپ براہ مہربانی سب سچے نبیوں کی لسٹ بنا کر بھیج دیں ہم ان کے حالات کو دیکھ کر آپکے سوال کا جواب دے دیں گے۔ یا اگر آپ کے ذہن میں کسی خاص مدعی کے متعلق سوال ہے تو پھر اس کو واضح طور پر پیش کریں تا کہ آپ کے شک کو رفع کیا جا سکے۔ (جواب نمبر ۴ میں آپ نے انہی نبیوں کو دو قسموں پر تقسیم فرمایا ہے۔ تیسری قسم کا کوئی نبی نہیں تو گویا آپ نے لسٹ تو خود مرتب فرما دی۔ بس اس میں سے کوئی نظیر مطلوب ہے جس کا ملنا قطعاً ناممکن ہے۔ اثری)

جواب سوال نمبر ۱۱۔ حضرت مسیح نے دعویٰ نبوت کیا تھا لیکن آپ کے ماننے والوں نے آپ کو خدا بنا لیا اور آپ کے صحیح منصب میں اختلاف کیا (نبی کے ماننے والوں کی بابت سوال نہیں ان کا دامن تو قیامت تک وسیع ہے۔ نبی کے صحابہ کرام کی بابت سوال ہے کہ کسی کو اس کے اصل دعویٰ میں شبہ پڑا اور اختلاف ہوا؟ عیسیٰؑ کے حواریوں میں اختلاف ہوا؟ کہ وہ نبی تھے یا نہیں؟ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں اختلاف ہوا کہ وہ نبی تھے یا کہ نہیں۔ جو لوگ سوال نہ سمجھ سکتے ہوں وہ جواب کیا خاک دیں گے۔ اثری)۔ پھر آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک ہے۔ آپ کے متعلق آپ کے ماننے والوں نے ہی عقیدہ گھڑ لیا کہ جبریل کو غلطی لگی تھی اس نے حضرت علی کی طرف آنا تھا لیکن بھول کر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس چلا گیا۔

بالآخر یہ بھی لکھ دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے سوالات کرنے میں وہ صحیح راستہ اختیار نہیں کیا جو ایک حقیقت کا طلب گار کر سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم یہ سمجھ گئے ہیں کہ آپ کے اعتراض کا اصل منشاء کیا ہے (ان الفاظ سے آپ کی قلبی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ مگر ہائے تعصب اور لالچ تیرا ستیاناس، تو نے کسی کو بھی دیانتدار نہیں چھوڑا و جحدوا بها و استيقنتها انفسهم ظلماً و علوّا فانظر كيف كان عاقبة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المفسدین ۔النمل:۱۴ ۔اثری)لیکن چونکہ اپنے اعتراضات میں صحیح راستہ اختیار نہیں کیا اسلئے مجبوراً ہمیں آپ کے اختیار کردہ دائرہ کے اندر ہی جوابات دیتے ہوئے رہنا پڑا اگر آپ صحیح راستہ اختیار کرتے تو ہم آپکی تشفی کرادیتے

والسلام ۔خاکسار ابوالمنیر نورالحق مولوی فاضل واقف زندگی

مولانا صاحب کا یہ دوسرا ملفوف جو کہ ۲۴ سوالوں پر مشتمل ہے خلیفہ صاحب کی خدمت میں بصورت جواب طلب رجسٹری حاضر ہوا جسے آپ نے سفر سندھ میں وصول فرمایا۔اور قادیان جا کر جواب دینے کا وعدہ فرمایا۔مگر اللہ پاک نے آپ کو جواب کی توفیق نہیں دی۔

مولانا نے حسن ظنی کی بنا پر ایک اور چٹھی روانہ فرمائی جو کہ درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔مکرم جناب خلیفہ صاحب قادیان۔

بعد از سلام مسنون معروض ہوں کہ یکم فروری ۱۹۴۷ء کو میں جناب کی خدمت میں ایک ملفوف رجسٹری روانہ کی تھی جسے آپ نے قادیان میں وصول فرمایا۔اس میں بارہ سوالات درج تھے۔

پھر میں نے ۴ مارچ ۱۹۴۷ء کو دوسری ملفوف رجسٹری روانہ کی جسے آپ نے سفر میں وصول فرمایا۔ اس میں بارہ سوال پہلے بھی اور ۲۴ سوالات زائد درج تھے۔یہ کل ۳۶ سوالات ہوئے جن کی بابت آپ نے وعدہ فرمایا کہ قادیان جا کران کا جواب دیا جائے گا۔

پھر میں نے ۵ جولائی ۱۹۴۷ء کو ایک تیسری ملفوف رجسٹری بطور یاد دہانی ارسال خدمت کی تو ۲۳ جولائی ۱۹۴۷ء کو جناب کی طرف سے بلا رجسٹری ایک ملفوف موصول ہوا جس میں رجسٹری اول کے ۱۱ سوالوں کے جواب تھے اور سوال نمبر ۱۲ کا جواب غائب۔

اور دوسری رجسٹری کے ۲۴ سوالوں کا کوئی جواب نہیں۔کیا قسط وار جواب کا ارادہ ہے یا کیا وجہ ہے۔

اب یہ چوتھی رجسٹری ہے جسے بھیج کر میں جناب کی توجہ جوابات کی طرف مبذول کر رہا ہوں اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محصول رجسٹری کے لئے موازی ٦ ۔آنے ٹکٹ بھی بطور احتیاط دوبارہ بھیج رہا ہوں ۔اگر آپ نے جواب عنایت فرمایا تو خیر ورنہ الی اللہ المشتکی و ھو خیر الحا کمین .

خاکسار عبدالرحمٰن عفی عنہ سرکلر روڈ نئی منڈی گجرات ۲۸ جولائی ۱۹۴۷ء۔

مولانا موصوف کی اس آخری چٹھی کا بھی خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد قادیانی) نے کوئی جواب نہیں دیا۔

☆☆☆

الکیل الموفی
لمن یکتال علیہ معنی التوفی

مصنفہ: مولانا حافظ عنائت اللہ اثری وزیر آبادی۔ گجرات پنجاب

جنوری ۱۹۳۴ء کا ذکر ہے کہ میں یہاں (گجرات میں) روزانہ درس کے سلسلہ میں سورہ مائدہ کے آخر پر فلمّا تو فیتنی کا ترجمہ کر رہا تھا کہ یہاں موت نہیں بلکہ زندے کو کسی دوسری جگہ پہنچا دینا مراد ہے، تو ایک مرزائی خیال نے دریافت کیا کہ اس کے اور نیز متو فیك کے علاوہ بھی کوئی ایسی مثال ہے جس میں فاعل ومفعول اور باب کی قید کے ساتھ موت کے سوا کوئی دوسرا ترجمہ کیا جا سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں (حافظ عنایت اللہ اثری) نے کہا کہ ہاں ضرور ہے۔مگر اس پر مرزا غلام احمد قادیانی نے انعامی چیلنج دیا ہوا ہے جسے حاصل کئے بغیر بتایا نہیں جاسکتا۔تو اس نے کہا کہ پھر آپ طلب کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا اچھا میں کرتا ہوں۔اگر شرائط کے ساتھ دوسری طرف تیار نہ ہوئی (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جس طرح چیلنج میں فاعل مفعول اور باب ہر سہ کی قید لگائی ہے اسی طرح اس کے انعام میں بھی تین باتوں کا ذکر فرمایا ہے:

میں ہزار روپئے انعام دونگا۔

اسے اپنی جائیداد کی فروخت سے ادا کرونگا تاکہ عبرت حاصل ہو سکے۔

اور مد مقابل کی علمیت کا اخباروں میں صاف صاف اعتراف کرونگا تاکہ مرزائیوں پر اثر پڑ سکے۔

یہ ہر سہ امور مجموعی طور پر انعام ہے۔لہذا اس وقت اس کا ذمہ دار وہ شخص ہے جو کہ آنجہانی کی جائداد پر قابض ہے اور کہ اس کا اعتراف اس کے سلسلہ میں معتبر ہے۔اثری) جیسے کہ مجھے اس کا یقین ہے تو اس کا آپ پر کیا اثر پڑے گا۔جس پر اس نے تحریری وعدہ کیا کہ میں سابق خیال چھوڑ کر آپ کا خیال قبول کرونگا۔

اس تصفیہ کے بعد میں نے مختلف ملکی اخباروں میں میاں محمود احمد صاحب کے نام پے در پے تین مطبوعہ چھٹیاں بذریعہ جوابی رجسٹری روانہ کیں جن کی رسیدات میاں صاحب کے دستخط ہو کر مجھے موصول ہو گئیں۔مگر افسوس کہ موصوف اپنے باپ (مرزا غلام احمد) کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ نہ ہوئے،تو پھر میں نے مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو بھی اسی طرح پر ہر سہ چھٹیوں کے ذریعہ بلایا۔مگر انہوں نے بھی چھٹیاں وصول فرما کر کوئی جواب نہیں دیا۔

پھر میں نے ہر سہ چھٹیوں کا عربی ترجمہ ہاروت و ماروت کے نام سے شائع کیا، جسے یہاں پر نیز علماء عرب سے بھی تصدیق کرائی۔

پھر میں نے یہاں آکر ان ہر سہ چھٹیوں و نیز اس سلسلہ میں (اخبار) در نجف سیالکوٹ،(اخبار) سنیاسی گجرات۔(اخبار) اہل حدیث امرتسر،(اخبار) اہل سنت امرتسر،(اخبار) تنظیم اہل حدیث روپڑ،(اخبار) مسلمان سوہدرہ،(اخبار) الفضل قادیان،(اخبار) پیغام صلح لاہور،اور نیز اشتہارات کے ذریعہ تمام شائع شدہ مضامین کو گوسالہ سامری کے نام سے دسمبر ۱۹۳۷ء میں شائع کیا اور اسے بھی رجسٹری کرا کر موصوف کی خدمت میں روانہ کیا مگر پھر بھی وہ خاموش ہی رہے کہ اگر میں بولا تو پھر میری خیر نہیں۔چپ ہی بھلی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۴۴ء کا ذکر ہے کہ میں ایک شادی کی تقریب پر پشاور گیا تو وہاں کی مسجد احمدیہ میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے انعامی چیلنج کا ذکر ہوا کہ کسی نے بھی اسے قبول نہیں کیا۔ تو میری طرف سے معروض ہوا کہ میں نے اسے منظور کیا ہوا ہے، بلکہ میاں (محمود احمد) صاحب کے نام رجسٹری شدہ تین مطبوعہ چٹھیاں بھی روانہ کیں، مگر موصوف اس کی حمایت پر کھڑے نہ ہو سکے۔ چنانچہ یہ سب کچھ رسالہ کی صورت میں شائع ہے۔ تو ایک صاحب عبدالکریم نامی نے کہا کہ ہمیں تو اس کا کوئی علم نہیں۔ آپ وہ رسالہ روانہ کریں تو میں اپنے مرکز سے جواب لے کر آپ کو اطلاع دونگا۔ میں نے کہا اچھا آپ اسے تحریر کر دیں چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل مضمون تحریر کر دیا

بسم الله الر حمن الر حیم .. نحمده و نصلی علی رسو له الكريم

مکرمی جناب حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی

السلا م علی من اتبع الهدی .

جناب نے لفظ توفی کے چیلنج کے متعلق جو رسالہ شائع فرمایا ہے برائے مہربانی اس کی ایک کاپی مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ میں اپنے مرکز سے اس کے متعلق خط و کتابت کرونگا۔ جو جواب آئے گا میں جناب کو اطلاع دونگا۔

خاکسار عبدالکریم مسجد احمدیہ پشاور

گجرات پہنچ کر میں نے تو رسالہ، گوسالہ سامری بصیغہ بیرنگ روانہ کر دیا تاکہ اضاعت سے بچ کر بحفاظت تام آپ کو مل سکے۔ چنانچہ وہ موصول ہوا مگر آپ نے حسب وعدہ مجھے کوئی اطلاع نہیں دی۔

بات اصل میں یہ ہے کہ مریدانہ سلسلہ میں پیر صاحب کے خلاف حق گوئی ممکن نہیں کہ بیعت کے بعد مرید بالکل بے دست و پا اور بے زبان ہو کر ماھئو لاء لا ینطقون کا پورا پورا مصداق ہو جاتا ہے۔

یہ تو پرانا قصہ ہے جس کا رونا رویا گیا ہے۔ آج برسوں بعد پھر مجھے خیال ہوا کہ توفی کی بابت اللہ پاک نے اپنے خاص فضل و کرم سے جو کچھ مجھے پڑھایا سکھایا اور سمجھایا ہوا ہے، اسے میں لکھ کر قطع الوتین (من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

)بشیر الدین کے ہمراہ شائع کردوں جس کا تاریخی نام ٹھاکر توڑ چہل سوال ہے، تو شائد کوئی سعید روح ہدایت پا سکے۔ ورنہ دیگر ذی علموں کے لئے تو وہ انشاء اللہ ضرور مفید ہوگا۔

رہا انعام سو وہ کوئی کیا دے گا۔ بس اللہ پاک کا دیا ہو یہ علمی انعام ہی کافی وافی ہے جس سے حریف قطعاً محروم ہے۔

ابواب الوفا اور لغت عرب

ا۔قاموس میں ہے: و فی با لعهد کو شی ؟ و فاءً ضد غدر کا و فی و الشیء وفیا کصلی تم و کثر فهو و فی و وا فیه و الد ر هم المثقال عد له و او فی علیه اشرف و فلا ناً حقه اعطا وا فیاً کو فاه و و ا فاه فاستو فاه و تو فاه ۔

و فا کا مقابل غدر ہے موت نہیں اور اس کا مجرد اور مفاعلہ اور افعال اور تفعیل اور تفعل اور استفعال سب بابوں کا معنی پورا پورا دینا اور لینا ہوتا ہے۔

۲۔لسان العرب میں ہے:و فی بـا لشئی و او فی و و فی بمعنی ۔وفا کا باب افعال اور تفعیل مجرد ہر سہ ہم معنی ہیں کہ کسی کو کچھ پورا پورا دینا۔

۳۔لسان العرب میں ہے کہ تـو فیت الما ل منه و استو فیته اذا ا خذ ته کله ۔وفا کا باب تفعل اور استفعال دونوں ہم معنی ہیں کہ میں نے اس سے اپنا سارا مال پورا وصول کرلیا۔

۴۔لسان العرب میں ہے کہ تو فاه هو منه و استو فاه لم ید ع منه شیئاً ۔وفا کا باب تفعل اور استفعال دونوں ہم معنی ہیں کہ میں نے اس سے جو کچھ وصول کرنا تھا پورے طور پر وصول کرلیا ہے، ایسا کہ اسکی طرف کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا

۵۔اساس البلاغہ میں ہے کہ استو فاه و تو فاه استکمله ۔وفا کا باب استفعال اور تفعل دونوں ہم معنی ہیں اس نے اس سے جو کچھ لینا تھا کامل طور پر وصول کرلیا ہے

۶۔مصباح المنیر میں ہے کہ تـو فیتـه و استو فیته بمعنی وفا کا باب تفعل اور استفعال دونوں ہم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

معنی ہیں کہ میں نے اس سے جو کچھ لینا تھا پوری طرح سے وصول کر لیا ہے۔

ان شش لغوی حوالوں میں تین باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

ا۔ آئمہ فن نے ان تمام بابوں کو وفا میں بیان فرما کر اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ ان سب کا مادہ وفا ہے۔ اور وفا داری اور بے وفائی کا مفہوم سب کو معلوم ہے بلکہ وفا مشعر زندگی ہے چنانچہ قاموس وغیرہ میں ہے کہ

ما ت فلا ن و انت بو فاءٍ اے بطو ل عمر تد عو له بذ لك

فلاں شخص تو مر گیا اور تو اب تک زندہ ہے۔

۲۔ باب تفعل کو دیگر بابوں کے ہم معنی دے کر اس کی تخصیص کو توڑ دیا گیا ہے

ص ۵۔ چنانچہ امام فن زمخشری کشاف سورہ سجدہ میں فرماتے ہیں کہ

تو فیت حتی من فلا ن و استو فیته ا ذا ا خذ ته وا فیاً کا ملاً من غیر نقصان و التفعل و الاستفعا ل یلتقیا ن فی موا ضع منها تقصیة و استقصیته و تعجلة و استعجلته .

باب تفعل اور استفعال کئی جگہوں، ایک دوسرے کے معنوں میں آجاتے ہیں لہذا وفا کے ان ہر دو بابوں میں یہ بات ملحوظ ہے کہ میں نے فلاں سے اپنا حق پورے طور پر وصول کر لیا ہے ایسا کہ اس کی طرف اب کچھ بھی بقایا نہیں۔

اور علامہ آلوسی بھی اس مقام پر روح المعانی میں اسی طرح فرماتے ہیں کہ

ا صل التو فی ا خذ الشئی بتما مه و فسربا لا ستیفاء لا ن التفعل و الاستفعال یلتقیا ن کثیراً کتقضیة و تعجلته و استعجلته.

وفا کا باب تفعل اور استفعال ہم معنی ہیں جس سے لغوی ضابطہ کے مطابق کسی چیز کو پوری طور سے حاصل کرنا مراد ہے۔

۳۔ فاعل اور مفعول بہ کو ضمیروں کی صورت میں بیان فرما واضح کر دیا گیا کہ ان کے تقید کی کچھ ضرورت نہیں خواہ کوئی فاعل ہو اور مفعول بہ اور خواہ کوئی باب بہر حال معنی اس کے پورا لینا اور پورا دینا ہی ہوگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابواب الوفا اور لغت حدیث

۷۔۱۔فائق زمخشری میں ہے: وفت اے تمت و طالت

۸۔۲۔نہایہ ابن الاثیر میں ہے: و فی الشئی و و فی ا ذا تم و کمل

۹۔۳۔ نیز نہایہ میں ہے: یقال و فی با لشئی و او فی و و فّی بمعنیً

۱۰۔۴۔ نیز نہایہ میں ہے: و استو فیت حتی ا خذ ته تا ماً

۱۱۔۵۔مجمع البحار میں ہے: و فی با لشئی و او فی و و فی بمعنیً

۱۲۔۶۔ نیز مجمع میں ہے: استو فیت حقی اے ا خذ ته تا ماً

(صحیح بخاری صحیح مسلم میں ارشاد نبوی ہے کہ من ابتاع (اتباع ؟) طعاماً فلا یبعه حتی یستوفیه خرید کردہ مال پوری طرح سے وصول پا کر فروخت کیا جائے جس کا صحیح بخاری صحیح مسلم میں بالفاظ نبوی یوں ترجمہ آیا ہے کہ لا تبعه حتی تقبضه

اور صحیح مسلم میں یوں آیا ہے حتی ینقله من مکا نه

اور صحیح مسلم میں یوں بھی آیا ہے کہ یحمله الی اهله

اور صحیح مسلم میں یوں بھی آیا ہے کہ حتی یکتا له

اور سنن ابوداؤد میں یوں بھی آیا ہے کہ حتی یبلغه الی ر حله

اور سنن ابوداؤد میں یوں بھی آیا ہے کہ حتی یجو ز ها التجار الی ها لهم (ر حا لهم ؟)

اور صحیح مسلم میں یوں آیا ہے حتی یووه الی ر حا لهم

اور مسلم میں یوں بھی آیا ہے کہ حتی یحولوا۔حمل ونقل اور احوز وتحویل اور قبض وابلاغ اور کیل وایفاء ۔گویا ایفاء اور استیفاء کی مختلف تعبیریں ہیں و التو فی بمعناہ کما مر هنا ك ۔اثری)

۱۳۔۷۔ نیز مجمع میں ہے: قد تکو ن الو فا ت قبضاً لیس بمو تٍ

ان سات لغوی حوالوں کا مطلب وہی ہے جو کہ اوپر بیان ہوا ہے مگر چونکہ یہ لغت حدیث اس لئے انہیں علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔

ابواب الوفا اور لغت قرآن

۱۴۔۱۔مفردات القرآن راغب میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوا فی الذی بلغ التما م یقال در ھم وافٍ و کیل وافٍ واوفیت الکیل و الوز ن

۱۵۔۲۔ نیز مفردات میں ہے:

او فی اذا ا تم العھد و لم ینقض حفظه و اشقا ق ضده و ھو الغدر یدل علی ذلك و ھو التر ك

۱۶۔۳۔ نیز مفردات میں ہے:

و تو فیتاہ الشئی بذ له وا فیاً و استیفاہ تنا وله وا فیاً

ان ہر سہ لغوی حوالوں کا بھی وہی مطلب ہے جو کہ اوپر بیان ہوا ہے مگر چونکہ یہ لغت قرآن ہے اس لئے انہیں علیحدہ بیان کیا گیا ہے۔

لفظ توفی بتصریح قیود ثلاثہ و آئمہ لغت

۱۷۔۱۔ علامہ زمخشری (مرزا غلام احمد صاحب اپنی سب سے آخری کتاب براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۲۰۹ میں توفی پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ علامہ امام زمخشری لسان عرب کا مسلّم امام ہے اور اس فن میں اس کے آگے تمام مابعد آنے والوں کا سر تسلیم خم ہے اور کتب لغت کے لکھنے والے اس کے قول کو سند لاتے ہیں جیسا کہ صاحب تاج العروس بھی جا بجا اس کے قول کی سند پیش کرتا ہے۔

نیز اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۸ پر فرمایا کہ: زبان عرب کا ایک بے مثل امام جس کے مقابلہ میں کسی کو چوں و چرا کی گنجائش نہیں یعنی علامہ زمخشری)۔

پھر اس پر آپ حاشیہ ارقام فرماتے ہیں کہ: واضح رہے کہ اس جگہ جو ہم نے زمخشری کو علامہ اور امام کے نام سے یاد کیا ہے وہ محض باعتبار تبحر فن لغت کے ہے کیونکہ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ شخص زبان عرب کی لغات اور انکے استعمال کے محل اور مقام اور ان کے الفاظ فصیح اور غیر فصیح اور لغت جدید اور لغت ردی؟ اور مترادف الفاظ کے فروق اور خصوصیتیں اور ان کی ترکیبات اور ان کے الفاظ قدیم اور متحدث اور قواعد لطیفہ صرف و نحو بلاغت سے خوب ماہر اور ان سب باتوں میں امام اور علامہ وقت تھا نہ کہ کسی اور بات میں) نے اپنی کشاف میں متوفی کا ترجمہ مستوفی کیا ہے (اگر کسی لفظ کے لغۃً کئی ایک معنی ہوں اور مفسروں نے یکے بعد دیگر خواہ تحقیقاً یا تقلیداً اسے صرف ایک ہی معنی پر محمول فرمایا ہے تو یہ ذھول ہو سکتا ہے۔ کوئی حرج نہیں اور دوسرا معنی بھی باطل نہیں۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کا کوئی ایسا معنی بیان کر دیں جس کا وہ لغۃً متحمل نہیں کہ یہ مسلم مفسروں کی شان سے بعید ہے۔ کشاف کی طرح دیگر تفسیروں میں بھی تصریح ہے کہ اللہ پاک کے فاعل اور انسان کے مفعول بہ ہونے کی صورت میں باب تفعل کا معنی موت کے علاوہ دوسرا بھی ہو سکتا ہے۔ لہذا یہ مرزائی قاعدہ فرضی ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عربی ہرگز نہیں۔اثری)۔جو باب استفعال ہے۔پس اگر اللہ تعالی کے فاعل اور انسان کے مفعول بہ ہونے کی صورت میں وفا کا باب تفعل دیگر بابوں سے الگ تھلگ ہو کر موت کے سوا کسی دوسرے معنی کا متحمل نہ ہوتا تو متوفی کا ترجمہ مستوفی ہرگز نہ کیا جاتا کیونکہ باب استفعال دیگر بابوں کی طرح موت کے معنوں کا ہرگز متحمل نہیں۔ورنہ مرزا غلام احمد صاحب کے ارشاد مندرجہ آئینہ کمالات اسلام استوفانی کا ترجمہ یوں کرنا پڑے گا کہ خدا نے مجھے مار لیا،جو خود آنجہانی اور اس کے مریدوں کے نزدیک بھی درست نہیں۔

۱۸۔۲۔امام زمخشری اپنی قابل قدر کتاب اساس البلاغۃ میں فرماتے ہیں کہ

و من المجاز توفی فلان و توفاه الله و ادرکته الوفاة۔

باب تفعل سے توفی جب کہ اللہ پاک اس کا فاعل اور انسان یا اور کوئی ذی روح مفعول بہ ہو تو اس وقت اس کے موت کے معنی مجاز ہونگے۔حقیقی ہرگز نہ ہونگے۔

۱۹۔۳۔تاج العروس میں ہے کہ

و من المجاز ادرکته الوفاة اے الموت و المنیة و توفی فلان اذا مات و توفاه الله عز و جل اذا قبض روحه

اللہ پاک کے فاعل اور انسان یا کسی دیگر ذی روح کے مفعول بہ ہونے کی صورت میں باب تفعیل سے موت کے معنی مجازی معنی ہے حقیقی ہرگز نہیں۔

پس اگر اللہ کے فاعل اور انسان یا کسی دیگر ذی روح کے مفعول بہ ہونے کی صورت میں توفی موت سے مخصوص ہو جاتا ہے تو آئمہ لغت کا اسے ایسی صورت میں مجازی معنوں پر محمول کرنا بے معنی ہوگا جو کہ اہل لغت کی شان سے ہرگز مناسب نہیں ہے۔

شرائط ثلاثہ کی موجودگی میں جب آئمہ لغت موت کو مجازی معنی قرار دیتے ہیں تو ایسی صورت میں حقیقی معنی کیا ہونگے۔وہی جو کہ مجدد وقت مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کیا کرتے تھے۔ورنہ حقیقت کا ابطال لازم آئے گا جو کسی طرح پر بھی مناسب نہیں۔

۲۰۔۴۔قاضی بیضاوی سورہ مائدہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ التوفی اخذ الشئی وافیاً و الموت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوع منه (اس لغوی حوالہ کے یہ الفاظ تفسیر ابوسعود، سراج منیر، جامع البیان، فتح البیان، فتح المنان، کبیر وغیرہ سنی تفسیروں بلکہ صافی شیعہ تفسیر میں بھی موجود ہیں۔ مگر میرے پیش نظر اس وقت ان کی لغوی حیثیت ہے، تفسیری ہرگز نہیں۔ اثری) تو فی لغت میں کسی چیز کو پوری طرح سے پکڑ لینا ہوتا ہے اور موت بھی اس کی ایک نوع ہے۔

لغوی ترجمہ کرتے وقت قاضی صاحب (حوالہ ۱۷، اور ۲۰ نام کے اعتبار سے تفسیری اور مضمون کے لحاظ سے لغوی ہے۔ اول الذکر کی بابت تو گذر چکا ہے کہ مرزا صاحب نے اسے امام فن تسلیم کیا ہے۔ اور مؤخر الذکر عربیت میں اس کی مثل اور نظیر ہے۔ اثری) نے باب تفعل کو خاص طور پر پیش نظر رکھا ہے اور اس کے ذریعہ کسی ذی روح کی موت کے اظہار کو نوعی ترجمہ بتایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک شرائط ثلاثہ کی موجودگی میں بھی دیگر انواع ومعانی کا احتمال موجود ہوتا ہے۔ ورنہ شرائط ثلاثہ کی موجودگی میں موت کو نوعی معنی قرار دینا صریحاً غلط ہوگا جو کہ آئمہ لغت کی علمی شان سے بعید ہے۔

ہاں یہ ضروری ہے کہ موت کے اظہار کے لئے دیگر بابوں کو چھوڑ صرف اسی باب کو استعمال کیا جائے کیونکہ دیگر جملہ ابواب موت کے معنوں کے ہرگز متحمل نہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ جہاں یہ باب مستعمل ہو، اس جگہ موت ہی مراد لی جائے۔

پس اہل لغت کے نزدیک و فی فلا ن او و فاہ اللہ او اوفاہ و استو فاہ سے موت ہرگز مراد نہیں ہوسکتی۔ اظہار موت کے لئے تو فی فلا ن او تو فاہ اللہ او تو فاہ المو ت او تو فاہ ملك المو ت کہا جائے۔ پہلی صورت میں فاعل اگرچہ مذکور نہیں مگر وہ اللہ پاک ہی ہے اور دوسری صورت میں فاعل ظاہر ہے اور تیسری صورت میں اگرچہ موت اور چوتھی میں فرشتہ ہے، مگر دراصل اللہ پاک ہی فاعل ہے موت اور فرشتہ اصل نہیں، اور ان سب صورتوں میں موت کا معنی پھر بھی مجازی ہے جو کہ کبھی مراد ہوتا ہے اور کبھی نہیں کہ حقیقت دوسروں سے مشترک ہے اور غالباً یہی وہ جگہ ہے جہاں پر مرزا صاحب نے اہل لغت کی بات نہ سمجھ کو ٹھوکر کھائی

فكشفنا عنك غطاء ك فبصر ك اليو م حد يد (ق:۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابواب الوفاء اور قرآن مجید

۱ ۔ من اوفی بعھدہ من اللہ ۔ (توبہ:۱۱۱) ۔ تفعیل

۲ ۔ ثم یجزاہ الجزاء الاوفی ۔(نجم:۴۱)

۳ ۔ و اذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن ۔ (بقرہ)

۴ ۔ و ابراھیم الذی وفی ۔ (نجم:۳۷) ۔ تفعیل

۵ ۔ و وجد اللہ عندہ فوفاہ حسابہ ۔ (نور:۲۹) ۔ تفعیل

۶ ۔ یومئذ یوفیھم اللہ دینھم الحق ۔ (نور:۲۵) ۔ تفعیل

۷۔ لیوفینھم ربک اعمالھم ۔ (ھود:۱۱۱) ۔ تفعیل

۸ ۔ نوف الیھم اعمالھم فیھاو ھم فیھا لا یبخسون (ھود:۱۵) ۔تفعیل

۹ ۔ و انا لموفوھم نصیبھم غیر منقوص ۔ (ھود:۱۰۹) ۔ تفعیل

۱۰ ۔فیوفیھم اجورھم ۔ (آل عمران:۵۷)۔ تفعیل

۱۱۔ و انما توفون اجورکم یوم القیامۃ ۔ (آل عمران:۱۸۵) ۔ تفعیل

۱۲ ۔ و وفیت کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمون ۔ (آل عمران:۲۵) ۔ تفعیل

۱۳ ۔ ثم توفی کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمون ۔ (آل عمران:۱۶۱) ۔ تفعیل

۱۴ ۔ ثم توفی کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمون ۔(بقرہ:۲۸۱) ۔ تفعیل

۱۵ ۔ و توفی کل نفس ما عملت و ھم لا یظلمون ۔ (نحل:۱۱۱)۔ تفعیل

۱۶ ۔ یوف الیکم و انتم لا تظلمون ۔ (بقرہ:۲۷۲) ۔ تفعیل

۱۷ ۔ لیوفیھم اعمالھم و ھم لا یظلمون ۔ (احقاف) ۔ تفعیل

۱۸ ۔ یوف الیکم و انتم لا تظلمون ۔ (انفعال ؟) تفعیل

۱۹ ۔ و وفیت کل نفس ما عملت ۔(زمر) ۔ تفعیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰ ۔ انما یو فی الصا برو ن ا جر ھم بغیر حسا ب ۔ (زمر) ۔ تفعیل

۲۱ ۔ لیو فیھم ا جو ر ھم ۔ (فا طر)۔ تفعیل

۲۲ ۔ فیو فیھم ا جو ر ھم ۔ (نساء) ۔ تفعیل

۲۳ ۔ انی او ف الکیل۔ (یو سف) ۔ افعا ل

۲٤ ۔فاو ف لنا الکیل ۔ (یو سف) ۔ افعا ل

۲۵ ۔ او فوا بعھدی ۔ (بقرہ) ۔افعا ل

۲٦ ۔ او ف بعھد کم ۔ (بقرہ) ۔ افعا ل

۲۷ ۔ والمو فو ن بعھد ھم ۔ (بقرہ) ۔ افعا ل

۲۸۔ فمن یمکث فا نما نکث علی نفسه و من او فی بما عا ھد علیه الله ۔(فتح) ۔ افعا ل

۲۹ ۔ من او فی بعھدہ و اتقی ۔ (آل عمرا ن)۔ افعا ل

۳۰ ۔ یو فو ن بعھد الله و لا ینقضو ن المیثا ق۔ (رعد) ۔ افعا ل

۳۱۔ و لیو فوا نذ ور ھم ۔ (حج) ۔ افعا ل

۳۲ ۔ یو فو ن با لنذر ۔ (د ھر) ۔ افعا ل ۔

۳۳۔و بعھد الله او فوا ۔ (انعا م) ۔ افعا ل

۳٤۔ او فوا بعھد الله ا ذا عا ھد تم ولا تنقضون الا یمان بعد تو کید ھا ۔(نحل) ۔ افعا ل

۳۵ ۔ او فوا بالعھد ان العھد کا ن مسئو لاً ۔(بنی اسرا ئیل:۳٤) ۔ افعا ل

۳٦۔ او فو ا الکیل ا ذا کلتم ۔ (بنی اسرا ئیل:۳۵)۔ افعا ل

۳۷ ۔ او فوا بالعقو د ۔ (ما ئدہ:۱) ۔ افعا ل

۳۸ ۔ او فوا الکیل و المیزا ن با لقسط۔ (انعا م:۱۵۲)۔ افعا ل

۳۹ ۔ او فوا الکیل و لا تکو نوا من الخا سرین ۔(شعراء:۱۸۱) ۔ افعا ل

٤۰۔ او فوا المکیا ل و المیزا ن با لقسط و لا تبخسوا الناس اشیاء ھم ۔(ھود:۸۵)۔ افعا ل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٤١۔ او فوا الکیل و المیزا ن و لا تبخسوا الناس اشیاء ھم ۔(اعرا ف:٨٥) ۔ افعا ل ۔

٤٢ ۔ اذا کتا لوا علی النا س یستو فو ن ۔ (تطفیف:٢) ۔ استفعا ل

٤٣ ۔ ھو الذی یتو فا کم با للیل ۔ (انعا م:٦٠) ۔ تفعل

٤٤ ۔ اللہ یتو فی ا لا نفس ۔ (زمر:٤٢) ۔ تفعل

٤٥ ۔ او نتو فینک فا نما علیک البلا غ ۔(رعد:٤٠) ۔ تفعل

٤٦ ۔ او نتو فینک فا لینا مر جعھم ۔(یو نس:٤٦) ۔ تفعل

٤٧ ۔ او نتو فینک فا لینا یر جعو ن ۔ (مو من:٧٧) ۔ تفعل

٤٨ ۔ و تو فنا مع ا لا برا ر ۔(آل عمرا ن:١٩٣) ۔ تفعل

٤٩ ۔ و تو فنا مسلمین ۔ (اعرا ف :١٢٦)۔ تفعل

٥٠ ۔ تو فنی مسلماً و الحقنی بالصا لحین۔ (یو سف:١٠١)۔ تفعل

٥١ ۔ یتو فا کم ملک المو ت الذی و کل بکم ۔ (سجدہ:١١)۔ تفعل

٥٢ ۔ تو فتہ ر سلنا و ھم لا یفر طو ن ۔ (انعا م:٦١) ۔ تفعل

٥٣ ۔ ا ذا جا ء تھم ر سلنا یتو فو نھم ۔(اعرا ف:٣٧) ۔ تفعل

٥٤ ۔ فکیف اذا تو فتھم الملا ئکۃ ۔ (محمد:٢٧) ۔ تفعل

٥٥۔ یتو فی الذ ین کفروا الملا ئکۃ ۔ (انفا ل:٥٠) ۔ تفعل

٥٦ ۔ ان الذین تو فا ھم الملا ئکۃ ظا لمی انفسھم۔ (نساء:٩٧) ۔ تفعل

٥٧۔ الذین تتو فا ھم الملا ئکۃ ظا لمی انفسھم۔(نحل:٢٨) ۔ تفعل

٥٨ ۔ الذین تتو فا ھم الملا ئکۃ طیبین یقو لو ن۔ ۔ (نحل:٣٢) ۔ تفعل

٥٩ ۔ولکن اعبد اللہ الذی یتو فا کم ۔ (یو نس:١٠٤) ۔ تفعل

٦٠ ۔ و اللہ خلقکم ثم یتو فا کم ۔ (نحل:٧٠) ۔ تفعل

٦١ ۔ و منکم من یتو فی ۔ (مو من:٦٧) ۔ تفعل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٦٢ ۔ و منكم من يتو فى ۔(حج:٥)۔ تفعل

٦٣ ۔ يا عيسى انى متو فيك ۔ (آل عمران:٥٥) ۔ تفعل ۔

٦٤۔فلما تو فيتنى كنت انت الر قيب عليهم ۔(مائده:١١٧) ۔ تفعل

٦٥۔ حتى يتو فا هن المو ت ۔ (نساء:١٠) ۔ تفعل ۔

٦٦ ۔ و الذين يتو فو ن منكم و يذرو ن ازوا جاً يتر بصن بانفسهن اربعة اشهر و عشرا۔ (بقره:٢٣٤)۔ تفعل

٦٧ ۔ و الذ ين يتو فو ن منكم و يذرو ن ازوا جاً و صية لازواجهم۔ (بقره: ٢٤٠) ۔ تفعل

آیات کریمات ۳۹، ۹، ۵۲، ۸، ۴۰، ۴۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۳۰، ۳۴، ۲۸ میں وفا کا ترجمہ غیر تخسیر اور غیر منقوص اور عدم تفریط اور عدم نخس اور عدم ظلم اور عدم نقض اور عدم نلث (نکث ؟) فرما کر اللہ پاک نے خود کر دیا ہے جس سے لفظ تو فی کی اصل بنائے لغوی صاف طور پر آشکارا ہو جاتی ہے۔

اور آیت کریمہ ۴ میں جس مفہوم کو وفی فرما کر ظاہر کیا گیا ہے، اسے آیت کریمہ ۳ میں اتم سے تعبیر کیا گیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وفاء بمعنی تمام و کمال ہے جو سب اہل لغت کرتے چلے آرہے ہیں ۔ بلکہ امام راغب نے مفردات میں ان ہر دو (۳ ، ۴) آیتوں کو ہم معنی قرار دے کر فرمایا ہے کہ فتو فيته انه بذل المجهود فى جميع ما طو لب به خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے الٰہی مطالبات کو ٹھیک طور پر پورا کیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے چیلنج میں موت اور قبض روح کا ذکر فرمایا ہے جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ موصوف گویا دو معنوں کو مستثنیٰ فرما رہے ہیں حالانکہ یہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ قبض روح اور موت ان کے نزدیک ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، کوئی الگ الگ مفہوم نہیں چنانچہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۱ پر فرمایا کہ

تمام قرآن شریف میں اول سے آخر تک یہ لفظ فقط روح کے قبض کرنے کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

نیز ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۰۲ پر فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن شریف میں اول سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے ان تمام مقامات میں توفی کے معنی موت ہی لئے گئے ہیں۔

پہلے حوالے میں فقط کہہ کر قبض روح کے علاوہ کسی دوسرے معنی کی قرآن میں کوئی گنجائش نہیں چھوڑی اور دوسرے حوالے میں، ہی، بول کر موت کے سوا کسی دوسرے مطلب کو قرآن میں کوئی جگہ نہیں دی۔ اب یا تو ان دونوں حوالوں میں باہمی نفی و اثبات کا تخالف اور تضاد تسلیم کرنا پڑے گا اور یا پھر قبض روح اور موت کو ہم معنی قرار دے کر دونوں میں تطبیق دینی پڑے گی اور اسی کو میں نے حسن ظنی کی بنا پر ترجیح دی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے اس اختراعی ضابطہ کو عربوں سے نقل نہیں فرمایا بلکہ صاف صاف اقرار فرمایا ہے کہ کتب حدیث ولغت وادب کے مطالعہ سے میرا یہ استقراء ہے جس کا ابطال ممکن نہیں۔

ممکن ہے کہ آپ نے اس خیال سے متعدد کتابوں کا مطالعہ کیا ہو مگر استقراء ہرگز تام نہیں کیونکہ ازالہ اوہام کی جدول میں قرآن مجید کی تمام آیتوں کو درج کرتے ہوئے ایک آیت کو آپ نے شامل نہیں فرمایا جس کا میں آئندہ چل کر بیان کرونگا۔

غلطی نمبر ۱۔ اگر آپ نے جدول میں اس آیت کے اندراج کو عمداً چھوڑا ہے تو پھر ہم کو کیا وثوق ہوسکتا ہے کہ آپ نے دیگر کتابوں کا مطالعہ کرتے وقت ان مثالوں کو عمداً نظر انداز فرمایا ہو جو آپکے مطلب کے خلاف ہوں۔ جب قرآن جیسی مشہور ومعروف اور محفوظ ومتداول کتاب میں یہ بدترین روش اختیار کی گئی ہے تو دوسری کتابوں کا پھر اللہ ہی حافظ ہے۔

اور اگر عدم اندراج کی وجہ تعمد نہیں بلکہ ذہول اور کوتاہی ہے تو پھر دوسری کتابوں کی بابت کیونکر اطمینان ہوسکتا ہے کہ ان میں ذھول نہیں ہوسکا۔ پس جب قرآن مجید کے استقراء کا یہ حال ہے کہ جس کی آیتوں کو حافظوں سے دریافت کیا جاسکتا ہے اور نجوم الفرقان سے نہایت آسانی سے نکالی جاسکتی ہیں، تو دوسری کتابوں کا استقراء کیونکر کامل ہوسکتا ہے۔

غلطی نمبر ۲۔ نیز آپ نے ازالہ اوہام کی جدول میں آیت شماری کرتے وقت تین آیتوں پر سورہ مومن کا حوالہ دیا ہے حالانکہ سورہ مومن میں صرف دو ہی آیتیں ہیں تیسری کوئی آیت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ نے تیسری آیت از خود تجویز فرمائی ہے تو یہ قرآن مجید پر سخت کمینہ حملہ ہے اور اگر نمبر بڑھانے کے لئے ایک آیت کو مکرر تحریر فرمایا ہے تو بھی دیانت کے خلاف ہے اور یہی وجہ غالب معلوم ہوتی ہے کیونکہ ازالہ اوہام کے دیگر اڈیشنوں میں بھی یہ غلطی بدستور چلی آتی ہے جس کی توجہ دلانے پر بھی آج تک اصلاح نہ ہوسکی اور اگر ذہول پر محمول کریں تو پھر آپ کے استقراء کی حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ جب قرآن مجید کی بیس پچیس تک آیت شماری کا یہ حال ہے تو دیگر کتابوں سے ہزاروں کی اعداد شماری کیونکر درست ہوئی ہوگی۔

دلائل و براہین

ثبوت نمبرا

درمنشور ۳۲۹ جلد ۵ میں بحوالہ ابن ابی حاتم اور ابن منذر، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے

فیتوفی اللہ النفس فی منامہ و یدع الروح فی جسدہ و جوفہ یتقلب و یعیش۔ (الحدیث)۔ اور نیند میں جو اللہ پاک ہر ایک جاندار کی توفی فرماتا ہے تو اس سے سچ مچ موت واقع نہیں ہو جاتی بلکہ وہ بدستور زندہ ہی رہتا ہے اور روح اس کے جسم میں رواں دواں ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ کروٹ بدلتا اور سانس لیتا اور کھانا ہضم کرتا ہے۔

ثبوت نمبر۲

ھو الذی یتوفاکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنہار ثم یمیتکم فیہ لیقضی اجل مسمی ۔(الانعام:۶۰)۔ وہ ذات پاک ہے جو گزشتہ دن کی تھکاوٹ سے آرام دینے کے لئے تمہیں رات کو سلا دیتا ہے۔ پھر دوسرے دن تمہیں بمثل سابق کاروبار کے لئے جگا دیتا ہے تا اسی طرح پر تمہاری مقررہ زندگی ختم کرے۔

اس آیت کریمہ میں ہر سہ شرائط موجود ہونے پر بھی موت کا ترجمہ ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ سویا ہوا مردہ نہیں کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح کرے یا اس کا ورثہ تقسیم ہو جائے۔ بلکہ زندہ ہے اور ہر روز نیند کی صورت میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی تو فی فرماتا ہے۔

ثبوت نمبر۳

اللہ یتو فی ا لا نفس (نفس کی جمع انفس اور نفوس دونوں طرح قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے اور انفس سے اس جگہ تمام ناطق اور غیر ناطق ذی روح مراد ہیں کہ اللہ پاک ان سب کی تو فی فرماتا ہے۔ انہیں سلاتا اور بے ہوش کرتا ہے اور وقت پر مار بھی دیتا ہے۔ تفسیر اکلیل صفحہ ۱۷۶ اور درمنثور صفحہ ۱۱ جلد ۳ میں بحوالہ ابوالشیخ حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی کے دریافت کرنے پر جواباً فرمایا:

انہ سئل من یقبض اروا ح البھا ئم قا ل ملك المو ت فبلغ الحسن فقا ل صدق و ان ذلك فی کتاب اللہ ثم تلا ھذہ ا لآ یۃ .

انسانوں کی طرح تمام دیگر حیوانوں کی ارواح بھی ملک الموت ہی قبض کرتا ہے۔ جسے حسن بصری نے سن کر فرمایا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہے۔ نیز درمنثور صفحہ ۱۸۴ جلد ۴ میں بحوالہ ابوالشیخ عقیل دیلمی انس سے مرفوعاً آیا ہے کہ گھوڑوں خچروں و نیز بہائم کی اور چیونٹیوں و نیز جملہ حشرات کی اور ٹڈی مچھروں اور نیز جملہ پرندوں کی قبض اللہ اروا حھا اللہ پاک ہی قبض فرماتا ہے۔ نیز ص ۱۷۳ جلد ۵ میں بحوالہ طبرانی ابونعیم ابن مندہ مرفوعاً ملک الموت کا بیان آیا ہے کہ

و اللہ ما ار دت ان اقبض بعو ضۃ ما قدر ت علی ذلك حتی یکو ن اللہ ھو یاذن بقبضھا ۔

میں اللہ پاک کے حکم کے بغیر ایک مچھر کی روح بھی قبض نہیں کرسکتا۔ مقدمات ابن رشد صفحہ ۱۶۱ جلد ا میں ہے

فملك المو ت یقبض اروا ح کل حیٍ فی البر و البحر .

نیز صفحہ ۱۶۴ میں ہے کہ انہ یقبض رو ح کل حی من الجن و ا لا نس و غیر ھم .

نیز صفحہ ۱۶۲ میں کہ وا ن کا ن قا بض ا لارو ا ح و متو فی ا لا نفس با ذن ر بہ فالقابض علی الحقیقۃ و المتو فی ھو اللہ ر ب العا لمین.

بظاہر اگرچہ سب جنوں اور انسانوں بلکہ تمام بری بحری جانداروں کی ارواح ملک الموت ہی توفی اور قبض کرتا ہے مگر دراصل قابض اور متوفی سب کا خود اللہ پاک ہے ملک الموت اور اس کے اعوان و انصار کی طرف قبض اور توفی کی نسبت مجازی ہے۔

اور درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۷۳ میں ہے کہ کوئی ملک الموت انسانوں کی اور جنوں کی اور پھر کوئی ان میں سے نیکوں کی اور کوئی بدوں کی اور کوئی پرندوں کی اور کوئی چرندوں کی اور کوئی درندوں کی اور کوئی چیونٹیوں اور کیڑوں مکوڑوں اور حشرات الارض کی اور کوئی مچھلیوں کی اور کوئی فرشتوں کی روحوں کے قبض پر اللہ پاک کی طرف سے مقرر ہے، ہاں شہداء بحر و نیز آخری فرشتہ کا براہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راست خود اللہ پاک قابض ہے

مرزا صاحب نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸، اور انجام آتھم صفحہ ۱۴۰ میں جو فرمایا ہے کہ توفی کا لفظ غیر انسانوں پر استعمال نہیں ہوا اور یہ کہ ان کی ارواح مقبوض نہیں، سو یہ قرآن مجید اور اس کے علوم سے محرومی ہے اور اسی طرح پر مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے اپنی تفسیر کے ص ۴۵۱؟ پارہ ۷ میں جو فرمایا ہے کہ عام حیوان تو کیا کسی جن وانس کی بھی روح قبض نہیں ہوتی بلکہ جیسے کہ وہ پیدائش کے وقت مادہ سے ہی پیدا ہو جاتی ہے کہیں باہر سے آ کر داخل نہیں ہوتی، اسی طرح موت کے وقت بھی وہ اس میں ہی بھسم ہو کر فنا ہو جاتی ہے۔ سو اس کی اصل وجہ نبوی حدیثوں کی تغلیط اور عالم برزخ کا انکار اور عذاب قبر سے فرار ہے۔ اثری) حين موتها و التى لم تمت فى منامها فيمسك التى قضى عليها الموت و يرسل الا خرى الى اجل مسمى (زمر:۴۲)۔ ناطق اور غیر ناطق تمام حیوانوں کی توفی بصورت نیند خدا تعالیٰ ہی ہر روز فرماتا ہے۔ پھر اس سلسلہ میں جن کی موت کا وقت آ جاتا ہے ان کی توفی اس وقت موت کی صورت میں فرما کر انہیں دنیا سے رخصت کر دیتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں بھی فاعل اور مفعول بہ کے تقید کے ساتھ توفی کا استعمال موت اور نیند دونوں معنوں میں مشترک طور پر ہوا ہے اور سوئے پڑے کی بابت صاف فرما دیا کہ لم تمت وہ مردہ نہیں بلکہ ایسی توفی وارد ہو جانے پر بھی وہ زندہ ہے۔

مرزا غلام احمد آنجہانی نے آیت ۲ و ۳ کو ازالہ جدول میں شامل فرما کر بہت پریشانی اٹھائی کہ کبھی آپ کو نص قرآن کے خلاف نیند کو موت قرار دینا پڑا اور کبھی جسم کو بے کار چھوڑ دینا فرمایا اور کبھی قبض روح کی قید لگا کر اسے مستثنیٰ کرنے کی بے سود کوشش فرمائی اور مطالبہ کیا کہ قبض جسم مع روح اس کا استعمال بتانے پر مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا (مرزا غلام احمد صاحب یا اس کے کسی نائب نے تو انعام مقرر کا کبھی یقین نہیں دلایا ہاں میر قاسم علی صاحب سہ صدی دوست نے مجدد وقت مولانا ثناء اللہ مرحوم کے بالمقابل تین صد روپیہ کا چیلنج دے کر روپیہ امین کے پاس جمع کرایا جسے مرحوم نے مسلّمہ منصف کے فیصلہ دینے پر فوراً وصول فرمایا۔ عنایت اللہ اثری)

گو ان ہر سہ مثالوں سے ہمارا دعویٰ صاف طور پر ثابت ہو چکا ہے کیونکہ قبض روح اور موت جیسا کہ میں ازالہ اوہام کے حوالہ سے پہلے بیان کر آیا ہوں ایک ہے مگر میں جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کے لئے جسم اور روح ہر دو پر بقیو د ثلاثہ اس کا استعمال ثابت کرتا ہوں، اور اس کے دیگر معانی پر بھی روشنی ڈالتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت نمبر۴

وا مّا نر ینك بعض الذی نعد هم او نتو فینك فا لینا مر جعهم ثم الله شهید علی ما یفعلو ن ۔(یونس:۴۶)۔

اگر ہم تیری اس مکی زندگی میں تیرے روبرو اہل مکہ پر وعدہ شدیدہ عذاب بھیج دیں تو ہم ایسا کر سکتے ہیں یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ ہم تجھے یہاں سے مدینہ منورہ لے چلیں اور تیرے ہجرت کئے پیچھے انہیں عذاب کریں تو ایسا بھی ہم کر سکتے ہیں بہر حال خدا تعالی مرجع خلائق اور سب افعال نقل و حرکت پر گواہ ہے۔

ثبوت نمبر۵

فا نّما نر ینّك بعض الذی نعد هم او نتو فینك فا نما علیك البلا غ و علینا الحسا ب .(رعد:۴۰)۔ اگر ہم تیری اس مکی زندگی میں تیرے روبروہی اہل مکہ پر وعدہ شدیدہ عذاب بھیج دیں تو ہم ایسا کر سکتے ہیں۔یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ ہم تجھے مدینہ منورہ لے چلیں (مجدد وقت مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے مرزائی چیلنج کا نمبر۲،۳،اور بعض لغوی جوابوں کی رو سے اپنے طرز پر انعام لئے بغیر ابطال فرمایا ہے جیسے کہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر۲ جلد۱۴؟ ۱۸۹۱ء میں شائع ہے۔اب میں نے عرصہ بعد اپنے طرز پر مرزائی چیلنج کا بحسب ارشاد الٰہی و حشر نا علیهم كل شئی قبلاً ما كا نوا لیؤمنوا۔ ۱لآ یه ۔انعام۔ خصم کی طلب کردہ شرائط اور مطابق دنداں شکن اور قلم توڑ جواب بھی دے دیا ہے مگر امید نہیں کہ خلیفہ صاحب یا امیر صاحب اپنی گدیوں کی وجہ سے ایمان ظاہر کریں۔اثری)۔اور تیرے ہجرت کئے پیچھے انہیں عذاب کریں تو ایسا بھی ہم کر سکتے ہیں۔بہر حال تیرا کام تبلیغی ڈیوٹی ادا کرنا ہے چاہے مکہ میں رہ کر ہو یا مدینہ میں جا کر،اور تبلیغی نتائج مرتب کرنا ہمارا کام ہے تیرا نہیں۔

ثبوت نمبر۶

فا مّا نر ینّك بعض الذی نعد هم او نتو فینك فا لینا یر جعو ن

(مومن:۷۷)اگر ہم تیری اس مکی زندگی میں تیرے روبرو اہل مکہ پر وعدہ شدہ عذاب بھیج دیں تو ہم ایسا کر سکتے ہیں یا پھر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دوسری صورت یہ ہے کہ ہم تجھے یہاں سے مدینہ لے چلیں اور تیری ہجرت کے پیچھے انہیں عذاب کریں تو ایسا بھی ہم کر سکتے ہیں بہرحال ہم ہی مرجع انام ہیں

ان ہرسہ آیات میں شرائط ثلاثہ موجود ہونے پر بھی موت کا معنی ہرگز مناسب نہیں کیونکہ توفی موت کے مقابل نہیں بلکہ رؤیت کے مقابل واقع ہو کر عدم رؤیت ظاہر کر رہا ہے۔ جس سے ہجرت مراد ہے جو جسم اور روح دونوں سے وابستہ ہے۔

تفسیر الٰہی

فاما نذھبنّ بك فانّا منھم منتقمون۔ او نرینّك بعض الذی وعدناھم فانّا علیھم مقتدرون ۔ فاستمسك بالذی اوحی الیك انك علی صراط مستقیم۔ و انّه لذکر لك و لقومك و سوف تسئلون ۔(زخرف:۴۱۔۴۴)۔

خواہ تو ہم تجھے یہاں سے مدینہ منورہ لے چلیں تب بھی ہم تیری ہجرت کئے پیچھے ان سے انتقام لیں گے اور خواہ تیری موجودگی میں انہیں عذاب کریں۔ تب بھی ہم اس پر قادر ہیں۔ پس تو ہر حال میں یہاں اور وہاں بھی وحی الٰہی کی پابندی کر۔ اور قوم کو تذکیر کرتا رہ کہ یہی صراط مستقیم ہے جس کی بابت تم سب کو سوال ہوگا۔

اس آیت کریمہ میں وہی بات بیان ہوئی ہے جس کا ذکر ہرسہ آیات سابقہ میں ہو چکا ہے۔ فرق اس قدر ہے کہ سابقہ آیتوں میں جس مفہوم کو نتوفینك سے ادا کیا ہے اسے اس آیت میں نذھبن بك سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تا معلوم ہو کہ اس توفی سے خدا تعالیٰ کا مطلب ذھاب اور ہجرت کروانا ہے، موت ہرگز نہیں اور یہ وہی ذھاب ہے جو حضرت ابراہیم کے کلام میں واقع ہوا ہے کہ انی ذاھب الی ربی سیھدین ۔ (الصافات :۹۹)؟ میں تمہیں چھوڑ اپنے خدا کی طرف جاتا ہوں وہ میرا بہتر بندوبست اور انتظام فرمائے گا۔

پھر موصوف نے اپنے ذھاب کو دوسرے لفظوں میں یوں واضح فرمایا کہ

انّی مھاجر الی ربی انه ھو العزیز الحکیم ۔(العنکبوت:۲۶)۔

میں خدا تعالیٰ کی طرف ہجرت کر جاتا ہوں کہ وہ عزیز و حکیم ہونے کی وجہ سے میری عزت محکم فرمائے گا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سنت اللہ اور توضیح الٰہی

انکار نبوت کی وجہ سے جو منکروں پر عذاب آیا کرتا ہے اس سے نبی (ثم ننجی رسلنا و الذین آمنوا کذ لك حقا علینا ننج المو منین (یونس:۱۰۳) ۔جیسے ارشادات میں اس قاعدہ کا مفصل بیان ہوا ہے۔عنایت اللہ اثری) اور اس کے تابعداروں کو ضرور بچایا لیا جاتا ہے۔خواہ تو انہیں وہاں رکھ کر بچاؤ کی صورت پیدا کر دی جاتی ہے یا پھر انہیں کسی دوسری جگہ بھیج دیا جاتا ہے چنانچہ حضرت نوحؑ کو قوم میں رکھ کر بچایا گیا کسی دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہیں پڑی ۔اور حضرت لوطؑ کو وہاں سے کسی دوسری جگہ بھیج کر بچالیا گیا۔اور یہی صورت یونسؑ کو پیش آئی۔گزشتہ آیتوں میں اسی سنت اللہ کا بیان ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہے

و ان کا دو ا لیستفزو نك من ا لا ر ض لیخر جو ك منها و ا ذا لا یلبثو ن خلا فك ا لا قلیلا سنة من قد ارسلنا قبلك من رسلنا و لا تجد لسنتنا تحو یلا اقم الصلوة لد لو ك الشمس الی غسق ا للیل و قرآن الفجر۔ ان قر آ ن الفجر کان مشهوداً و من ا للیل فتهجد به نا فلة لك عسی ان یبعثك ر بك مقا ماً محمو داً ۔ و قل رب اد خلنی مد خل صدق و اخر جنی مخر ج صد ق و اجعل لی من لد نك سلطا ناً نصیراً ۔(بنی اسرائیل:۷۶۔۸۰)

یہ لوگ تجھے مکہ سے نکالنے کے درپئے ہو رہے ہیں یہ تجھے کیا نکالیں گے جب تو خود ہمارے حکم کی بنا پر یہاں سے ہجرت کر جائے گا تو پھر تیری ہجرت کئے پیچھے یہ بھی چین سے زندگی بسر نہ کر سکیں گے کیونکہ ہمارا تمام انبیاء کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہا ہے کہ تعذیب کے وقت انہیں خواہ رکھ وہاں کر بچالیا یا کسی دوسری جگہ روانہ کر دیا گیا ۔پس تو دلوک سے ابتداء رات کے اندھیرے تک نماز ادا کرتا رہ اور تہجد بھی پڑھا کر عنقریب تیرا خدا تجھے یہاں سے کسی بہتر جگہ روانہ کر دے گا (شان نزول کے اعتبار سے مقام محمود مقام شفاعت ہے جیسے کہ حدیثوں میں آیا ہے اور سیاق اور روانگی مضمون کے لحاظ سے وہ مدینہ طیبہ ہے جیسے کہ میرے ترجمہ سے ظاہر ہے اور ہر ایک مطلب اپنی اپنی جگہ درست ہے اور حدیث نبوی سے ثابت ہے۔صرف غور اور توجہ کی ضرورت ہے۔اثری) اور یوں درخواست کر کہ اے خدایا مجھے عزت کے ساتھ یہاں سے نکال اور عزت سے وہاں داخل کر کہ میں منصور اور غالب ہو کر رہوں۔رسول اللہ ﷺ کو خدا نے یہ دعا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھا کر ہدایت فرمائی کہ وہ اس کا وظیفہ پڑھیں :

قل رب امّا ترینی ما یو عدو ن۔ رب فلا تجعلنی فی القوم الظالمین۔ و انّا علی ان نر یك ما نعد هم لقا درو ن ۔ ادفع بالتی هی احسن السیئة نحن اعلم بما یصفو ن (مومنون:۹۳۔۹۵)

گو اہل مکہ تیرے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کر رہے مگر تو عفو سے کام لے کر درگزر کرتا رہے۔ ممکن ہے کہ تیرے روبرو انہیں مبتلاء عذاب کر دیا جائے اور چونکہ یہ وقت خوف کا ہوگا اس لئے بمطابق و اتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خا صة ۔ واعلموا ان الله شد ید العقا ب ۔ (الانفال: ۲۵) دعا کرتے رہا کرو کہ خدایا اگر تو میرے روبرو انہیں عذاب کرے تو مجھے اپنی حکمت کاملہ سے بچالینا۔ تو مجھے کسی دوسری جگہ بھجوا دینا۔ چنانچہ بحسب ارشاد الٰہی رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں عموماً یہ مذکورہ قرآنی دعا پڑھا کرتے تھے۔

تفسیر نبوی اور ثبوت نمبر ۶

بحسب روایت احمد، عبدالرزاق، طبرانی، حاکم، بزاز، عبد بن حمید، ابن نصر، ابن جریر، ابن مردویہ، بیہقی یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے جو کہ مذکورہ قرآنی دعا کا خلاصہ ہے کہ

واذا اردت بقو م فتنة فتو فنی الیك غیر مفتو ن

اے خدایا جب تو اپنے بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنے لگے تو پہلے میری نگرانی کا بندوبست فرمالے کہ میں غیر مفتون ہو کر اپنی جان بچالوں۔

گویا یہ حدیث نبوی الفاظ الٰہی نتو فینك اور نذ هبن بك کی تفسیر اور ارشاد الٰہی قل رب اما تر ینی ما یو عدو ن۔ ر ب فلا تجعلنی فی القوم الظالمین (المو منون ۹۲۔۹۳) کی پوری پوری تعمیل ہے۔ جس مفہوم کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے لفظوں میں فتو فنی بول کر ظاہر فرمایا ہے اسی مفہوم کو اپنے الٰہی لفظوں میں فلا تجعلنی فی القو م الظا لمین کہہ کر فرمایا ہے۔ چنانچہ تفسیر جامع البیان میں اس قرآنی آیت کے ساتھ اس نبوی حدیث کو بیان فرما کر ظاہر کر دیا ہے کہ ان دونوں کا مطلب ایک ہے۔ اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہے کہ قرآنی الفاظ کسی حال میں بھی کسی کے نزدیک موت پر دلالت نہیں کرتے۔ تفسیر فتح البیان میں ہے

قال الزجاج اے ان انزلت بهم النقمة یا رب فا جعلنی خارجاً عنهم

جس کا ترجمان القرآن میں یوں ترجمہ کیا ہے کہ زجاج نے کہا۔ معنی یہ ہیں اگر تو ان پر نقمت وعذاب نازل کرے تو تو مجھے ان سے خارج کر دینا۔ الحاصل کہ اس حدیث میں جو لفظ فتو فنی آیا ہے اس میں شرائط ثلاثہ موجود ہیں۔ مگر موت کے معنی ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتے بلکہ فتنہ وفساد سے احتراز اور بچاؤ مراد ہے جو کہ وہاں رہ کر یا کسی دوسری جگہ جا کر ہوسکتا ہے۔ پھر اس فتو فنی کی مزید تشریح دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمادی ہے کہ

ا ذا اردت بعبادك فتنة فا قبضنی الیك غیر مفتون رواه مالك و الترمذی و البزاز و فی روایة و اذا اردت بقوم فتنة و انا فیهم فا قبضنی الیك غیر مفتون ۔

اس سے اپنی نگرانی اور قبضہ مراد ہے، موت ہرگز مراد نہیں بلکہ اس کی مزید تشریح مجمع الزوائد صفحہ ۱۷۹ جلد ۷ میں بحوالہ طبرانی اور درمنثور صفحہ ۳۲۰ جلد ۵ میں بحوالہ طبرانی اور ابن نصر اور ابن مردویہ ابوامامہ ؓ سے مرفوعاً یوں مروی ہے کہ

و اذا اردت فی قوم فتنة فنجنی غیر مفتون ۔

(رب نجنی و اهلی مما یعملون ۔(الشعراء:۱۶۹)

و نجنی و من معی من المومنین ۔(الشعرا۔۱۱۸)

و نجنی من فرعون و عمله و نجنی من القوم الظالمین ۔(التحریم:۱۱)۔

آیات کریمات ملاحظہ ہوں کہ نجات کے مفہوم میں موت کا خیال پیدا ہوسکتا ہے؟۔

پھر مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازی میں فرج کرب اور نجات کی دعا کی ہے کہ

فرج کربی یا الهی و مزق خصمی یا نصیری و عفر نجنی ۔

تو کیا انہوں نے اللہ پاک سے موت طلب کی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اثری)

اور مستدرک حاکم جلد ا صفحہ ۵۲۱ میں معاذ بن جبل سے مرفوعاً یوں مروی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و اذا اردت فی خلقك فتنة فنجنی الیك منها غیر مفتون ۔

لواب تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمودہ توفنی کا ترجمہ نجنی کر دیا ہے جس کے بعد کسی مزید حوالہ کی ضرورت نہیں۔

مزید توضیح

گو اللہ پاک نے یونس، رعد، مومن، ہر سہ مکی سورتوں میں

اما نرینك بعض الذی نعدھم او نتوفینك

فرما کر زخرف مکی سورت میں اس کی تشریح

فاِمّا نذھبن بك فانا منھم منتقمون (الزخرف؛۴۱)

سے فرما کر اہل مکہ کی تعذیب کا امکانی وقت جیسا کہ ہجرت سے پیشتر بتایا ہے ویسا ہی اس کے بعد بتایا۔ مگر مدنی سورۃ انفال میں

و ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم ۔ (الانفال:۳۳)

فرما کر صاف صاف طور پر اپنا عندیہ ظاہر فرما دیا کہ اس کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ تیری موجودگی میں اہل مکہ پر وعدہ شدہ عذاب نازل کرے۔ ہاں اب چونکہ تو ہجرت کر آیا ہے اس لئے اب انہیں ضرور عذاب کیا جائے گا بلکہ اب تو عذاب کی ایک اور وجہ بھی پیدا ہوگئی ہے کہ وہ نا اہل ہو کر حقداروں کو بیت اللہ سے روکتے ہیں اور تفسیر مواہب الرحمان میں و انّا علی ان نریك ما نعدھم لقادرون (مومنون:۹۵) پر کہا ہے کہ:

مکہ میں جب تک حضرت ﷺ تھے آپ کو نہ دکھلایا، جب مدینہ ہجرت کر گئے تو بدر کے روز جہاد میں کچھ دکھلا دیا اور اس وقت آپ ان لوگوں میں رہتے نہ تھے۔

اور درمنثور جلد ۳ صفحہ ۱۸۱ میں بحوالہ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، عطیہ سے مروی ہے کہ

ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم یعنی المشرکین حتی یخرجك منھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تک تجھے مکہ سے مدینہ روانہ نہ کر دیا جائے۔ ان مکی مشرکوں کو عذاب نہ ہوگا اور بحوالہ عبد بن حمید، ابن جریر، ابو مالک سے مروی ہے کہ

انت فیھم ، یعنی اہل مکہ جب تک تو مکہ والوں میں سکونت پذیر ہے، انہیں عذاب نہ ہوگا اور بحوالہ ابن جریر، ابن حاتم، عبدالرحمٰن بن ابزیٰؓ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ و انت فیھم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تب بھی عذاب ملتوی رہا کہ استغفار کا دروازہ کھلا ہے جو کہ دوسری امان ہے مگر جب انہوں نے آپ کا تعاقب کرتے ہوئے نقمت الٰہی کو ہی پسند کیا تو پھر آیت کریمہ و ما لھم الا یعذ بھم اللہ نازل ہوئی تو انہیں عذاب ہوا جو کہ بقول حضرت عکرمہ اور حضرت حسن بصری فتح مکہ کے روز بھوک اور محاصرہ کی صورت میں نازل ہوا۔ رواہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بحوالہ عبد بن حمید، ابن جریر ،نحاس، ابوشیخ ،ضحاک سے مروی ہے کہ انت فیھم سے مراد اہل مکہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا وجود باسعود ان کے لئے گویا ایک امان تھی پھر جب مدینہ تشریف لے گئے تب بھی جلد عذاب نازل نہ ہوا کہ استغفار کا دروازہ کھلا ہے جو کہ ان کے لئے گویا دوسری امان تھی۔ پھر جب انہوں نے آپ کا تعاقب کرتے ہوئے نقمت الٰہی کو ہی پسند کیا تو بدر اور فتح کے مواقع پر انہیں کچھ دکھایا گیا جیسے کہ اس باب میں روایات واردہ کا حصول ہے اور صحاح میں در بارہ کسوف جو ارشاد نبوی وارد ہوا ہے

ر بّ الم تعد نی ا لا تعذ بھم و انا فیھم ر ب الم تعد نی ان لا تعذ بھم و ھم یستغفرو ن ۔ الحد یث ۔

اس کا بھی یہی حصول ہے اور اول سے آخر تک ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ در منشور جلد ۳ صفحہ ۱۸۲ میں بحوالہ ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، نحاس، بیہقی ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے آیت کریمہ و انت فیھم کی تفسیر میں مروی ہے کہ

ما کا ن اللہ لیعذ ب قو ماً و انبیاء ھم بین ا ظھر ھم حتی یخرجوا . (حد یث)

اللہ پاک کی قدیم سنت ہے کہ وہ انبیاء کی موجودگی میں ان کی قوموں پر ہرگز عذاب نازل نہیں فرماتا تا وقتیکہ ان کا اور ان کے خادموں کا پورا پورا انتظام نہ فرمالے خواہ وہاں رکھ کر انہیں بچائے یا کسی دوسری جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں بحفاظت تام پہنچا دے۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یونس، رعد، مومن، ہر سہ مکی سورتوں میں ارشاد الٰہی نتو فینك کا ٹھیک ٹھیک مطلب وہی ہے جو کہ زخرف مکی سورت میں بالفاظ تذ ھبن بك بیان ہوا ہے جو کہ موت پر کسی طرح بھی دال نہیں بلکہ صاف صریح طور پر ہجرت ہی مراد ہے۔

اجماعی حوالہ:

ما اتخذ الله من ولدٍ و ما کان معه من الله اذاً لذھب کل اله بما خلق و لعلا بعضھم علی بعض سبحان الله عما یصفون۔ (مومنون:۹۱).

میں ہر فرضی خدا کا اپنی اپنی مخلوق کو جدا کر لینا مراد ہے۔ موت ہر گز مراد نہیں۔

سنی حوالہ

تفسیر فتح البیان میں ارشاد الٰہی تذ ھبن بك کا ایک یہ مطلب بھی بیان کیا ہے کہ نخر جنك من مکہ اگر ہم تجھے مکہ سے کسی دوسری جگہ لے چلیں تو ہم ایسا بھی کر سکتے ہیں۔ اور تفسیر مواہب الرحمان میں بھی اس جگہ ہجرت کا ذکر کیا ہے اور تفسیر ترجمان القرآن میں ہے کہ:

مکہ سے تجھے نکال لیں تو بے شک ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔

اور تفسیر حقانی میں بھی اسے ہجرت پر محمول فرمایا ہے۔ اور تفسیر روح المعانی میں نذ ھبن بك اور نتو فینك کو ہم معنیٰ قرار دے کر و القرآن یفسر بعضه بعضا فرمایا ہے کہ یہ الٰہی تفسیر ہے جو کہ سب پر فائق ہے۔

شیعی حوالہ

تفسیر صافی اور تفسیر قمی میں ارشاد الٰہی نذ ھبن بك کا مطلب امام صادق سے یوں منقول ہے کہ فا ما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نذهبن بك يا محمد من مكه الى المدينة اگر ہم تجھے مکہ سے مدینہ لے چلیں تو ہم ایسا کر سکتے ہیں۔

احمدی حوالہ

قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے شہادۃ الفرقان میں ارشاد الٰہی لنذهبن بك کی غرض اور مراد پر بحث کرتے ہوئے صاف طور پر اعتراف فرمایا ہے کہ کسی اور ملک میں بھیج دینا بھی (مراد) ہو سکتی ہے۔

سوال:

درمنشور جلد ۶ صفحہ ۱۸ میں بحوالہ عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، حاکم، حضرت انسؓ سے جو مروی ہے کہ

ذهب رسول الله ﷺ و بقيت النقمة فلم یر الله نبيه فلم یر الله نبيه فى امة شيئا يكرهه حتى قبض و لم يكن نبى قط الا وقد رأى العقوبة فى امته الا نبيكم ﷺ رأى ما يصيب امته بعده فما رأى ضاحكاً منبسطاً حتى قبض .

نیز بحوالہ ابن مردویہ، بیہقی، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ

اكرم الله نبيه ﷺ ان يريه فى امته ما يكره فرفعه اليه و بقيت النقمة .

نیز بحوالہ ابن مردویہ علیؓ سے مروی ہے کہ

ذهب نبيه ﷺ و بقيت نقمة فى عدوه .

نیز بحوالہ ابن جریر، ابن منذر، حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ:

لقد كانت نقمة شديدة اكرم الله نبيه ان يريه فى امته ما كان من النقمة بعده .

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لنذهبن سے موت ہی مراد ہے۔

جواب

www.KitaboSunnat.com

سادگی سے ایسا سمجھ لیا گیا ہے۔ ورنہ ان روایات میں موت کی کوئی تصریح نہیں بلکہ یہ بھی میرے بیان کردہ مطلب کی مصدق ہیں کیونکہ ان کا ٹھیک مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوتے وقت مکی دشمنوں میں جو کہ آپ کی امت دعوت ہے، نقمت الٰہی چھوڑ گئے۔

گزشتہ انبیاء میں سے بعض کے روبرو دشمنوں پر نقمت الٰہی نازل ہوئی اور بعض کو اللہ پاک نے کسی دوسری جگہ روانہ فرما کر نازل فرمائی۔ مگر محمد ﷺ ان انبیاء میں سے ہیں جن کو نکال کر نقمت کا نزول ہوا۔ ان روایات میں کراہت اس بات کی ہے کہ امت اجابت ہو کر سکھ نہیں بلکہ مجھے نکال کر دکھ پائے گی، جیسے سورہ بنی اسرائیل کی آیتوں میں تصریح ہے۔ پس امت سے مراد کفار مکہ ہیں جیسے کہ عدوہ سے ظاہر ہے اور بعد سے مراد بعد الهجرة ہے اور رفع اور قبض کے معنی بحفاظت تام مدینہ طیبہ پہنچا دینا ہے اور مکہ مکرمہ کی نسبت مدینہ منورہ یوں بھی ایک ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

ان تمام حوالوں کا ذکر اتمام حجت اور اطمینان خصم کے طور پر ہوا ہے۔ ورنہ سیاق وسباق اور روانگی مضمون سے اصل مطلب ایسا صاف اور واضح ہے کہ کسی دیگر حوالہ کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ قرآن مجید اپنی تفسیر آپ کر رہا ہے۔

لفظ توفی اور حتف انف

مرزائی مسلّمات کی بنا پر بھی ان ہر سہ آیات سے موت ہرگز مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ توفی کے لفظ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نزدیک صرف موت ہی مراد نہیں ہوتی بلکہ اس سے طبعی موت سے مرنا مراد ہوتا ہے چنانچہ آپ نے اپنی ابتدائی کتاب میں جسکا چیلنج اس وقت زیر بحث ہے فرمایا ہے کہ:

> اس جگہ توفی کے لفظ میں مصلوبیت سے بچانے کے لئے ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ توفی پر غالب یہی بات ہے کہ موت طبعی وفات سے دی جائے یعنی ایسی موت سے جو محض بیماری کی وجہ سے ہو نہ کسی ضرب یہ سقطہ سے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۷۷)

پھر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی آخری کتاب میں توفی کا ذکر کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم رہے کہ زبان عرب میں لفظ توفی صرف موت دینے کو نہیں کہتے بلکہ طبعی موت دینے کو کہتے ہیں جو بذریعہ قتل یا صلیب یا دیگر خارجی عوارض سے نہ ہو۔(براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۲۰۵)۔

نیز براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ پر مرزا صاحب نے فرمایا کہ:

لسان العرب اور دیگر کتب لغت سے ظاہر ہے کہ اصل معنی توفی کے یہی ہیں کہ طبعی موت سے کسی کو مارا جائے۔

نیز براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۲۰۸ پر مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا:

عربی زبان میں توفی کا لفظ استعمال طبعی موت کے محل پر ہوتا ہے اور جہاں کوئی شخص قتل کے ذریعہ سے ہلاک ہو، وہاں قتل کا استعمال کرتے ہیں اور یہ ایسا محاورہ ہے کہ جو کسی عربی دان سے پوشیدہ نہیں۔

پس جب توفی سے ان کے نزدیک صرف موت نہیں بلکہ طبعی موت مراد ہوتی ہے تو پھر ان ہر سہ آیتوں میں ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے لئے طبعی موت کی پیش گوئی ہوئی اور آپ کو یقین دلایا گیا کہ آپ قتل وصلب وضرب سے اغتیالاً ہرگز نہیں بلکہ طبعی موت سے فوت ہونگے۔

اگر سچ مچ ان ہر سہ آیتوں میں بار بار حتمی طور پر آپ سے وعدہ فرمایا گیا تھا کہ آپ اغتیالاً قتل نہیں بلکہ طبعی موت سے فوت ہونگے تو پھر آپ ان کے نزول کے بعد ایسے قتل سے کیوں خائف رہے اور صحابہ کرام مدینہ منورہ پہنچ کر بھی آپ کا پہرہ دیتے رہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں ہم کو آپ کی بابت ہمیشہ خطرہ ہی رہا کرتا تھا کہ

خشینا ان یقتطع دوننا کہیں کوئی دشمن اسلام آپ کو اکیلا دیکھ کر قتل نہ کردے

بلکہ آپ سے اس خدشہ کا اظہار بھی ہوا کہ

خشینا ان تقتطع دوننا

آپ اکیلے ہرگز باہر اندر آیا جایا نہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں کوئی شریر قتل نہ کردے۔

تو آپ ﷺ نے یہ ہرگز نہ فرمایا کہ الٰہی وعدوں کی بنا پر مجھے کامل وثوق ہے کہ میں اغتیالاً قتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ طبعی موت سے فوت ہونگا، بلکہ خاموش رہ کر آپ نے اس امر کا بین ثبوت دے دیا کہ آپ سے ان آیتوں میں کوئی ایسا وعدہ نہیں ہوا کہ آپ طبعی موت سے فوت ہونگے۔

خلاصہ یہ کہ جب خصم بھی اپنے مسلّمہ اصول کو ملحوظ رکھ کر ان آیتوں سے موت ہرگز مراد نہیں لے سکتا تو پھر وہی معنی درست ہونگے جو میں سیاق اور روانگی مضمون ملحوظ رکھ کر بیان کر چکا ہوں کہ اس سے ہجرت مراد ہے۔

مزید توضیح

نمبر ۱۔ سنن ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم، ابوشیخ، بیہقی، مستدرک حاکم، عبد بن حمید میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ و اللہ یعصمك من الناس (مائدہ:٦٧) کے نزول سے پیشتر رسول اللہ ﷺ کی نگرانی ہوا کرتی تھی کہ کہیں دشمن آپ پر حملہ آور نہ ہو۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

یا ایها الناس انصر فوا فقد عصمنی الله .

لوگو اپنی اپنی راہ لو۔ مجھے کسی نگرانی کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اب مجھ سے خداوند تعالیٰ نے اپنی نگرانی کا وعدہ فرمالیا ہے۔

نمبر ۲۔ ابن جریر ابوشیخ میں حضرت سعیدؓ بن جبیر سے مروی ہے کہ آیت مذکورہ کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ

لا تحرسو نی ان ر بی قد عصمنی .

لوگو! آرام سے بیٹھو۔ میری نگرانی کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اب خدا تعالیٰ نے میری نگرانی کا وعدہ فرمالیا ہے۔

نمبر ۳۔ عبد بن حمید اور ابن مردویہ میں حضرت ربیعؒ بن انس سے مروی ہے کہ صحابہ کرام، رسول اللہ ﷺ کی نگرانی کیا کرتے تھے پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا تحرسونی فا ن اللہ قد عصمنی من الناس

میری نگرانی ہرگز مت کرو کیونکہ خدا نے اب میری نگرانی کا وعدہ فرمالیا ہے

نمبر۴۔ابن جریرابن مردویہ میں حضرت عبداللہ شقیقؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ باری باری رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیا کرتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا

یا ایھا الناس الحقوا بملا حقکم فان اللہ قد عصمنی من الناس ۔دوستو!اپنی اپنی راہ لو۔اب چونکہ خدا نے میری حفاظت کا وعدہ فرمالیا ہے اس لئے تمہاری نگرانی کی اب کوئی ضرورت نہیں۔

نمبر۵۔طبرانی ابن مردویہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا چچا حضرت عباسؓ آپ کی خاص طور پر نگرانی کیا کرتا تھا۔پھر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے اسے بھی نگرانی سے روک دیا۔

نمبر۶۔طبرانی،ابن مردویہ،ابونعیم میں حضرت عصمہ بن مالک اور حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ سوتے تو ہم لوگ غیلہ کے خوف سے آپ کا پہرہ دیا کرتے۔پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپکے روک دینے پر ہم نے پہرہ لگانا چھوڑ دیا۔

ان ہر شش نبوی حدیثوں سے روز روشن کی طرح صاف ثابت ہورہا ہے کہ آیت کریمہ واللہ یعصمك من الناس (مگر قتل فی المعرکہ سے امن امان کا وعدہ پھر بھی نہیں ہوا کیونکہ وہ بہادرانہ اور دلیرانہ قتل ہے جو کہ سینہ سپر ہو کر واقع ہوتا ہے کما قال اللہ لرسولہ افأن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔اثری) سے پیشتر نازل شدہ آیتوں کا مطلب قتل غیلہ سے محفوظ رہ کر طبعی موت سے مرنا ہرگز نہیں سمجھا گیا تھا بلکہ ان کا مطلب یہی اور صرف یہی سمجھا گیا تھا کہ آپ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کریں گے جیسے کہ سیاق وسباق اور روانگی مضمون ملحوظ رکھ کر بمعہ دیگر تفسیری آیتوں کے میں بیان کر آیا ہوں جو کہ مروجہ تراجم اور تفسیروں کے بیانوں سے ہر طرح سے مقدم اور فائق ہے۔اور مزید برآں یہ کہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۸ میں کہ جس کا چیلنج زیر بحث ہے مرزا غلام احمد صاحب نے توفی کا ذکر کرتے ہوئے اس طرز تفسیر کی یہ تحریر فرکر تصدیق بھی فرمادی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن کا یہ کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے، بلکہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض دوسرے مقامات کے لئے خود مفسر اور شارح ہیں۔

ثبوت نمبر ۸

رب قد ء اتینی من الملك و علمتنی من تا ویل ا لا حا دیث فاطر السما وا ت و ا لا ر ض انت ولیّ فی الد نیا و ا لآ خرة توفّنی مسلماً و الحقنی بالصا لحین ۔(یو سف: ۱۰۱)

(جن ذی علموں نے لحوق کو قرینہ صارف قرار دے کر یہاں پر تو فی سے موت مراد لی ہے ان پر قاضی اکمل احمدی نے اپنی شهادة الفر قا ن میں اعتراض کیا ہے کہ لحوق صا لحین سے مراد ضرور موت ہی ہونا کہاں سے نکلا۔ حضرت ﷺ کے الحقنی بالرفیق ا لاعلی فرمانے میں وقت موت قرینہ ہے اس سے معنی موت لینے پر لحو ق کے اصل معنی موت نہیں۔ قاضی اکمل صاحب کا ارشاد بجا ہے۔ لحوق سے ادراک اور تتابع مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ مختار الصحاح میں ہے کہ لحق به ادر ك

اور اساس البلاغہ میں ہے کہ تلا حق القو م و تلا حقت الر کا ب تتا بعوا

اور مصباح المنیر میں ہے کہ الحقت زیداً بعمرو اتبعة ایاه ۔ و الحق اتعا ئف الو لد با بیه اجز با نه ابنه لشبه بینما یظهره له فا للحو ق ا للزو م و ا للحاق ا لا درا ك ۔

اور نیز رب هب لی حکماً و الحقنی با لصالحین ۔(الشعرا:۸۳)۔

و آ خر ین منهم لما یلحقوا بهم ۔(الجمعہ:۳)۔

الحقنا بهم ذریتهم۔(طور:۲۱)۔

قل ارو نی الذین الحقتم به شر کا ء کلا ۔(سبا:۲۷)۔

یستبشرو ن بالذین لم یلحقوا بهم۔(آل عمران:۱۷۰)

۔ ہر شش ارشادات الٰہی خاص طور پر قابل غور ہیں۔ بلکہ نمبر۳ اور نمبر۴ کے ہمراہ تفسیری طور پر مندرجہ ذیل ہر سہ روایات بھی خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔

یا رسول الله من هئو لا ء الذین لم یلحقوا بنا ۔ الحد یث ۔ ا خر جه التر مذی ۔

اذا د خل الر جل الجنة سئل عن ابو یه ودر یة ؟ و ولده فیقا ل انهم لم یبلغوا در جتك و عملك فیقو ل یا رب قد عملت لی و لهم فیو م بالحا قهم به ۔ اخر جه الطرا نی و ابن مردویه۔

و فی روا یة ۔ فا ن کا نت منا زل آ با ء هم من منا ز لهم لحقوا با با ء هم و لم ینقصو من اعما لهم التی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عملوا اشیاء ا خر جه ابن ابی حا تم ۔

مزید براں مندرجہ ذیل ہر شش روایات بھی مطلوب پر صریحاً دال ہیں۔

۱ ۔قال ابو قتا ده فلحقت بر سو ل الله ﷺ الحد یث بطو له ا خر جه البخاری و مسلم

۲ ۔ و قـا ل سـلـمة لـحـق ابو قتا ده فارس رسو ل الله ﷺ بعبد الر حمن فقتله ۔ الحد یث بطو له ا خر جه مسلم ۔

۳ ۔ یـا رسـو ل الـلـه کیف تر ی فی ر جلٍ ا حب قو ماً و لما یلحق بهم فقا ل رسو ل الله المرء مع من ا حب ۔ اخر جه البخاری و مسلم ۔

٤ ۔ لا تقوم السا عة حتی تلحق قبا ئل من امتی بالمشر کین۔ ا خر جه ابو دا ؤد و التر مذی ۔

٥ ۔ مـن کا نت له ابل فلیلحق باهله ا لحد یث ا خر جه ابو دا ؤد۔ اعلمك کلما ت تد ر ك بهن من سبقك و لا یلحقك من خلفك ۔الحد یث ا خر جه ابو دا ؤد ،

و الا مثلة فی هذا البا ب کثیرة جداً لا یسع المقا م ذکر ها ۔اثری) ۔

یوسفی دعا ہے کہ خدایا تو نے مجھے ملک کا بھی کچھ حصہ جتنا کہ مناسب سمجھا عنایت فرمایا اور کچھ باتوں کی تعبیر بھی سکھائی۔ ابتداء سے اب تک تو ہی میرا نگران اور مددگار چلا آیا ہے۔اور آئندہ بھی انجام تک تو ہی دوستی کا حق ادا کرتا رہے گا۔ ایسا ہو کہ تو مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں مملکت مصر سے باہر بھی حاکمانہ طور پر لے چل تا کہ میں اپنے ملک میں وسعت پیدا کرسکوں اور علمی جواہر میں بھی مجھے دیگر بزرگوں کی طرح وافر اور کامل حصہ عنایت فرما کہ تیری نعمتوں سے کسی وقت بھی بے پرواہی نہیں۔اس آیت کریمہ میں بھی تو فی سے مراد موت ہرگز درست نہیں کیونکہ موت کی تمنا جب ادنی مسلمان کے لئے درست نہیں تو خدا کا فرستادہ کیونکر کرسکتا ہے ۔پھر اسے کوئی ضرورت بھی نہیں اور نہ اس نوع کی دعا میں کوئی خوبی ہے اور نہ ہی موت درخواستوں پر موقوف ہے۔ وہ تو اپنے وقت پر منکروں کو بھی آگھیرتی ہے۔ پھر اسے طلب کرنے کی کیا ضرورت۔ اصل بات وہی ہے جو کہ میں نے عرض کردی ہے کہ ملکی حدود وسیع کرتے ہوئے حاکمانہ طور پر مملکت مصر سے باہر جانے کی درخواست ہے جو کہ عین دانائی اور عقلمندی ہے۔

ثبوت نمبر۹

ربنا افر غ علینا صبراً و تو فنا مسلمین ۔(اعراف:۱۲۶)۔موسائیوں نے فرعونی مظالم سے تنگ آ کر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

التجا کی کہ خدایا ہمارے قدموں کو مضبوط رکھ کر ہم کو اسلام پر قائم رہ کر باطل کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کرسکیں اور ہم کو مصر سے نکال کر کسی دوسری بہتر جگہ پہنچا دے کہ ہم بھی امن و امان سے زندگی بسر کرسکیں۔ چنانچہ اللہ پاک نے انہیں مصر سے نکال کر کسی دوسری جگہ پہنچا دیا جس کا آئندہ آیتوں میں ذکر ہے۔ علاوہ اس کے خود انہوں نے تو فنا کا مرادف نجنا بول کر اپنا مطلب صاف طور پر ظاہر کر دیا چنانچہ اللہ پاک نے ان کی اس دعا تو فنا کا ترجمہ نجنا نقل فرمایا ہے

علی اللہ توکلنا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین۔ و نجنا برحمتک من القوم الکافرین۔ (یونس:۸۵-۸۶)۔

پس اس آیت کریمہ میں بھی شرائط ثلاثہ کے موجود ہونے پر موت ہرگز مراد نہیں بلکہ ہجرت کی توفیق طلب کی گئی ہے جو انہیں دی گئی۔

ثبوت نمبر ۱۰

ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان ءامنوا بربکم فآمنّا ربّنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفّر عنا سیّآتنا و توفّنا مع الابرار۔ (آل عمران:۱۹۳)۔

جو لوگ مکہ مکرمہ میں عموماً یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ خدایا ہم نے تیرے رسول ﷺ کو تیری طرف سے دعوت دیتے ہوئے سن کر قبول کر لیا ہے پس تو ہماری سابقہ غلطیوں پر پردہ ڈال کر ہماری پوری پوری حفاظت فرما کہ ہم کہیں نیک لوگوں میں جا بسیرا کریں۔

فاستجاب لھم ربھم انی لا اضیع عمل عاملٍ منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیل اللہ و قاتلوا و قتلوا لأکفّرنّ عنھم سیئاتھم و لأدخلنّھم جنات تجری من تحتھا الانھار ثواباً من عند اللہ و اللہ عندہ حسن الثواب (آل عمران:۱۹۵)

سو خدا نے ان کی اس دعا کو منظور فرما کر انہیں ہجرت کی توفیق بخشی کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس درخواست کا یہ مطلب تو قطعاً ہو ہی نہیں سکتا کہ خدایا نیک لوگوں کے ساتھ ہماری توفی فرما، کہ جب کوئی نیک مرنے لگے تو اس وقت ہم کو اس کے ساتھ موت دیدے۔ اس طرح پر تو بہت جلد دنیا کا صفایا ہو سکے گا جو کہ سنت اللہ کے بالکل خلاف ہے۔ اگر اس درخواست میں توفی سے موت مراد ہوتی تو ضرور تھا کہ اس کی استجابت کا ذکر کرتے وقت اللہ پاک یہ فرما دیتا کہ میں نے ان کی درخواست کی بنا پر انہیں موت دیدی۔ حالانکہ آئندہ آیتوں میں ایسا کوئی ذکر نہیں بلکہ ہجرت کا صاف صاف ذکر ہے جو کہ اس عقدہ کشائی کے لئے کافی ہے کہ خدایا ہم کو یہاں سے لے جا کر کہیں دوسری جگہ ابرار (مدینہ کا ایک نام ذی الا برار بھی ہے جیسے کہ وفاء الوفاء میں ہے۔ اثری) کی معیت میں امن وامان کے ساتھ بسا۔ سو خدا نے ان کی دعا قبول فرما کر انہیں اچھی جگہ پہنچا دیا۔

جن ذی علموں نے فرضی قرائن کی بنا پر توفنا مع الابرار کو موت پر محمول فرمایا ہے ان سے قاضی اکمل احمدی نے شهادة الفرقان میں بطور انکار دریافت فرمایا ہے کہ: توفنا مع الابرار میں کونسا قرینہ صارفہ ہے۔ کیا زندہ آدمی ابرار کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ قاضی اکمل صاحب احمدی کا ارشاد بجا ہے۔ بے شک ہو سکتا ہے بلکہ ہے اور یہاں یہی مراد ہے جیسے کہ بحسب سیاق اور روانگی مضمون میرے ترجمہ سے ظاہر ہے۔

تفسیر الٰہی

نیز اس آیت کریمہ کی تفسیر سورہ نساء میں اللہ پاک نے یوں فرمائی ہے کہ

وما لكم لا تقاتلون فی سبيل الله و المستضعفين من الرجال و النساء و الولدان الذين يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها و اجعل لنا من لدنك ولياً و اجعل لنا من لدنك نصيراً . (النساء:۷۵)

اے مدینہ طیبہ کے مسلمانو! کیوں تم لوگ ان مسلمانوں کی حمایت پر کمر بستہ ہو کر نہیں لڑتے جو کہ مکہ میں ظالموں کے ظلم وستم کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں اور دعا کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو یہاں سے کہیں دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی جگہ لے جا کر نیک لوگوں میں بسا، تاہم بھی امن وامان سے زندگی بسر کریں۔

ثبوت نمبر۹ میں جس مفہوم کو توفنا مع الابرار فرما کر بیان کیا گیا ہے اسے اس آیت میں اخرجنا اور اجعلنا سے تعبیر کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس جگہ توفی بمعنی موت نہیں بلکہ خروج اور ہجرت مراد ہے۔

تمنی موت کی ممانعت

ا۔علاوہ اس آیت کریمہ توفنا مع الابرار سے موت یوں بھی مراد نہیں ہوسکتی کہ تمنی موت شرعاً منع ہے چنانچہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مستدرک، مسند احمد، طبرانی، بیہقی، ابن سنی و دیگر کتب حدیث میں حضرت انسؓ وغیرہ سے مرفوعاً ارشاد نبوی ہے کہ

لا یتمنین احدکم الموت.. نزل به فان کان لا بد فاعلاً فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیوة خیراً لی و توفنی اذ کانت الوفات خیراً لی .

خواہ کتنی ہی مصیبت میں مبتلا ہوجائے کوئی شخص بھی مسلمان ہو کر موت کی درخواست ہر گز نہ کرے۔ ہاں اگر بہت ہی کچھ مجبور ولاچار ہو گیا ہے تو البتہ شرطیہ طور یوں کہہ سکتا ہے کہ خدایا اگر میرے لئے زندگی بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ ورنہ پھر مجھے موت ہی دے دے مگر ایسا کرنا پھر بھی کوئی مسنون طریق اور بہتر نہیں صرف رخصت ہے اور جہاں تک بھی ہو سکے بہرحال ایسی دعا سے بچنا ہی بہتر ہے۔

مزید توضیح

۲۔صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد، بیہقی میں حضرت خبابؓ سے مروی ہے کہ اس نے سخت تکلیف کے وقت فرمایا کہ

لو لا ان رسول الله ﷺ نهانا ان ندعوا بالموت لدعوت به .

اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم مسلمانوں کو تمنا موت سے روک نہ دیا ہوتا تو میں اپنے لئے اس وقت موت کو ترجیح دیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔مگر چونکہ آپ نے روک دیا ہوا ہے اس لئے میں ایسی دعا ہرگز نہیں کرسکتا جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔

۳۔مسند احمد، طبرانی میں حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ محفل نبوی میں کسی رقت انگیز ذکر پر حضرت سعدؓ نے روکر دعا کی کہ یا لیتنی مت، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا سعد اعندی تتمنی المو ت اے سعد میری موجودگی میں تو موت کی تمنا کرتا ہے۔ تجھے معلوم نہیں کہ نیک عملوں کے ساتھ مومن کی عمر جس قدر بھی زیادہ ہو جائے بہتر ہے۔

۴۔مسند احمد، مستدرک حاکم، طبرانی، مسند ابویعلی میں ام فضلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے چچا حضرت عباسؓ کے پاس اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے تو بوجہ شدت اسے موت کی تمنا کرتے ہو ئے سن کر فرمایا کہ

لا تتمن المو ت ان کنت محسناً تز داد ا حسا ناً الی احسا نك خیر لك لا تتمن المو ت

چچا موت کی تمنا ہرگز مت کرو نیک آدمی زندہ رہ کر احسان میں اور ترقی کرے گا اور اگر کوئی برا بھی ہے تو بھی موت کی تمنا ٹھیک نہیں کیونکہ اسے زندہ رہ کر توبہ کا موقع مل سکے گا اس لئے موت کی تمنا کسی حال میں بھی بہتر نہیں۔

۵۔مسند احمد، مسند بزاز، بیہقی میں بروایت حضرت جابرؓ، ارشاد نبوی ہے کہ

لا تتمنوا المو ت فا ن هو ل المطلع شد ید و ان من السعا دة ان یطول عمر العبد و یر ز ق الله ا لا نا بة ۔

موت کی تمنا ہرگز مت کرو۔سعادت مندی کے ساتھ عمر درازی ایک بہترین نعمت ہے

۶۔صحیح بخاری، صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ، ارشاد نبوی ہے کہ

لا یتمنی ا حدکم المو ت اما محسناً فلعله یز داد اما مسیئاً فلعله ...الخ

کوئی بھی مسلمان موت کی تمنا نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو اس کی نیکی بڑھے گی اور اگر بدکار ہے تو اسے توبہ کی تو فیق مل سکے گی اس لئے موت کی تمنا کسی حال میں بھی درست نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابو ہریرہؓ، ارشاد نبوی ہے کہ

لا یتمنی احدکم الموت و لا یدعوا به من قبل ان یاتیه و انه اذا مات انقطع عمله و انه لا یزید المؤمن عمره الا خیراً

بہر حال عمر درازی بہتر ہے موت کی تمنا کسی حال میں بھی ٹھیک نہیں۔

۸۔ مسند احمد، مستدرک حاکم، ابن حبان، بیہقی میں بروایت جابر ارشاد نبوی ہے کہ

خیارکم اطولکم اعماراً و احسنکم اعمالاً

نیک عملوں کے ساتھ جس قدر بھی عمر زیادہ ہو جائے بہتر ہے۔

۹۔مسند ابو یعلی میں بروایت حضرت انسؓ، ارشاد نبوی ہے کہ خیارکم اطولکم اعماراً اذا سددوا۔ راستی کے ساتھ جس قدر بھی عمر زیادہ ہو جائے بہتر ہے۔

۱۰۔سنن ترمذی، طبرانی، مستدرک، بیہقی میں ابوبکر سے مروی ہے کہ اس کے دریافت کرنے پر کہ ای الناس خیراً کون بہتر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

من طال عمره و حسن عمله

جس کی نیک عملوں کے ساتھ عمر دراز ہو وہ بہتر ہے.

۱۱۔سنن ترمذی، طبرانی، مستدرک، بیہقی میں بروایت حضرت عبداللہ ارشاد نبوی ہے

خیر الناس من طال عمره و حسن عمله۔

نیک عملوں کے ساتھ عمر درازی بہترین نعمت ہے۔

۱۲۔مسند احمد، سنن ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں دو مسلمانوں کو یک بعد دیگرے کچھ وقفہ کے ساتھ شہادت نصیب ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری شہید ان نیک عملوں کی وجہ سے فائق رہا ہے جو کہ اس نے پہلے کی شہادت کے بعد کئے تھے۔

۱۳۔ مسند احمد ابو یعلی میں حضرت عبداللہؓ بن شداد سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں دو مسلمان یکے بعد دیگر ے کچھ وقفہ سے شہید ہوئے اور تیسرا کچھ عرصہ بعد اپنے بستر ہ پر فوت ہوا تو حضرت طلحہؓ نے انہیں اپنی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رؤیا میں جنت میں دیکھا تو دوسرے کو اول پر اور تیسرے کو دونوں پر فائق پا کر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ

و ما انکر ت من ذلك ليس ا حد ا فضل عند الله عز و جل من مؤمن يعمر فى الاسلا م لتسبيحةٍ و تكبيرةٍ و تهليلةٍ.

مومن جس قدر بھی زیادہ عمر پا کر نیکی میں ترقی کرے،اس کے لئے بہتر ہے۔

مداخلت مقدرہ۔فرمودہ خداوندی فتمنوا لمو ت ۔(بقرہ:۹۴۔جمعہ:۶)۔

ارشاد الٰہی۔ و لقد كنتم تمنو ن المو ت ۔ (آل عمران:۱۴۳)۔

ارشاد ربانی۔ و لا تمو تن ا لا و انتم مسلمو ن۔(آل عمران:۱۰۲)۔

فرمودہ یعقوب۔فلا تمو تن ا لا و انتم مسلمو ن۔(بقرہ:۱۳۲)

مقالہ مریمی ۔ يا ليتنى مت قبل هذا و كنت نسياً منسياً ۔(مریم:۲۳)

دعائے فاروقی اللهم ار زقنى شها دةً فى سبيلك و اجعل مو تى فى بلد رسو لك (بخاری)

التجا عابسی۔ يا طا عو ن خذ نى۔(احمد)۔

دعائے علوی:اللهم خذ نى اليك فقد سئمتهم و سا مو نى (ابن کثیر)

ودیگر ہم چوں قسم شواہد تمنا موت کی بحث سے خارج ہونے کی وجہ قابل ذکر و بیان نہیں ہاں خصم نے ان کا ذکر کیا تو پھر پوری پوری حقیقت آشکارا کر دی جائیگی۔

ہاں یہ سچ ہے کہ بعض علماء نے موہومی دلائل کی بنا پر تمنا موت کو جائز قرار دیا ہے مگر مجھے قرآن و حدیث کے محکم و مضبوط اور صاف وصریح دلائل کی بنا پر ان سے اتفاق نہیں۔

ثبوت نمبر ۱

و قا لوا ء اذا ضللنا فى ا لا ر ض ء انا لفى خلق جد يد بل هم بلقاء ر بهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافرو ن۔ قل یتو فا کم ملك المو ت (ملک الموت کسی خاص فرشتہ کا بطور علم نام نہیں بلکہ ایک کام اور عہدہ ہے۔جس ملک الموت نے رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک قبض فرمائی تھی اس کا نام اسماعیل ہے جیسے کہ مشکوۃ ص ۵۴۹ میں آیا ہے۔عنایت اللہ اثری) الذی وکل بکم ثم الی ر بکم تر جعو ن۔ و لو تری اذ المجرمو ن نا کسوا رؤسھم عند ر بھم ر بنا ا بصر نا و سمعنا فا ر جعنا نعمل صا لحاً انا مو قنو ن۔(سجدہ:۱۲)۔

کافرلوگوں نے کہا کہ جب ہم مرکر خاک دھول ہو جائیں گے تو کیا سچ مچ ہم قیامت کے دن دوبارہ پیدا ہونگے۔جس سے ان کا مطلب اللہ پاک کی درگاہ عالیہ میں حاضری سے انکار ہے۔ان سے کہہ دو کہ ہاں ضرور پیدا ہوگے۔پھر تمہیں تکلیف کا فرشتہ جو تمہارے ساتھ مقرر کیا جائے گا پوری طرح سے پکڑ جکڑ کر خدائے پاک کے حضور پیش کردے گا تو پھر تمہارے جیسے مجرم اس کے روبرو نہایت شرمندہ ہو کر نگاہ نیچی کریں گے اور کہیں گے کہ اگر ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تو ہم بہتر اعمال اپنے ساتھ لائیں۔

مجمع البحار میں اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ یستو فی عددکم فرشتہ تمہاری پوری اعداد شمار کرے گا۔تو فی کو استفعال میں بیان فرما کر ظاہر کردیا کہ یہاں پر موت مراد نہیں۔کیونکہ یہ باب اتفاقاً موت کے (الکلیل الموفی۔حصہ دوم) معنوں کا متحمل نہیں۔پھر آیت کریمہ میں موت کا معنی یوں بھی مناسب نہیں کہ وہ بے جوڑ ہے چنانچہ ریویو آف ریلی جنز بابت ماہ جولائی ۱۹۲۲ء میں قاضی اکمل صاحب احمدی نے آیت بالا کے مروجہ ترجمہ کو مندرجہ ذیل لفظوں:

میں بے جوڑ بتا کر کہ کفار پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب ہم زمین میں ناپید ہوگئے تو پھر ہم کیونکر نئی پیدائش میں آسکیں گے۔اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ملک الموت تم پر متعین ہے وہ تمہیں مارتا ہے اور پھر تم اپنے رب کی طرف رجوع کروگے،بظاہر بے تعلق سا معلوم ہوتا ہے۔

اپنے طور پر طول طویل لفظوں میں کچھ نیم سا ربط بتایا ہے جو کہ قریب قریب روح المعانی سے منقول ہے۔مگر میں مروجہ ترجموں کا حامی نہیں اور نہ اکمل صاحب کے تکلفات کی ضرورت سمجھتا ہوں۔آیت کریمہ کا مطلب صاف ظاہر ہے جو کہ میرے ترجمہ سے ظاہر ہے اور دیگر آیتوں سے بھی مؤید ہے۔یہ فرشتہ گویا افسر ہے دیگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرشتے بھی اس کے ہمراہ خادمانہ طور پر موجود ہیں جیسے کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔

سوال

موت کا معنی جو کہ دکھ درد اور رنج و غم کیا گیا ہے کیا قرآن مجید میں اس کی کوئی مثال موجود ہے۔

جواب

ہاں موجود ہے۔اللہ پاک فرماتا ہے:

و استفتحوا و خاب کل جبار عنید۔ من وراء ہ جھنم و یسقی من ماء صدید۔ یتجرعہ و لا یکاد یسیغہ و یأتیہ الموت من کل مکان و ما ھو بمیت و من وراء ہ عذاب غلیظ ۔ (ابراھیم:۱۵۔۱۷)۔

دوزخیوں پر ہر طرح اور ہر طرف سے (موت) یعنی مار پیٹ اور سزا وارد ہو گی مگر اس سے (و ما ھو بمیت) اصل موت ہرگز واقع نہ ہو گی۔

ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت و الملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق و کنتم عن ءایاتہ تستکبرون۔ (الانعام:۹۳)

دوزخیوں کی یہ کیفیت بھی قابل دید و ملاحظہ ہے کہ وہ (الموت) مار پیٹ اور دکھ درد اور سزا کی (غمرات) ناقابل برداشت سختیوں سے تنگ ہو کر دوزخ سے باہر نکلنے کی کوشش کریں گے تو

و الملائکۃ باسطوا ایدیھم (الانعام:۹۳)

فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا بڑھا اور پھیلا پھیلا کر انہیں مارتے پیٹتے ہوئے پھر اندر دھکیل دیں گے اور کہیں گے کہ

اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون (الانعام:۹۳)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھلا تم اپنے آپ کو دوزخ سے نکالو تو سہی۔ دیکھیں تو کیسے نکلا جاتا ہے۔ آج ہی تو تمہاری سزاؤں کا دن مقرر ہوا ہے جس سے فرار اور خروج ممکن نہیں۔

کلما ارا دوا ان یخر جوا منھا اعیدوا فیھا و قیل لھم ذو قوا عذا ب النار الذی کنتم بہ تکذ بو ن (السجدۃ : ۲۰)۔

اور: کلما ارا دوا أن یخر جوا منھا من غم أعیدوا فیھا و ذو قوا عذا ب الحریق (الحج:۲۲)

جیسی آیات کریمات بھی سورہ انعام کی آیت کے مطلب کو واضح کر دیا گیا ہے لہذا اسے قبض ارواح پر محمول کرنا، جیسے عموماً مفسروں نے کیا ہے، ٹھیک نہیں کہ یہ سیاق کے خلاف اور سراسر پیچیدگی ہے۔ ہاں سیاق سے الگ ہو کر انفرادی طور پر آیت کے الفاظ اس مطلب پر بھی منطبق ہو سکتے ہیں۔

ثبوت نمبر ۱۲

و ھو القا ھر فو ق عبادہ و یر سل علیکم حفظۃ حتی ا ذا جا ء ا حد کم الموت تو فتہ رسلنا و ھم لا یفر طو ن۔ ثم ردّوا الی اللہ مولھم الحق ألا لہ الحکم وھو اسرع الحا سبین (الانعام:۶۱۔۶۲)

اللہ تعالی کو اپنے سب بندوں پر دنیا اور آخرت میں پورا پورا اقتدار اور غلبہ ہے باوجود اس کے پھر اس نے فرشتوں کا انتظام بھی کیا ہوا ہے جو کہ اس کے اقتدار کے منافی نہیں۔ چنانچہ وقت پر وہ انہیں چوکیدار مقرر فرما کر بھیجے گا جو کہ مفتریوں کو خوب اچھی طرح سے پکڑ جکڑ کر اللہ پاک کے حضور پیش کریں گے کہ وہ سچا حاکم ہے پھر وہ ان کا محاسبہ فرما کر ٹھیک فیصلہ سنا دے گا۔

نیز فرمایا کہ و جا ء ت کل نفس معھا سا ئق و شھید (ق) ہر ایک کے ساتھ قیامت کے دن سائق ہوگا جو کہ اسے دربار الہی میں لا حاضر کرے گا۔ پھر شاہد کی شہادت سے جو فیصلہ ربانی ہوگا وہ اسے سنا دیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت نمبر۱۳

فمن ا ظلم ممن افتری علی الله کذ باً او کذّ ب بآ یا ته او لئك ینا لهم نصیبهم من الکتا ب حتی اذا جا ء تهم رسلنا یتو فو نهم قا لوا اینما کنتم تد عو ن من دو ن اللـه۔ قا لوا ضلوا عنا و شهدوا علی انفسهم انهم کا نوا کا فر ین۔ قا ل ادخلـوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن و الا نس فی النار۔ کلما د خلت امة لـعنت ا ختها ، هتی اذا دّار کوا فیها جمیعاً قا لت ا خرا هم لاو لاهم ر بنا هو لا ء ا ضلو نا فاتهم عذا باً ضعفاً من النار قا ل لکل ضعف و لکن لا تعلمو ن

(الاعرا ف:۳۷۔۳۸)

جھوٹی نبوت کے دعویداروں اور سچی نبوت کے منکروں کو کتاب کے موافق حکم سنا کر جب فرشتوں کے حوالہ کر دیا جائے گا تو وہ انہیں خوب اچھی طرح سے پکڑ جکڑ کر یہ کہتے ہوئے دوزخ کی طرف لے چلیں گے کہ آج تمہارے پیر و مرشد کہاں ہیں جو کہ دنیا میں تمہاری دستگیری کا دم بھرا کرتے تھے۔ تو وہ اپنے کفر کا اعتراف کرتے ہوئے یوں جواب دیتے جائیں گے کہ ان فریب کاروں سے تو آج ہمیں کوئی بھی نظر نہیں آتا ۔حتی کہ یہی ذکر کرتے کراتے دوزخ کے پاس جب آ پہنچیں گے تو فرشتے انہیں دوزخ میں دھکیل دیں گے کہ چلو اس میں داخل ہو تم سے پہلے بھی کئی گروہ اس میں داخل ہو چکے ہیں چنانچہ وہ داخل ہو کر اپنے پیروں سے سوال و جواب اور ان پر لعنت پھٹکار کریں گے جس کا آیتوں و نیز دیگر آیتوں میں ذکر ہے۔ تفسیر کبیر میں امام زجاج اور حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ

یتـو فـو نهـم اے یتـو فـو ن عـد تهـم عـنـد حشر هم الی النار علی معنی انهم یستکملو ن عد تهم حتی لا ینفلت منهم ا حد

یہ تـو فی قیامت کے دن ہوگی اور جسم اور روح ہر دو کے ساتھ ہوگی کہ انہیں پوری طرح سے پکڑ جکڑ کر دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت نمبر ۱۴

و لو تری اذ یتو فی الذین کفروا الملا ئکة یضربو ن وجوھھم و اد با ر ھم و ذو قوا عذا ب الحر یق .(الانفا ل :۵۰)

قیامت کے دن جب فرشتے کافروں کو ان کے چہروں اور پشتوں پر مارتے ہوئے جہنم کی طرف ہانک کرلے چلیں گے تو یوں کہیں گے کہ یہ لو دوزخ کی آگ تمہارے جلانے کے لئے موجود ہے۔(ازالہ اوہام طبع اول میں اس آیت کریمہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سورہ توبہ کا حوالہ دیا ہے جو کہ صریحاً غلط ہے اور عسل مصفی میں اسے جدول میں شامل نہیں کیا گیا۔ چند آیتوں کی اعداد وشمار کا یہ حال ہے، تو ہزاروں کی اعداد وشمار کیسے ہوئی ہوگی۔ عنایت اللہ اثری)

ثبوت نمبر ۱۵

فکیف اذا تو فتھم الملا ئکة یضر بو ن و جو ھھم و اد با ر ھم (محمد :۲۷)

قیامت کے روز جب فرشتے ان کی چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں ہانک کر پہلے خدا کے حضور، پھر دوزخ کی طرف لے چلیں گے، تو ان کی حالت اس وقت سخت خطرناک ہوگی۔

ثبوت نمبر ۱۶

انّ الّذ ین تو فا ھم الملا ئکة ظا لمی انفسھم قا لوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی ا لا ر ض قا لوا الم تکن ار ض اللہ واسعة فتھا جروا فیھا فأولئك مأ وا ھم جھنم و سا ء ت مصیرا۔(النساء:۹۷)۔

قیامت کے دن جب فرشتے ظالموں کو مار پیٹ کر خدا کے حضور پھر دوزخ کی طرف لے چلیں گے تو ان کا کوئی عذر بھی قابل سماعت نہ ہوگا۔

تفسیر کبیر اور فتح البیان میں حسن بصری سے منقول ہے کہ تحشر ھم الی النار ۔اس آیت کریمہ میں تو فی سے مراد یہ ہے کہ فرشتے انہیں قیامت کے روز دوزخ کی طرف لے جائیں گے جو کہ میرے ترجموں کی صاف صاف تائید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت نمبر۱۷

ثم یو م القیا مة یخز یھم و یقو ل این شر کا ء ی الذین کنتم تشا قّو ن فیھم قا ل الذ ین او تـوا العلم ان الخز ی الیو م و السو ء علی الکا فرین ۔ الذین تتو فا ھم الملا ئکة ظا لمی انفسھم فا لقوا السلم ما کنا نعمل من سو ء بلی ان اللہ علیم بما کنتم تعملو ن۔ فا د خلوا ابوا ب جھنم خا لدین فیھا فلبئس مثوی المتکبر ین ۔(النحل:۲۷۔۲۹)

قیامت کے دن اللہ پاک مشرکوں کو رسوا کرنے کے خیال سے فرمائے گا کہ آج وہ معبودان باطل کہاں ہیں جن کو میرے بالمقابل دنیا میں کھڑا کیا گیا تھا۔ کیوں وہ آج اپنے پرستاروں کی حمایت نہیں کرتے کیونکہ انہیں فرشتے گرفتار کئے ہوئے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں، جو کہ ایسے ظالموں کے لئے بدترین جگہ ہے۔

تفسیر روح المعانی میں مقاتل اور حضرت حسن بصری ؒ سے منقول ہے کہ

ان ذلك یو م القیا مة و المراد من التو فی و فا ة الحشر اعن تسلیم ا جسا دھم و ایصا لھا الی مو قف الحشر من تو فی الشئی اذا ا خذہ وا فیاً ۔

یہاں پر تـو فـی بمعنی موت ہرگز نہیں کہ یہ سیاق کے خلاف ہے بلکہ یہ تـوفـی حسب سیاق قیامت کو ہوگی جہاں پر موت ممکن نہیں۔ اس لئے وہ بمعنی ا خذ الشیء وا فیاً وارد ہوا ہے جو کہ اس کی اصل لغوی بنا ہے۔

ثبوت نمبر۱۸

و قیل للذین اتـقـوا مـا ذا انـز ل ر بکم قا لوا خیراً للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنة و لدار ا لآ خرة خیر و لنعم دار المتقین۔ جنا ت عدنٍ یدخلونھا تـجـر ی من تـحـتھـا ا لا نھار لھـم فیھا ما یشا ؤن کذ لك یجز ی اللہ المتقین۔ الـذیـن تتـو فا ھم الملا ئکة طیبین یقو لو ن سلا م علیکم اد خلوا الجنة بما کنتم تعملو ن ۔(النحل:۳۰۔۳۲)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن فرشتے ایمان داروں کو بھی نہایت عزت واحترام کے ساتھ پہلے دربار الٰہی میں پھر جنت کی طرف لے چلیں گے جو کہ ایک بہترین جگہ ہے۔

تفسیر کبیر میں کہ گو عام مفسروں نے سادگی سے تـو فی سے مراد موت لی ہے مگر حضرت حسن بصری نے سیاق وسباق اور روانگی مضمون ملحوظ رکھ کر فرمایا ہے کہ

فـا حتج الحسن بهذا على ان المراد بذ لك التو فى و فاة الحشر لا نه لا يقا ل عند قبض ا لا روا ح فى الد نيا اد خلوا الجنة بما كنتم تعملو ن .

یہ تو فی تو قیامت کے دن ہوگی جہاں پر موت کا وہم تک بھی نہیں جیسے کہ سیاق سے ظاہر ہے۔

نمبر ۱۱ سے ۱۸ تک آٹھ مقاموں میں باب اور مفعولیت کا تقید صاف طور پر موجود ہے۔ رہی تیسری شرط سو وہ بھی معناً موجود ہے۔ اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ان مثالوں کو ازالہ اوہام کی جدول میں تحریر فرما کر گویا تسلیم فرمایا ہے کہ ملائکہ اور رسولوں (فرشتوں) کی تو فی دراصل خدا تعالی کی تو فی ہے بلکہ اس کے صفحہ ۸۸۶ پر صاف صاف اعتراف فرمایا ہے :

فاعل لفظاً یا معناً خدا تعالی ٹھہرایا گیا ہو یعنی فعل عبد کا قرار نہ دیا گیا ہو اور محض خدا تعالی کا فعل سمجھا گیا ہو۔

اور آیتوں کے سیاق وسباق سے ان کے تراجم اور مطالب خود بخود واضح ہو رہے ہیں کہ یہ قیامت کا ذکر ہے جہاں پر موت کا وجود قطعاً ممکن نہیں۔ پھر قرآن مجید کی دیگر آیتوں میں ان مقامات کی تفسیر بھی موجود ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ

و سيق الذ ين كفروا الى جهنّم زمرا ۔ حتّى اذا جا ؤ ها فتِحت ابوا بها و قا ل لهـم خز نتهـا الـم يأ تكم رسل مّنكم يتلو ن عليكم آ يا ت ر بّكم و ينذرو نكم لقا ء يو مكم هذا قا لوا بلى ولكن حقّت كلمة العذا ب على الكا فرين۔

(الزمر : ۷۱)

قيـل ا د خـلـوا ابـوا ب جهـنـم خا لدين فيها فبئس مثوى المتكبرين۔ و سيق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـذين اتقوا ر بهم الى الجنة زمراً حتى اذا جا ؤها و فتحت ابوا بها و قا ل لهم
خز نتها سلا م عليكم طبتم فادخلو ها خا لدين ۔(الزمر:۷۲۔۷۳)
يـو م نـحشر المتقين الى الر حما ن وفداً ۔و نسو ق المجر مين الى جهنم ور داً
۔(مر يم:۸۵۔۸٦)
ان الـذ يـن قا لوا ر بنا الله ثم استقا موا تتنز ل عليهم الملا ئكة الا تخا فوا و
لا تحز نوا ۔ (حم سجده:۳۰)
و تر ى المجر مين يو مئذ مقر نين فى ا لا صفاد (ابرا هيم:٤٩) ۔
و جا ء ت كل نفس معها سا ئق و شهيد ۔ (ق:۲۱) ۔

کافروں کو گروہ کے گروہ بنا کر پہلے اللہ پاک کے حضور میں، پھر دوزخ کی طرف نہایت ذلت اور حقارت کے ساتھ لے جایا جائے گا۔اور اہل تقوی کو کوبھی کئی جماعتوں کی صورت میں نہایت عزت وحترام کے ساتھ وفد بنا کر پہلے دربارالٰہی میں، پھر جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔

سابقہ آیتوں میں جس مفہوم کو لفظ تـو فی سے ظاہر کیا گیا ہے اسے ان آیتوں میں سیاقت سے تعبیر کیا گیا ہے اور محشر کے روز جو نیک وبدلوگوں کی تو فی اور سیاقت ہوگی، اس کی کیفیت محتاج بیان نہیں کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ وہ جسم اور روح دونوں کے ساتھ ہوگی۔موت کا خیال اس جگہ ممکن ہی نہیں۔

الحاصل کہ ثبوت نمبر۱۰، ونمبر۱۱ میں بلفظ تـو فی رحمانی تصریح ہے کہ مجرم لوگ گرفتار ہو کر پہلے اللہ پاک کے حضور اس کی عدالت عالیہ میں پیش ہونگے جیسے کہ سورہ انعام اور سورہ کہف اور سورہ صافات اور سورہ سبا کی آیات و لو ترى ا ذ وقفوا على ر بهم ، اور عر ضوا على ربك صفا ، اور قضو هم انهم مسئولو ن ، اور مو قوفو ن عند ر بهم
میں اس کی تصریح موجود ہے۔اور ثبوت نمبر۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۶ میں بلفظ تـو فی ربانی تصریح ہے کہ فیصلہ الٰہی کے بعد پھر انہیں دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا جیسے کہ سورہ انعام اور احقاف کی آیات
و لو ترى ا ذ وقفوا على النار (ا لا نعام :۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور : یو م یعر ض الذین کفروا علی النار (الا حقا ف : ۲۰)
میں بھی اس کی تصریح موجود ہے۔

اورثبوت نمبر ۱۷ میں بلفظ تــو فــی الٰہی تصریح ہے کہ ایمان داروں کو بھی پہلے دربار الٰہی میں، پھر جنت کی طرف پوری حفاظت سے نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ لے جایا جائے گا۔

ثبوت نمبر ۱۹

مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابن مردویہ، عبد بن حمید، ابوالشیخ، بیہقی میں بروایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ ارشاد نبوی ہے کہ بروز قیامت جب وہ لوگ اعر فھم و یعر فو ننی (جن کو میں جانتا پہچانتا ہوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانتے ہونگے کہ ایک دوسرے کو دیکھا ہوا ہے،) ادھر ادھر دائیں بائیں گرفتار ہو کر دوزخ کی طرف دھکیلے جائیں گے (جس کی تفصیل سورہ نساء، انعام، اعراف، انفال، نحل، مریم، سجدہ، زمر، محمد، کے حوالہ سے پہلے گذر چکی ہے) تو میں انہیں دیکھ اور پہچان کر کہوں گا کہ یہ لوگ تو میری جماعت میں شامل ہوئے تھے (جیسے کہ صحیح مسلم جلد اص ۲۷۶ میں ہے عمرو بن عبسہ اسلام سے پیشتر بھی بت پرستی سے متنفر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ابتدائی ایام میں وہ مکہ مکرمہ میں مشرف باسلام ہو کر اپنے گھر کی طرف رخصت ہوا پھر جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو وہ پھر عرصہ بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یــا رســو ل الــلــہ اتعرفنی ۔حضور آپ مجھے پہچانتے ہیں؟۔ تو آپ نے فرمایا نعم انت الذی لقیتنی بمکة ۔ہاں میں پہچانتا ہوں تو وہی ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں میرے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا ہے۔ الحمدللہ آپ کی یاداشت خوب ہے مگر اس سے کسی کی تمام زندگی متحضر نہیں ہو جاتی۔ عمروؓ تو آخر تک بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے مگر جن لوگوں کا یہاں ذکر ہو رہا ہے، وہ ہرگز ایسے نہیں۔ اثری)۔ انہیں پھر دوزخ کی طرف کیسے؟ تو مجھے یہ جواب دیا جائے گا کہ مکہ مکرمہ چھوڑ کر جب تو مدینہ منورہ مہاجر بن کر چلا گیا تھا (منذ فا رقتھم) تو یہ لوگ تیرے ہجرت کئے پیچھے رفتہ رفتہ کافروں کی صحبت سے متاثر ہو کر ان کی طرف مائل ہو گئے تھے جس کی تجھے خبر نہیں (انك لا تدری ما ا حد ثوا بعد ك) یہ سن کر میں:

فا قو ل کما قال العبد الصا لح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما تو فیتنی کنت انت الرقیب علیھم و انت علی کل شئی شھید ۔ (الما ئدہ:۱۱۷) ۔

حضرت عیسیٰؑ کے لفظوں میں بجناب باری عزاسمہ عرض کرونگا کہ الٰہی میں نے ان کی بابت جو کچھ عرض کی ہے تو وہ اس وقت سے متعلق ہے جو کہ میں نے ان میں رہ کر گزارا ہے۔ پھر جب اس کے بعد تو نے مجھے مدینہ کی طرف روانہ کر دیا تو میں اپنی ہجرت کئے پیچھے ان کی بابت عینی شہادت نہیں دے سکتا۔ تو جان تیرا کام مجھے کوئی مداخلت نہیں۔

ثبوت نمبر۲۰

روایت مذکورہ کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کا یہ رویہ منافقانہ تھا کہ جب تک آپ ان کے پاس اور وہ آپ کی مجلس میں رہا کرتے تب تک وہ

آ منا با للہ و بالرسو ل و اطعنا ۔(نور:۴۷)

اور :ان ار د نا ا لا الحسنی۔(توبہ:۱۰۷)

ان ار د نا ا لا ا حسا ناً و تو فیقا ۔(نساء:۶۲)

کہہ کر آپ کو خوش کر لیا کرتے تھے مگر جب وہ:

ا ذا خر جوا من عند ک(محمد:۱۶)

اور: فا ذا بر زوا من عند ک(نساء:۸۱)

آپ سے الگ ہوا کرتے اور آپ ان سے (فار قتھم)جدا ہوا کرتے تو بس پھر

ما ذا قا ل آ نفاً(محمد:۱۶)

انما نحن مستھز ؤن (بقرہ:۱۴)

کہہ کر بیت طا ئفة منھم غیر الذی تقو ل (نساء:۸۱) ۔

تیرے خلاف نئی نئی باتیں تراشا کرتے تھے جن کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انك لا تدری ما احد ثوا بعد ك، تجھے خبرنہیں

(ارشادالٰہی و من اھل المد ینة مر دوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذ بھم مر تین ثم یر دو ن الی عذا ب عظیم ۔توبہ۔ سے بھی میرے اس بیان کردہ مطلب کی تائید ہوتی ہے۔اثری)

تب میں حضرت مسیح کے لفظوں میں عرض کرونگا کہ جب میرے روبروان کا حال وقال وہ ہے جیسے کہ میں نے بیا ن کیا ہےاور میرے سے جدا ہوئے، پیچھے ان کا حال وقال کچھ اور ہی ہو جایا کرتا تھا تو ایسے منافقوں سے مجھے سخت نفرت ہے۔

نوٹ نمبر ا۔

عہد رسالت میں تو ان کا ارتداد مخفی رہا مگر عہد خلافت صدیق میں (جیسے کہ امام بخاری کے استاد قبیصہ کا خیال ہے) وہ صاف صریح اور علانیہ طور پر مرتد ہو گئے۔رہا نفاق سو وہ کسی کا ظاہر ہوا اور کسی کا ظاہر نہیں ہو سکا۔

نوٹ نمبر ۲۔

۱۸،۱۹۔دونوں ثبوتوں میں آیت کریمہ تو فیتنی کو میں نے بحیثیت آیت قرآنی پیش نہیں کیا کہ وہ عیسی کی وجہ سے محل نزاع ہے۔ بلکہ حدیث نبوی کی حیثیت سے پیش کیا ہے کہ اس میں شرائط ثلاثہ موجود ہونے پر بھی موت کا ترجمہ کرنے کے لئے کوئی معقول وجہ موجود نہیں۔

نوٹ نمبر ۳۔

اس آیت کریمہ پر قرآنی حیثیت سے میں پوری بحث اور تفصیل البیا ن المختار فیما ورد من ابناء الر سل الاخیار میں شائع کر چکا ہوں جو کہ قابل دید ملاحظہ ہے۔

سوال

اس حدیث میں تو فیتنی جو وارد ہوا ہے وہ عبد صالح حضرت عیسیؑ کا مقولہ ہو کر بطور حکایت بیان ہوا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اقول ما قال میں موصوف کے ان لفظوں میں عرض کرونگا۔ بلکہ یوں فرمایا کہ اقول کما قال ، میں اس کے ان لفظوں کی طرح اور ان کے لگ بھگ (چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے بھی ازالہ اوہام صفحہ ۲۷ میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں بلکہ بسا اوقات ایک ادنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں) عرض کرونگا اور یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ وہ کون سے الفاظ ہونگے۔

جواب

بے شک یہ تشبیہہ ہے کہ اس کے لگ بھگ عرض کرونگا۔ اور ضروری نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اول سے آخر تک مسیح کے پورے الفاظ دہرائیں یا وہ پوری کیفیت بیان کریں جو کہ انہوں نے کی ہے مگر ہاں اس کے کچھ حصہ میں دیگر دلائل سے توافق ثابت ہے بلکہ جو لفظ اس وقت زیر بحث ہے اس کا ذکر بھی صریحاً آیا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ میں آیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ ؓ بن مسعود سے آیت کریمہ فکیف اذا جئنا من کل امة بشهیدٍ و جئنابك علی هئولاء شهیداً (النساء:۴۱) سن کر فرمایا کہ

شهیداً علیهم ما دمت فیهم او ما کنت فیهم .

میں اپنی بابت ان وقتوں کی شہادت دونگا جو کہ میں نے ان میں رہ کر گزارے ہونگے۔

اور در منشور جلد ۲ صفحہ ۱۶۳ میں بحوالہ ابن ابی حاتم طبرانی بغوی، حضرت رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ

یا رب شهد ت علی من انا بین ظهر یه فکیف بمن لم اره .

خدایا ان کی بابت تو میں نے شہادت دے دی جن میں میں رہا سہا ہوں اور جن کو میں نے کچھ خلاف کرتے بولتے دیکھا سنا نہیں، ان کی بابت میں عینی شہادت سے قاصر ہوں ہاں اب تیرا بیان سنا ہے تو جان تیرا کام۔

اور در منشور جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ میں بحوالہ ابن جریر، حضرت عبداللہ ؓ بن مسعود سے مروی ہے کہ

اذ جئنا من کل امةٍ شهید و قال قال رسول الله و لو مت فیهم فا ذا تو فیتنی (اس جگہ جن لوگوں نے موت سے ترجمہ کیا ہے مجھے ان سے اتفاق نہیں۔ اثری) کنت انت الر قیب علیهم .

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں یوں عرض کرونگا کہ خدایا جو وقت میں نے ان کے پاس رہ کر گزارا ہے اس کی بابت تو میں نے شہادت دے دی ہے پھر جب تو نے مجھے مدینہ روانہ کر دیا یا کہ جنگوں میں وقتاً فوقتاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھجوایا یا دیگر مواقع پر ان سے علیحدہ کرایا جس کی اوپر تفصیل گزر چکی ہے تو ایسے وقتوں کی بابت میں عینی شہادت سے قاصر ہوں اب چونکہ تو نے ان کا حال بتایا ہے لہذا میری طرف سے سحقاً سحقاً معروض ہے۔ تو جان تیرا کام

ثبوت نمبر ۲۱

قل یا ایھا النا س ان کنتم فی شك من دینی فلا اعبد الذین تعبدو ن من دون الله و لکن اعبد الله الذی یتو فا کم و امر ت ان اکو ن من المؤمنین ۔

(یو نس:۱۰٤)

اے نبی ﷺ تم یہ بات اس طرح پر بتوضیح بیان کرو کہ کسی کو تمہارے مسلک کی بابت کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے کہ میں غیر اللہ نہیں بلکہ اس خدا تعالیٰ کو پوجتا ہوں کہ جو تمہاری (اور میری نیز سب کی) پوری پوری پرورش اور حفاظت اور نگرانی فرما کر شکریہ کا مطالبہ کرتا ہے سو میں ہر وقت اسلام کا پابند ہو کر اللہ پاک کا شکر گزار ہوں۔ پس تمہیں بھی غیر اللہ کو چھوڑ کر اسی کی پوجا اور شکر گزاری لازم ہے۔

یہ وہی آیت ہے جسے ازالہ اوہام کی جدول میں درج نہیں کیا گیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مرزا غلام احمد صاحب کو آیت یاد نہ تھی یا یہ کہ وہ اسے تلاوت نہیں فرمایا کرتے تھے اور نہ یہ کہ انہوں نے کبھی اسے تحریر نہیں فرمایا بلکہ صرف اس قدر عرض ہے کہ دیگر آیتوں کے ہمراہ اسے جدول میں شامل نہیں کیا گیا جس کی وجہ میں شروع میں عرض کر آیا ہوں۔ پھر اس کے علاوہ عسل مصفی جو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں ان کے روبرو ان کے ملاحظہ سے تصنیف ہوئی۔ اس میں بھی آیت شماری کرتے وقت اسے جدول میں شامل نہیں کیا گیا۔ پھر جب اس کا دوسرا اڈیشن جو کہ بتقاریظ مرزا بشیر الدین محمود احمد اور مولوی محمد علی لاہوری ایم اے اور مولوی محمد احسن امروہی اور مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور مولوی مبارک علی سیالکوٹی اور حافظ روشن علی اور شیخ یعقوب علی اڈیٹر الحکم اور منشی قاسم علی اڈیٹر الحق اور مفتی محمد صادق اڈیٹر البدر و دیگر علمائے سلسلہ خود مصنف کی طرف سے شائع ہوا تو اس وقت بھی یہ آیت کریمہ غائب ہی رہی۔ جدول میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔ آخر کچھ تو دال میں کالا ہے کہ لفظ تو فی کے لئے ہزاروں کتابوں کی ورق گردانی ہو رہی ہے، اور قرآن مجید کی اس آیت کریمہ کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

طرف کوئی توجہ نہیں۔ مثال:

ووصّینا الانسان بوالدیه احسانًا حملته امه کرهاً و وضعته کرها و حمله و فصاله ثلاثون شهراً حتی اذابلغ اشده و بلغ اربعین سنة قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علیّ وعلی والدیّ وان اعمل صالحاً ترضاه و اصلح لی فی ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین (الاحقاف:۱۵)

ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه و هناً علی وهنٍ و فصاله فی عامین ان اشکر لی ولوالدیك الی المصیر (لقمان:۱۴)

ارشاد الٰہی ہے کہ ہم نے انسان کو (عموماً) اس کے ماں باپ کے ذریعہ پیدا کیا اور دنیا میں بھیجا ہے اور ان کے توسط سے ہی (عموماً) اس کی پرورش بھی فرمائی ہے۔ لہذا اس کا فرض ٹھہرا کہ وہ ہمارا شکریہ فرمانبرداری اور عبادت وثناء کی صورت میں اور اپنے والدین کا شکریہ خدمت واحسان اور دعاء کی صورت میں ادا کیا کرے۔ جیسے کہ والدہ کی خدمت اور اطاعت کی وجہ حمل اور وضع اور رضاعت ہر سہ باتوں کو ٹھہرایا گیا ہے۔ ایسے ہی اس آیت کریمہ میں عبادت الٰہی کا سبب توفی کو قرار دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ سبب اپنے مسبب سے پہلے بہر حال پہلے ہوتا ہے لہذا جس طرح ہر سہ امور خدمت سے پہلے واقع ہوتے ہیں ایسے ہی توفی الٰہی بھی اس کی عبادت سے پہلے واقع ہے۔ توفی بمعنی موت کے بعد تو عبادت تکلیف مالا یطاق ہے جو کہ کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

مروجہ ترجموں میں موت کے ذکر پر جو اشکال پیدا ہوتا ہے اس کے ازالہ کی تفسیروں میں کچھ کوشش کی گئی ہے اور تفسیر روح المعانی میں جو بیان ہے وہ نسبتاً بہتر ہے مگر میرا ترجمہ بالکل صاف اور مربوط ہے جس میں نہ کوئی اشکال پیدا ہوتا ہے اور نہ اس کے ازالہ کی کوئی ضرورت پڑتی ہے۔

ثبوت نمبر ۲۲

و الله خلقکم ثم یتوفاکم و منکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیئاً ۔ ان اللہ علیم قدیر ۔(النحل: ۷۰)۔

اللہ پاک ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔، پھروہی تمہاری پرورش اورحفاظت بھی فرماتا رہتا ہے، ۔اورتم میں سے بعض کے لئے تواس کی پرورش کا سلسلہ اتنا طول پکڑ جاتا ہے کہ ارزل العمر تک پہنچ کرعلم وطاقت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔بس اللہ پاک ہی ایک ایسا ہے جس کے علم وقدرت کو زوال نہیں۔

تشریح الٰہی

اللہ الذی خلقکم ثم رز قکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکاء کم من یفعل من ذلکم من شیء سبحا نہ و تعا لی عما یشر کو ن ۔(رو م: ۴۰)۔

اللہ پاک ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔، پھروہی تمہاری پرورش اورنگرانی بھی کرتا رہتا ہے،۔پھرتمہیں اپنے اپنے وقت پر مارکرمناسب وقت پر زندہ کرے گا۔کیا کوئی دوسراایسے کام کرسکتا ہے۔

متن اوردیئے گئے ترجمہ کے الفاظ پرخوب غورکروکہ پہلی آیت میں خلق کے بعدیتو فا کم فرمایا اوردوسری آیت میں خلق کے بعد رز قکم فرمایا تو گویااللہ پاک نے صاف ظاہرکردیا کہ تو فی بمعنی(رزق)یعنی پرورش فرما کرمطالبہ شکر ہے،موت مرادنہیں ۔پھراس کے بعدموت پھراس کے بعدحیات، دونوں کا ذکرفرمایا جن کوپہلی آیت میں حذف فرما دیا گیا ہے کہ ارذل العمر کے بعد بالآخرطبعاً موت ہے اور آخری زندگی کاوعدہ ہے۔

سوال

اس مابین میں جولوگ فوت ہوجاتے ہیں کیوں یتو فا کم کواس پرمحمول نہ کرلیاجائے تاکہ وہ معدوم الذکرنہ ہوں۔

جواب

جب اللہ پاک نے اس بات کوبتصریح خود بیان فرما دیا ہے تو پھرخواہ مخواہ اسے تکلف سے ثابت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ:

یا ایّھا النّاس ان کنتم فی ریبٍ من البعث فا نّا خلقنا کم من ترا بٍ ثم من نطفةٍ ثم من علقةٍ ثم من مضغةٍ مخلّقة و غیر مخلّقة لنبیّن لکم و نقرّ فی الارحا م ما نشاء الی اجلٍ مّسمی ثم نخر جکم طفلاً ثم لتبلغوا اشدّ کم و منکم من یتو فّی و منکم من یردّ الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعدعلم شیئاً۔ (الحج :۵)

اے لوگوں ہم ہی تمہیں کئی طرح کے ردو بدل کے بعد زندہ بچے بنا کر دنیا میں لا کھڑا کرتے ہیں جو کہ خلقکم کی کامل تفسیر ہے۔ پھر تمہیں پرورش کرتے کراتے جوانی تک پہونچاتے ہیں جو کہ یتو فا کم کی ٹھیک تفسیر ہے اور بعض اس اثنا میں اپنے اپنے وقتوں پر فوت بھی ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ارذل العمر تک پہونچ کر طبعاً فوت ہوتے ہیں جب کہ علم وطاقت ختم ہو کر خود جواب دے دیتا۔

نیز فرمایا کہ

ھو الّذی خلقکم من ترا بٍ ثم من نطفةٍ ثم من علقة ثم یخرجکم طفلاً ثم لتبلغوا اشد کم ثم لتکو نوا شیو خاً و منکم من یتو فی من قبل و لتبلغوا اجلاً مسمی و لعلکم تعقلو ن۔ ھو الذی یحی و یمیت فا ذا قضی امراً فا نما یقو ل له کن فیکون ۔(مو من:۶۷-۶۸)۔

اللہ پاک تمہیں کئی طرح کے ردو بدل سے زندہ بچے بنا کر دنیا میں لا ظاہر کرتا ہے جو خلقکم کی مکمل تفسیر ہے۔ پھر تمہیں پرورش کرتے کراتے جوانی تک پہنچا دیتا ہے۔ جو کہ یتو فا کم کی ٹھیک تفسیر ہے۔ اور بعض تو اس سلسلہ میں انتہائی بوڑھے ہو جاتے ہیں اور بعض اس اثنا میں فوت ہو جاتے ہیں۔ خواہ کوئی کسی سے پہلے فوت ہوا یا کہ اس کے بعد فوت ہوا۔ بہر حال ہر ایک اپنے اپنے مقررہ وقت پر فوت ہوا ہے۔ یہ زندگی اور پرورش پھر موت اللہ پاک کا دنیوی انتظام ہے جو کہ وقفہ کے ساتھ واقع ہوتا ہے اور اخروی زندگی اللہ پاک کے کن پر موقوف ہے کہ ادھر ارادہ سے ارشاد ہوا، ادھر مخلوق معاً پیدا ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت نمبر ۲۳

بزاز، طبرانی، ابن حبان میں بروایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک سائل کے جواب میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

و اذا ر مى الجمار لا يدرى ا حد ما له حتى يتو فاه الله يو م القيا مة ۔ الحد يث بطو له .

جب حاجی جمروں کو کنکری مارتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر وثواب معلوم نہیں ہوسکتا۔ ہاں جب قیامت کے دن اللہ پاک اسے اس کارخیر کا اجر وثواب عطا فرمائے گا، یعنی یہ کہ اسے ایسی بہترین جگہ اور نعمتوں میں لاکر بسائے گا جن کا کہ اسے وہم وخیال تک بھی نہ تھا۔ تب اسے معلوم ہوگا کہ اس کا یہ اجر وثواب ہے۔

اس حدیث نبوی میں بھی شرائط ثلاثہ موجود ہونے پر موت کا ترجمہ ہرگز درست نہیں کیونکہ یہ توفی قیامت کو ہوگی، جہاں موت کا قطعاً امکان نہیں۔

نبوی تشریح

طبرانی اور بزاز میں ہے کہ آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا کہ

اما رميك الجمار فلك بكل حصاة ر ميتها تكفير كبيرة من المو بقا ت.

رمی جمار سے تیرے کبیرے گناہ معاف ہونگے۔

اور طبرانی میں ہے: تجد ذ لك عند ر بك ا حو ج ما تكو ن اليه.

آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا کہ تو اس کا ثواب قیامت کو حاصل کریگا جب کہ تجھے اس کی اشد ضرورت ہوگی۔

اور ابوالقاسم اصبہانی میں ہے:

اما رميك الجمار فا نه مدخور لك عند ر بك ا حو ج ما تكو ن اليه

آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا کہ اس کا صلہ تیرے لئے بطور ذخیرہ جمع ہے جسے تو قیامت کے دن اللہ پاک سے حاصل کرے گا جب کہ تجھے اس کی اشد ضرورت ہوگی۔

اور بزاز میں ہے: ا ذا ر ميت الجمار كا ن لك نو راً يو م القيا مة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا کہ اس کے عوض قیامت کے دن تجھے ایک نور عطا ہوگا۔

اور طبرانی میں ہے کہ

اما ر میك الجمار قال الله عز و جل

فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاءً بما کانوا یعملون۔(السجدہ:۱۷)

آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا کہ اس کے ثواب کا ٹھیک ٹھیک اندازہ تو اس وقت کسی کو بھی معلوم نہیں ہاں جب قیامت کے دن اللہ اس کا اجر وثواب عطا فرمائے گا تب معلوم ہوگا کہ اس کا یہ ثواب ہے یعنی کہ اسے نہایت اعزاز کے ساتھ جنت میں لے جا کر ایسی جگہ ٹھہرائے گا جو کہ

ما لا عین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر ۔رواہ البخاری و مسلم وغیرهما و فی روایة لا یعلم ملك مقرب و لا نبی مرسل کی پوری پوری مصداق ہوگی۔

یہ سب نبوی تعبیریں آپ ﷺ کے ارشاد لا یدری احد ما له حتی یتوفاه الله یوم القیامة کی گویا ٹھیک ٹھیک ترجمانی ہے۔

یہ وہی روایت ہے جس پر علمائے مکہ اور مدینہ اور جدہ اور مصر اور نجد اور تیونس وغیرہ نے تبصرہ فرمایا ہے جسے میں گوسالہ سامری میں بحذف اصل الفاظ حدیث شائع کر چکا ہوں۔اب یہاں پر میں پھر اسے مکرر نقل کرتا ہوں اور حذف شدہ بھی اس کے ہمراہ شامل کر دیتا ہوں تا کہ کسی قسم کا کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔

علمائے عرب

۱۔الشیخ الفاضل ابو السمح عبد الظاهر المصری الامام و الخطیب فی المسجد الحرام بمکة المکرمة

و للتوفی معانی ترجع کلها الی استیفاء الشئی و اخذه تاماً فقد یروا التوفی بمعنی الموت و غیره

و قد ارانی الشیخ عنایت الله الوزیر آبادی حدیثاً فیه التوفی من الله

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لانسـان و ليـس معناه المو ت و لا النو م و الحد يث (ا خر جه ابن حبا ن و البزا ز و الطبرا نى عن ابن عمر مر فوعاً بلفظ اذا ر مى الجمار لا يد رى ا حد ما له حتى يتو فاه الله يو م القيا مة لے يعطيه اجر ه يو م القيا مة وا فياً تا ماً ۔

كتبه ابو السمح امام الحر م المكى و مد ير دار الحد يث بمكة المكر مة

٢ ۔ الشيـخ الـمحد ث محمد بن عبد الرزاق المصرى المدرس فى دار الحد يث بمكة المكر مة

قـر أ ت مـا كتبه الشيخ ابو السمح و اوا فقه ۔ كتبه محمد بن عبد الرزا ق آ ل حمز ه المد رس بالحرم الشر يف و دار الحديث بمكه المكر مة

٣ الشيخ الفا ضل سليما ن بن عبد الر حمن الصنيع النجد ى

قـر أ ت ما كتبه الشيخ عبد الظا هر ابو السمح و وا فقه عليه الشيخ محمد بن عبـد الـرزاق آ ل حمزه و انى ا يضاً اوا فقهما ۔ (سليما ن بن عبد الر حمن الصنيع)

٤ ۔ الشيخ الفا ضل محمد النصيف رئيس الجدة

ما كتبه ا لا ستا ذ العلا مة الشيخ عبد الظا هر ابو السمح امام الحر م الشر يف المكى هو الصوا ب (محمد نصيف بجدة الحجاز)

٥ ۔ الشيخ محمد المصطفى المدرس فى المسجد النبوى بالمد ينة

ما كتبه الشيخ ابو السمح فى الحد يث فهو صحيح ۔

محمد المصطفى ابن ا لا ما م العلوى المد رس با لحر م النبوى

٦ ۔ فـا ضـل الـجـا مع الا ز هر و رئيس انصار السنة المحمد يه الشيخ محمد الحا مد الفقى مصرى

و انا كذ لك اوا فقهم على ما قا لوا فى معنى التو فى و التوفية و الله المو فق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔کتبہ محمد حا مد الفقی من علماء ا لاز ھر الشریف و رئیس جماعۃ انصار السنۃ المحمد یۃ بمصر

۷۔الشیخ الفا ضل عمر حمدا ن المحر س المدرس فی المسجد النبوی بالمدینۃ المنورۃ

و انا وا فقھم علی ذا لك ۔ کتبہ عبد اللہ بن عمر حمدا ن المحرس خا دم الحدیث با لحر مین الشر یفین

خلاصہ مطلب: علامہ ابوا لسمح امام وخطیب حرم شریف فر ماتے ہیں کہ شیخ عنایت اللہ وزیر آ بادی نے مجھے ایک حدیث دکھائی ہے کہ جس میں لفظ تو فی اپنی فاعلانہ اسناد میں خدا تعالی کی طرف منسوب ہوکر انسان کے لئے استعمال ہوا ہے۔ مگر پھر بھی اس کے معنی موت اور نیند ہر گز نہیں کئے جا سکتے بلکہ اس کا معنی پورا پورا اجر وثواب عطا کرنا ہے جو کہ قیامت کے دن واقع ہوگا۔

نیز دیگر افاضل علماء عرب نے جن کے اسماء گرامی اوپر درج ہوئے ہیں آپ کے بیان کردہ معنوں کی تصدیق فرمائی ہے۔

۸۔الشیخ المحد ث محمد بن حسین المدرس فی جا مع العکاش بجدہ

ان التو فی فی لغۃ القر آ ن و السنۃ و کلا م العر ب لفظ مشترك بین المو ت و النو م و ا خذ الشئی وا فیاً و القرینۃ تخصص ا حد ھذہ المعا نی فیقا ل توفاہ اللہ بمعنی اما تہ او القی علیہ النو م و بمعنی و فاہ اجرہ کا ملاً و منہ قو لہ تعا لی یو فی الصا برو ن اجر ھم بغیر حسا ب

و قو لہ تعا لی: و وجد اللہ عندہ فو فاہ حسا بہ

و منہ ھذا الحد یث الذی کتب علیہ الشیخ ابو السمح اذا یمتنع ان یکو ن المراد من التو فی بالموت رد النو م فا ن لفظۃ یو م ظر ف و متعلقہ التو فی فھو ظر ف یقع فیہ التو فی و ھو یو م القیا مۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

املاہ محمد بن الحسین بن ابرا ھیم المدرس مسجد عکا ش بجدة

خلاصہ یہ کہ قرآن وحدیث اور کلام عرب میں لفظ تـو فی موت اور نینداور پورا پورا اجروثواب وغیرہ دینالیناہر سہ معنوں میں مشترک ہے۔پس تـو فاہ اللہ کے معنی اما تـہ و القی علیه النو م تو عام طور پر شائع و ذائع ہیں اور تیسرے معنوں پر یہ حدیث نبوی شاہد ہے جس پر شیخ ابـو السمح نے ارقام فرمایا ہے کیونکہ اس حدیث میں الٰہی تـو فـی سے موت اور نیند قطعاً مراد نہیں کہ اس کا وقوع قیامت کے دن اجروثواب کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

۹ ۔ الشیخ الفا ضل المحد ث عبد الر ؤف بن عبد البا قی المدرس فی المسجد النبوی بالمد ینة المنورة

الحد یث ثا بت و لا یمکن ان یفسر التو فی المسند الی اللہ لعبدہ فیه بالمو ت و لا النو م و لا شك انه تو فی بمعنی وفاہ اجرہ یو م القیا مة و لذا تحرر ۔

کتبه عبد الر ؤف بن عبد الباقی المدرس بالحر م النبوی ۔

خلاصہ مطلب ۔ یہ کہ اس ثابت شدہ نبوی حدیث میں انسان پر الٰہی توفی کے ورود سے اس کی موت یا نیند ہرگز مراد نہیں بلکہ اس سے اجروثواب دینا مراد ہے جو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

۱۰ ۔ الشیخ الـفـا ضـل صـا لـح بـن الفضیل التیو نسی المدرس فی المسجد النبوی بالمد ینة المنورة ۔

الـحـد یـث مـذ کـور بـمبنا ہ مسطور بمعناہ و ھو صحیح کما ذکر علاہ.کتبه صا لح بن الفضیل التیو نسی المدرس بالمسجد النبوی وفقه اللہ

خلاصہ مطلب ۔ یہ کہ حدیث پیش کردہ روایۃً صحیح ہے اور کہ اصل محولہ کتاب میں بایں الفاظ موجود ہے اور معنی بھی اس کا وہی ہے جو کہ اوپر بیان ہوا ہے۔

۱۱ ۔ الشیخ الـفـا ضل ا لا دیب محمد ا لطیب بن اسحاق الانصاری المدرس فی المسجد النبوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان التو فی فی لغة العرب یصح ان یراد به المو ت و النو م و الاعطاء و الاستیفاء و القبض و یصح اسناد جمیعها الی الله تعا لی افمن ز عم انه لا یسند الیه التو فی ا لا ا ذا کا ن بمعنی المو ت اوا النو م فقد جهل لغة العرب و ا خطا طر یقها۔

محمد الطیب بن اسحاق الانصاری السلفی المدرس فی المسجد النبوی

و انا ا صادق علی ما ذکره استا ذ نا الشیخ محمد الطیب انصا ری من معانی التو فی فی لغة العر ب و خطأ من ز عم انه لا یسند الی الله تعا لی ا لا اذا کا ن بمعنی المو ت اوا النو م و جهله بکلا م العر ب و با لله الا عتما د ۔

کتبه محمد بن علی آل حر کا ن المدرس بالمسجد النبوی

خلاصہ مطلب، یہ کہ لفظ تـو فی موت اور نینداور کسی چیز کو پورا پورا وصول کر لینا یا اسے پوری طرح سے دے دینا یا کسی چیز کو اپنے قبضہ میں کر لینا وغیرہ جملہ معنوں میں مشترک ہے۔اس کا فاعل خواہ خداوند تعالی ہے یا کہ کوئی دیگر۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔جو کوئی اسے ایسی صورت میں موت اور نیند سے مخصوص بتا تا ہے وہ کلام عرب سے قطعاً جاہل اور غلط گو ہے۔

الحاصل کہ میرا بیان کردہ ترجمہ ومطلب بالکل ٹھیک اور درست ہے۔ہاں یہ بھی واضح رہے کہ میرے بیان کردہ مطلب کی تصدیق سے پیشتر علمائے عرب نے مجھے صحت اسناد اور صحت الفاظ کی بابت دریافت فرمایا تو میں نے امر اول کا ثبوت امام ابن حبان کے التزام صحت سے اور امام منذری اور علامہ علی متقی کی تصحیح سے دیا اور امر دوم کا ثبوت ترغیب ترہیب مصری اور ترغیب ترہیب ہندی اور ترغیب ترہیب برحاشیہ مشکوۃ اور ترغیب ترہیب شرح شدہ مصری اور ترغیب ترہیب قلمی نسخہ (یہ نسخہ میں نے مکہ شریف میں محمد بن احمد العمری النجدی من اہل عنیزہ کے پاس دیکھا ہے جو کہ ۸۷۲ھ کا تحریر شدہ ہے اور کئی ایک علمائے کرام کی تصحیح بھی اس پر درج ہے۔اثری) اور کنز العمال حیدر آبادی اور کنز العمال مصری برحاشیہ مسند امام احمد سے دیا جو کہ بحمد اللہ مقبول ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمائے ہند

۱۳۔مولوی عبداللہ عرف پیرجی صاحب سنبھلی نے جو رسالہ احکام الحج النبوی لمن یطلب الصراط السوی شائع کیا ہے اس کے پہلے اڈیشن کی بابت تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کب شائع ہوا۔ہاں اس کا دوسرا اڈیشن میرے پاس موجود ہے جس پر ۱۳۳۱ھ مرقوم ہے۔گویا آج سے تقریباً چالیس سال پیشتر کا شائع شدہ ہے اور مصنف مرحوم کی بابت مجھے خوب معلوم ہے کہ مرزائی مباحث کا اسے دھواں تک بھی نہیں پہنچا اور حدیث کا ترجمہ انہوں نے ۱۰۲ پر یوں فرمایا ہے:

روایت ہے ابن عمر سے جب حاجی کنکریاں مارتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے لئے کیا ہے یہاں تک کہ دے اس کو اللہ ثواب اس کا قیامت کے دن۔

۱۴۔مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی کی زیر نگرانی اور ملاحظہ سے یہ رسالہ شائع ہوا ہے،جیسا کہ اس کے دیباچہ میں مذکور ہے۔

نمبر۱۵۔مجدد وقت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب والی ریاست بھوپال نے اپنے رسالہ طراز الخمرہ من فضائل الحج و العمرہ کے صفحہ ۲۹ پر اس حدیث کا ترجمہ یوں فرمایا ہے:

حدیث صحیح ابن عمر میں آیا ہے جب حاجی رمی جمار کرتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے لئے کیا ہے یہاں تک کہ دے خدا اس کو ثواب اس کا دن قیامت کے۔

اس رسالہ کی تاریخ اشاعت جو کہ اس پر مرقوم ہے ۱۳۰۱ھ ہے گویا آج سے ۶۸ سال پیشتر اور مرزائی چیلنج سے چھ سات سال پیشتر کا شائع ہے۔

فالحمدللہ کہ نئی پرانی عربی ہندی پندرہ شہادتوں سے میرا ترجمہ مؤید و مصدق اور درست ثابت ہوا۔ثم الحمدللہ

ثبوت ۲۴

سنن نسائی،ابن حبان،مستدرک،میں بروایت رفاعہ بن رافع دعا نبوی منقول ہے کہ

اللھم تو فنا مسلمین و الحقنا بالصالحین غیر خزایا و لا مفتر نین۔الحدیث

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خدایا ہم کو ہر طرح کی زلتوں اور فتنوں سے بچا کر خوشحال لوگوں میں شامل فرما۔

ثبوت نمبر ۲۵

عمل الیوم و اللیلة ،ابن سنی میں حضرت زیدؓ بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے مندرجہ ذیل دعا تلقین فرما کر بتا کید ہدایت فرمائی کہ وہ اسے ہر روز خود بھی پڑھا کرے اور اپنے اہل وعیال سے بھی پڑھوایا کرے کہ

انت ولی فی الدنیا و الآخرة توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین . الحدیث

الٰہی ابتداء سے انجام تک تو ہی میرا دوست اور رہنما ہے تو میری حفاظت فرما تا رہے اور مجھے خوشحال لوگوں میں شامل فرما اور فرمائے رکھ۔

ان ہر دو نبوی حدیثوں میں شرائط ثلاثہ موجود ہونے پر بھی موت کا ترجمہ ہرگز نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے دعا مہمل ہو جائے گی۔اور پھر موت کی تمنا، جیسے کہ میں پہلے عرض کر آیا ہوں، ہرگز درست نہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے بصد تاکید اس سے روک دیا ہوا ہے تو پھر خود آپ ہی اپنی ہدایت کے خلاف عمل و تلقین کیونکر فرمائیں گے

ثبوت نمبر ۲۶

امام ابن سعد نے طبقات میں اور امام بخاری نے ادب مفرد میں حضرت عمر فاروقؓ کی جو یہ دعا بیان فرمائی ہے

اللھم توفنی مع الابرار و لا تجعلنی فی الاشرار و قنی عذاب النار و الحقنی بالاخیار

اس میں چار باتوں کی درخواست ہے کہ دنیا میں مجھے برے لوگوں سے بچا کر بھلے لوگوں میں بسا، اور آخرت میں بھی مجھے دوزخیوں سے بچا کر جنتیوں میں شامل فرما کر

اب ظاہر ہے کہ اس جگہ توفی بمعنی موت ہرگز نہیں بلکہ لا تجعلنی فی الاشرار کے مقابل واقع ہو کر اجعلنی مع الابرار کے معنوں کی تصریح کر رہا ہے۔(کنز العمال جلد اص ۳۰۲)۔

ثبوت نمبر ۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و الـذ يـن يتـو فـو ن مـنـكـم و يذ رو ن ازوا جاً و صية لازوا جهم متا عاً الى الحو ل غير ا خرا ج . (البقرة:۲۴۰) .

جولوگ گرفتار ہوکرکسی دوسرے ملک میں محبوس ہوں یا وہ مفقود الخبر ہوکرلا پتہ ہوں یا وہ کسی وجہ سے غیر قادراور کمزورہوں یا وہ ظلم وتعدی سے عمداً انکی طرف متوجہ نہ ہوں یا وہ نان ونفقہ نہ دیتے ہوں یا نہ دے سکتے ہوں تو ایسے الم ناک مواقع پر انکی جوان منکوحہ عورتیں جس طرح بھی ہو سکے اور بن پڑے کم ازکم ایک سال تک انتظار کے بعد عالم دین سے فتوی اور حاکم وقت سے اجازت لیکر دوسری شادی کی شرعاً مجاز ہیں۔اس اثنا میں ان کا کوئی اپنا یا پرایا انہیں سابق شوہروں کے عقد سے نکال کر اپنا الوسیدھا نہیں کرسکتا۔ہاں بعداز میعاد اگر وہ خود اپنی رضا ورغبت سے سابق عقد سے نکل کر اپنا کوئی قانون الٰہی مطابق جدید انتظام کریں تو پھر کسی پر حرج اور گناہ نہیں

اس آیت کریمہ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام کی جدول میں موت کے خیال سے شامل فرمایا ہے حالانکہ اس سے صرف موت ہی مراد نہیں بلکہ دوسرا مطلب بھی مراد ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے سابقہ آیت کریمہ میں فوت شدہ شوہر کی عورت کو چار ماہ دس دن تک دوسری شادی سے روکا ہے اور اس میں ایک سال تک میعاد مقرر فرمائی ہے جو کہ بظاہر تعارض ہے جس سے قرآن شریف پاک ہے۔

بعض علماء نے مؤخر الذکر کو منسوخ قرار دیا ہے اور بعض نے اپنے طور پر کچھ تطبیق بھی دی ہے مگر چونکہ میں کلام الٰہی میں تنسیخ نہیں بلکہ تطبیق کا قائل ہوں اس لئے میرے نزدیک دیگر تطبیقوں کے ہمراہ ایک یہ تطبیق بھی قابل قدر ہے جو کہ میرے ترجمہ سے ظاہر ہے۔مگر دریں صورت وصیت شوہروں کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ پاک کی طرف سے ایسے لوگوں کی بیویوں کو وصیت ہے، جیسے کہ تفسیر فتح البیان میں موجود ہے

و العا رد ؟ فی کلا مہ تعا لی مو جود فلا حا جة الی التقدیر

گوفقہاء کرام نے مفقود الخبر کی عورت کو نوے سال تک دوسری شادی سے روکا ہے، جیسے کہ کتب فقہ احناف میں مرقوم ہے اور محدثین عظام نے چار سال تک اسے انتظار کرائی ہے جیسے کہ موطا مالک، دارقطنی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، بیہقی میں حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت عثمان غنی ؓ اور حضرت عبداللہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے مروی ہے۔ مگر امام بخاری نے اسے ایک سال تک انتظار کرائی ہے جیسے کہ صحیح بخاری میں موجود ہے جو کہ میرے ترجمہ اور مطلب کی مؤید ہے۔ اور اگر جنگ میں مفقود ہوا ہے تو چار سال کی نسبت ایک سال زیادہ مناسب ہے کہ آیت کریمہ کا سیاق جنگی ہے اور حضرت سعید بن مسیّب سے امام بخاری نے اسے نقل فرمایا ہے۔

(امام موصوف نے اس پر یوں تبویب فرمائی ہے باب حکم المفقود فی اھلہ و مالہ ،جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے اہل فرما کر وظیفہ زوجیت اور مال فرما کر نان نفقہ کی طرف اشارہ فرمادیا ہے جس کا سلسلہ بند ہے اور اونٹ اور بکری کی حدیث درج فرما کر ظاہر کر دیا ہے کہ مرد اپنے طور پر کھا کما سکتا ہے اور ضرورت پر دوسری شادی بھی کر سکتا ہے مگر عورت اپنے طور پر نہ تو کھا کما سکتی ہے اور نہ ضرورت پر دوسری شادی کر سکتی ہے اس لئے ایک سال کے بعد اسے علیحدگی کا شرعاً حق حاصل ہے

و لیستعفف الذین لا یجدو ن نکا حاً حتی یغنیھم اللہ من فضلہ ۔ الآیہ۔ (نور)۔ جن کو کسی خاص وقت تک شرعاً نکاح سے روک ہے تو وہ اس وقت تک اس سے و نیز زنا سے احتراز کریں۔ ہاں وقت مقررہ گزرنے پر نکاح کی رخصت ہے

ذلک لمن خشی العنت منکم ۔الآیہ۔ (نساء)۔ مگر یہ انکے لئے اجازت ہے جو کہ اپنے نفسوں پر قابو نہ پا سکتے ہوں اور جو پا سکتے ہوں

و ان تصبروا خیر لکم ۔الآیہ۔ (نساء)۔ و ان یستعففن خیر لھنّ ۔الآیہ۔ (نور)۔

ان کے لئے احتراز بعض حالتوں میں جائز اور بعض میں بہتر ہے۔ عنایت اللہ اثری)

سوال

فقہاء کرام نے جو ۹۰ سال یا سو سال یا جب تک اس کی عمر کا کوئی زندہ ہے، اسے نکاح ثانی سے روکا ہے تو یہ کوئی ان کا اپنا فتوی نہیں بلکہ دارقطنی ،بیہقی میں مرفوعاً آیا ہے کہ

امر أۃ المفقود امر أتہ حتی یا تیھاالخبر و فی رو ا یۃ حتی یاتیھا البیا ن

لا پتہ شخص کی بیوی اسی کے نکاح میں بیٹھی رہے جب تک کہ اسے اس کی خبر نہ آجائے کہ وہ مر چکا ہے۔

جواب

یہ تو نہیں ہو سکتا کہ وہ خود لکھ کر روانہ کر دے کہ میں مر چکا ہوں آخر کوئی دوسرا ہی اطلاع دے گا۔ مگر دریں صورت وہ لا پتہ نہ ہوا اور ذکر اس کا ہے جو لا پتہ ہے۔ رہی حدیث سو وہ اول تو سخت ضعیف ہے۔ دوم اس میں ان چیزوں کا ذکر نہیں جن کا اوپر بیان ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرے اس کا یہ مطلب نہیں جو کہ بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا ٹھیک مطلب یہ ہے کہ جب تک اسے عالم دین کا فتوی اور حاکم وقت کی اجازت نہ ہو جائے، تب تک وہ اپنی دوسری شادی کی بابت کوئی قدم نہ اٹھائے۔ جیسے کہ آیت کریمہ کے ترجمہ میں میں نے بیان کر دیا ہے۔ عالم دین کے فتوی اور حاکم وقت کی اجازت اور عورت کی اشد ضرورت کے موقع پر بھی اسے نکاح سے روک تھام کرا تنے طویل عرصہ تک بٹھائے رکھنا کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے کہ

و لا تکر ھوا فتیا تکم علی البغاء ان اردن تحصناً . (النور:۳۳).

تم اپنی رشتہ دار نوجوان عورتوں کو ان کی ضرورت کے خلاف ترک نکاح پر مجبور مت کرو۔ ورنہ خدانخواستہ ان سے اگر زنا سرزد ہوا تو اسکی تمام تر ذمہ داری تم پر ہی عائد ہوگی۔

الحاصل کہ آیت زیر بحث میں ایسی ضرورتوں کا حل بھی موجود ہے صرف موت ہی پر محمول کرنا ٹھیک نہیں۔

مسلّمات خصم

ثبوت نمبر ۲۸

البشری جلد اول کے صفحہ ۵۱ پر مکتوبات احمدیہ کے حوالہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ الہام بمعہ ترجمہ اس طرح پر درج ہے کہ

قل لضیفك انی متو فیك قل لا خیك انی متو فیك

جو تیرا مورد فیض اور بھائی ہے اسے کہہ کہ میں تیرے پر اتمام نعمت کرونگا یا میں تجھے وفات دونگا۔

مرزا غلام احمد صاحب کے اس الہام میں قرآن مجید کا وہی لفظ بتکرار موجود ہے جو کہ ترجمہ کے اعتبار سے محل نزاع ہے مگر الحمدللہ کہ اس جگہ انہوں نے خود ہی اس کا ترجمہ اتمام نعمت فرما کر ہماری تصدیق فرما دی ہے۔

ہاں احتمالی طور پر انہوں نے اس کا ترجمہ موت بھی کر دیا ہے مگر وہ بدیں وجہ ٹھیک نہیں کہ موت ہر ایک نیک و بد کے لئے مقرر ہے۔ بخلاف نعمت کے کہ وہ آپ کے عقیدہ کے مطابق آپ کے بھائیوں اور دوستوں سے مخصوص ہو سکتی ہے۔ اور اگر موت سے طبعی موت مراد لے کر اپنے بھائیوں اور دوستوں کی تخصیص مطلوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ ہرگز مصلوب اور مقتول اور مرحوم نہ ہونگے تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ عبداللطیف اور عبدالرحمٰن کا قتل وقوع میں آچکا ہے، جن کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سر الشہادتین تصنیف فرمائی ہے۔ پس ترجمہ اول ہی ہر حال قابل ترجیح ہے۔

ثبوت نمبر ۲۹

براہین احمدیہ باب اول صفحہ ۵۵۷ حاشیہ نمبر ۴ پر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا الہام یا عیسی انّی متو فیك درج فرما کر اس کا یوں ترجمہ کیا ہے:

اے عیسی میں تجھے کامل اجر بخشونگا یا وفات دونگا۔

یہ قرآن مجید کی آیت اور عیسیٰ کا الہام ہے جس میں اللہ پاک نے موصوف کو مخاطب فرمایا ہوا ہے مگر براہین احمدیہ میں وہ بطور الہام مرزا غلام احمد صاحب سے خطاب ہے جس کا ترجمہ خود انہوں نے ہمارے مفید مطلب کر دیا ہے۔

ثبوت نمبر ۳۰

و کنت علیهم شهیداً ما دمت فیهم فلما تو فیتنی کنت انت الرقیب علیهم و انت علی کل شئی شهید .(المائدة: ۱۱۷)

حضرت عیسیٰ کا بدرگاہ الٰہی بیان ہے کہ جب تک میں ان میں رہا ہوں اس وقت تک تو میں عینی شہادت دے سکتا ہوں اور جو وقت میں نے ان سے علیحدہ ہو کر دوسری جگہ گزارا ہے اس کی بابت میں اپنی عینی شہادت سے قاصر ہوں، تو جان تیرا کام۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسی بن مریم نے اپنی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ایک حصہ جو کہ اپنی قوم میں رہ گزارا ہے۔ اس کی بابت ما دمت فیهم فرمایا اور دوسرا حصہ جو کہ معاً اس کے بعد شروع ہو گیا اسے فلما تو فیتنی سے تعبیر فرمایا ہے۔ اگر تو فی سے اس جگہ موت مراد لی جائے جو کہ ما دمت فیهم کے معاً بعد واقع ہے تو پھر یہ صاف ظاہر ہوگا کہ موصوف (شامیوں) سے علیحدہ ہو کر کہیں دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ ہرگز تشریف نہیں لے گئے حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب نے صاف طور پر تحریر فرمایا ہے کہ شامیوں سے علیحدہ ہو کر آپ نے کشمیر سری نگر میں اپنی عمر کا اکثر حصہ تقریباً ستاسی سال گزارا ہے جو کہ ما دمت فیهم کے بعد فلما تو فیتنی میں بیان کیا گیا ہے اگر موصوف ما دمت حیا فلما تو فیتنی فرماتے : کہ جب تک میں زندہ رہا تب تک تو یہ بات ہے، اور جب تـو فـی واقع ہوئی تو پھر یہ بات ہوئی، واس وقت البتہ توفی حیات کے مقابل واقع ہونے کی وجہ سے موت ظاہر کرتا۔

مگر یہاں پر توفی ما دمت فیهم کے مقابل ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ ما دمت فیهم کا مقابل موت نہیں بلکہ خروج اور غیر حاضری ہے جیسے کہ آیت کریمہ ما دمت علیه قا ئماً ۔(آل عمران:۷۵)۔اور آیت کریمہ ما دا موا فیها (مائدہ)۔کے مضمون سے صاف ظاہر ہے۔

قاضی اکمل صاحب احمدی نے ظہور المہدی صفحہ ۹۱ پر فرمایا ہے کہ یہاں ما دمت فیهم فرمایا، ما دمت حیاً ، جب تک میں زندہ رہا نہیں کہا۔یہ اس لئے کہ آپ پر کچھ ایسا زمانہ بھی گزرا تھا کہ آپ زندہ تھے مگر ان شامیوں میں نہ تھے بلکہ ہجرت الی الکشمیر کر گئے۔

(مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۷ میں فرمایا ہے کہ:

مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔

اور عسل مصفی میں صفحہ ۴۶۷ میں ہے:

ڈیڈسی کے پاس مسیح کا انتقال ہو گیا اور وہاں ہی ان کو دفن کیا گیا۔

اور چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۰، نیز عسل مصفی میں ہے کہ اس کی قبر جماء (حماء ؟) پہاڑ پر واقع ہے جو کہ نواح مدینہ میں ہے اور مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تلقین سے مرزا صاحب قادیانی اور اس کے چیلوں کا بیان ہے کہ وہ محلّہ خان یار میں مدفون ہے۔

گویا دنیا بھر میں جہاں بھی کوئی لاوارث قبر ہے بس اس میں مسیح مدفون ہے۔ایک شخص اور اتنی قبریں۔کیا خوب ہے۔

جولائی ۱۹۲۷ء کا ذکر ہے کہ میں سری نگر گیا تو اس محلّہ میں بھی پہنچا جہاں پر یہ قبر بتائی جاتی ہے اس کے پاس ایک پتھر بھی دھرا ہے جس پر ایک قدم کندہ ہے۔میں نے اسے ناپ کر دیکھا تو وہ ۲۰۔انگل طویل اور دس انگل عریض نکلا۔اور بتایا جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا قدم شریف ہے۔کیا خوب ہے۔جیسے قدم ویسے ہی قبر ہے جو کہ مرزائیوں کے لئے صد غنیمت ہے۔

عقل مندوں کے نزدیک یہ صریح جھوٹ ہے اور و جاؤا علی قمیصه بد م کذ ب۔الآیہ۔(یوسف)۔کا پورا پورا مصداق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف میں عیسیٰ ؑ کی بابت جو آیا ہے کہ یدفن معی فی قبری وہ میرے ہمراہ میری تجویز کردہ قبر میں دفن ہوگا اس کا ترجمہ مرزا صاحب قادیانی نے یوں کیا ہے کہ: آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔اثری)

بہت خوب اچھا یہ بات تو دونوں فریق میں مسلّم ہے کہ موصوف نے ما دمت فیھم کے بعد اپنی زندگی کا اکثر حصہ کسی دوسری جگہ (موت اور نیند کے علاوہ توفی کا اصل مفہوم پوری روک تھام اور حفاظت ونگرانی اور اجر وثواب وغیرہ ونیز کسی زندہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے جانا اور پہنچا دینا ہے۔جگہ کا تعین اس میں داخل نہیں۔ دیگر مقامی اور غیر مقامی قرائن اور دلائل کی بنا پر جگہ کی تعیین ہوتی ہے۔لہذا کسی سے ایسا مطالبہ درست نہیں کہ جس کا وہ قائل نہیں۔اثری) رہ کر گزارا ہے جسے انہوں نے تو فیتنی کہہ کر بیان فرمایا ہے۔اختلاف اس میں ہے کہ وہ کس جگہ گزارا ہے۔ایک فریق کہتا ہے کہ وہ کشمیر سری نگر میں رہ کر گزارا ہے اور دوسری جماعت را فعك الی ۔الآیہ۔(آل عمران)۔ الٰہی وعدہ،اور بل رفعه الله الیه ۔الآیہ۔(نساء)۔اس کی الٰہی وفا کی بنا پر کہتی ہے کہ وہ آسمان پر رہ کر گذارا ہے۔چونکہ اس جگہ رفع کا لفظ زیر بحث نہیں کہ آسمان کا ذکر کیا جائے اور نہ ہی کشمیر کی خصوصیت مطلوب ہے اور نہ یہ مقصود ہے کہ اس وقت عیسی زندہ ہیں یا کہ نہیں۔مطلب تو یہاں پر صرف اس قدر ہے کہ موصوف نے اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر بھی زندگی گزاری ہے جسے وہ الٰہی تو فی سے تعبیر فرما رہے ہیں اور اپنے مسلک کے مطابق مجھے یہی ثابت کرنا تھا جو کہ نہایت آسانی سے مسلّمات خصم کی بنا پر ثابت ہو گیا۔ فا لحمد لله علی ذلك

مصادرہ علی المطلوب کے طور پر نہیں بلکہ مسلّمات خصم کے طور پر ان ہر دو روایتوں کو پیش کیا گیا ہے ۔اول الذکر نمبر ۲۹ کو آیت کریمہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ خصم کے الہام کی حیثیت سے جس کا ترجمہ اس نے خود ہی کر دیا ہوا ہے اور مؤخر الذکر نمبر ۳۰ کو اس لئے کہ خصم نے ما دمت فیھم کے بعد ہجرت کو تسلیم ہے۔

سوال

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے متو فیك کی تفسیر میں جو ممیتك منقول ہے،اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب

یہ میرے ترجمہ کے منافی نہیں بلکہ مؤید ہے اور زائد معنی کی حامل ہے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۱ میں بحوالہ قاموس مات بمعنی نام تحریر فرمایا ہے۔لہذا اس سے مراد نیند ہے۔ جیسے کہ تفسیر خازن میں مرقوم ہے اور نبوی دعا بھی جو کہ روزانہ پڑھی جاتی ہے اس کی مؤید ہے

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا ۔الحدیث۔رواہ البخاری ومسلم۔

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں آرام پہنچانے کے لئے مناسب وقت تک سلائے رکھا۔ پھر اس نے مناسب وقت پر جگا بھی دیا ہے۔ جو سفر سوار ہو کر طے ہوتا ہے اس میں سونا بھی ممکن ہے جیسے کہ ریل گاڑی اور دریائی ہوائی جہازوں میں معمول ہے۔

جواب نمبر۲

یہ چار (توفی، رفع، تطہیر، حذف؟) الٰہی وعدوں میں سے ایک وعدہ ہے جن کی وفا کا زمانہ (الی یوم القیامۃ) آخر دنیا تک ممتد بتا کر اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ کو الہام فرمایا کہ جو کہ قرآن مجید میں حکایۃً درج ہے۔ ہر سہ (۲، ۳، ۴) وعدوں کی وفا کا قرآن مجید نے صریحاً ذکر فرما دیا ہے اور چوتھے وعدہ (نمبر۱) کی وفا بمعنی ہجرت موجود ہے اور بمعنی موت ہرگز موجود نہیں لہذا اگر حقیقی موت ہی مراد لینی ہے تو بایں معنی انتظار ضروری ہے۔

سوال

کیوں وفا مذکور نہیں فلما توفیتنی میں اسکا ذکر بطور حکایت ماضی صریحاً موجود ہے

جواب

پھر وہی لفظ جس پر کافی اور اطمینان بخش بحث ہو چکی ہے اور ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہ موت کے لئے موضوع نہیں۔ پھر یہ حکایت دوبارہ زندہ ہو کر قیامت کے روز بیان ہوگی جو کہ زیر نزاع نہیں۔

سوال

ان ہر دو مواقع پر توفی کا ترجمہ موت نہیں کیا جاتا تو وہ کیا صرف اس وجہ سے کہ اس سے عیسیٰ کی نزاعی موت ثابت ہو جاتی، ورنہ اس کوشش کی کیا ضرورت ہے

جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کل نفس ذا ئقة المو ت میں ہر کوئی داخل ہے اور موت بھی حقیقی ہے تو کیا ہر کوئی مر چکا ہوا ہے۔ ہر گز نہیں؟ لہذا موت کے ترجمہ سے بھی اگر چہ موت نزاعی ثابت نہیں ہو جاتی (کہ فلاں مر چکا ہوا ہے) لیکن یہ ترجمہ چونکہ سیاق کے خلاف ہے اس لئے اسے اختیار نہیں کیا گیا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کا خود اپنا ترجمہ اوپر منقول ہو چکا ہے جو کہ مرزائی دوستوں کے لئے قابل قدر ہے۔

معذرت

اس مقام پر ایسے سوال اصل موضوع سے خارج اور غیر متعلق ہیں اور حساب کے سلسلہ میں عام طور پر تو دو اور دو کی جمع چار تک ختم ہے مگر چونکہ مرزائی اپنی بھوک سے اضطرار میں چار روٹیاں جمع کرتے ہیں اس لئے ان کا جواب سداً للبا ب دیا گیا ہے ورنہ تو فی کی اس بحث میں عیسیٰؑ حیات ومماۃ کا کوئی تعلق نہیں۔

مرزائی استقراء

عربی قواعد وضوابط سب سماعی ہیں، اختراعی نہیں جن کی اصل تتبع ہے جو کہ کبھی تام اور اکثر ناقص ہے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا استقراء اس باب میں نہ صرف ناقص بلکہ صریحاً خیانت بھی ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۶۲ جلد دوم میں آپ نے فرمایا ہے:

> کہ امام محمد اسماعیل بخاری نے اس اپنی صحیح میں ایک لطیف نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کم سے کم سات ہزار مرتبہ تو فی کا لفظ آنحضرت ﷺ کے منہ سے بعثت کے بعد آخر عمر تک نکلا ہے اور ہر ایک لفظ توفی کے معنی قبض روح اور موت تھی۔ سو یہ نکتہ بخاری کا من جملہ ان نکات کے ہے جن سے حق کے طالبوں کو امام بخاری کا مشکور ہونا چاہیے۔

مجدد کہلا کر کیسا صاف اور سفید جھوٹ بولا ہے اور کیسی بد دیانتی کی ہے بخاری شریف میں اس کا ذکر تو کیا اشارہ تک بھی نہیں اور یہ آپ کا ابتدائی بیان ہے جو کہ آپ کی ابتدائی کتاب ازالہ اوہام میں درج ہے اور آپ کی انتہائی تحقیق آپ کی آخری کتاب براہین احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ میں یوں درج ہے:

> مجھے تین سو سے بھی زیادہ احادیث میں سے ملیں جن سے ثابت ہوا کہ جہاں کہیں تو فی کے لفظ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا خدا فاعل ہو اور وہ شخص مفعول بہ ہو جس کا نام لیا گیا ہے، تو اس جگہ صرف مار دینے کے معنی ہیں نہ اور کچھ۔

ابتدائی زمانہ میں صرف صحیح بخاری سے ہزاروں تک کی اعداد شماری ہو رہی ہے۔ پھر جب دیگر کتب حدیث کو بھی اس کے ہمراہ شامل فرما کر مطالعہ وسیع کیا تو سابق علم سلب ہو کر ہزاروں کی تعداد سینکڑوں میں آسکڑی۔

جوں جوں کتب بینی فرمائی توں توں معکوس ترقی ہوتی گئی حتی کہ لا یعلم من بعد علم شیئا کی منزل تک جا پہنچے جو کہ ایسے لوگوں کے لئے مقرر ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر یہ صریح جھوٹ اور صاف بددیانتی ہے۔ یا پھر پہلی بات حکیم نورالدین صاحب نے بتائی ہوگی اور دوسری بات آپ کی ہوگی۔

اور اصل بات یہ ہے یہ قاعدہ حکیم صاحب موصوف کی اختراع ہے جس پر انہوں نے پانچ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ فرمایا جیسے کہ عسل مصفی جلد ۲ صفحہ ۲۲۱ میں شائع ہے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب نے موصوف کے وثوق اور اعتبار پر اسے ایک ہزار روپیہ انعام سے شائع فرمایا۔

پھر اپنی آخری کتاب براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۲۰۰ میں دوصد روپیہ کا اعلان فرما کر انعام کم کر دیا اور چیلنج میں مزید ایک شرط کا اضافہ فرمایا کہ بطور علم کوئی انسان مفعول بہ ہو، جس کا نام زید، بکر، خالد لیا گیا ہو۔ حالانکہ سابق چیلنج میں مفعول بہ کیلئے صرف ذی روح کی قید ہے، خواہ انسان ہو یا جن یا کہ پرند، چرند، درند اور چار پائے ہوں۔

اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ کتب بینی سے آپ کو اس کے خلاف کئی ایک دلائل دستیاب ہوئے، جن کو بددیانتی سے ظاہر نہیں کیا اور شرط بڑھا اور انعام گھٹا کر چیلنج کو خود بھی کمزور اور نیم جان کر دیا۔

پھر اس کے بعد اللہ پاک نے رسالہ گوسالہ لکھوا کر اس کی رہی سہی جان بھی نکلوا دی۔

اور اب یہ رسالہ لکھوا کر اس نے بالکل ہی اسے دفن کرا دیا ہے اور قصر خلافت وامارت میں صف ماتم بچھوا دی کہ بیٹھے رویا کریں۔ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید لا معقب لحکمه و هو سریع الحساب

بالآخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ اللہ پاک نے مجھے بتایا ہے کہ اصل حریف (خلیفہ صاحب یا امیر صاحب) کی اسی میں خیر ہے کہ وہ بمثل سابق خاموش رہیں۔ بس بیعت ہی لیا کریں۔ ایسے علمی میدان کے وہ ہرگز اہل نہیں ورنہ اگر انہوں نے اس کے خلاف قلم اٹھایا تو توڑ دیا جائے گا فینسخ الله ما یلقی الشیطان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس رسالہ کا نام اس کے مضمون کے لحاظ سے کیل المو فی (لمن یکتال علیه) معنی التو فی تجویز کیا ہے۔...اس کی تاریخ تصنیف ۱۳۷۰ھ ہے۔..

حافظ عنایت اللہ اثری وزیر آبادی۔تعمیر پرنٹنگ پریس راولپنڈی

....

سوانح حافظ عنایت اللہ مختصراً

ذیل میں حافظ عنایت اللہ صاحب کے علمی اور تحریکی سوانح مختصراً آپ ہی کی مرتب کردہ الجسر البلیغ اور عطر البلیغ سے نذر قارئین کئے جاتے ہیں۔

آپ کی تاریخ ولادت ۲۔اگست ۱۸۹۸ء بمطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ ہے۔آپ وزیر آباد میں میں پیدا ہوئے۔کپڑے سینا اور کپڑوں پر تلا چڑھانا ان کا ذریعہ روزگار تھا۔سلائی وغیرہ کا انہوں نے ماسٹر کریم بخش سے سیکھا اور پھر عرصہ حافظ غلام محمد وزیر آبادی سے بھی سیکھا جو مرزائی خیال تھے اور انہوں نے ایک مرتبہ آپ کو مرزائیوں کے سالانہ جلسہ قادیان میں شرکت کے لئے بھی بھیج دیا تھا

مارچ ۱۹۱۳ء سے فروری ۱۹۱۴ء تک کے عرصہ میں انہوں نے قرآن پاک حفظ کیا اور اس کے بعد وہ کبھی مختلف اساتذہ سے مختلف مقامات پر بلاترتیب درسی کتب پڑھتے اور کبھی سلائی وتلہ کاری سے رزق حلال کماتے نظر آتے ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ جمادی الآخر ۱۳۳۴ھ مطابق اپریل ۱۹۱۶ء مجھے قادیان جانا پڑا تو مولوی عبید اللہ احمدی وزیر آبادی کے یہاں قیام کیا۔چونکہ کئی دنوں تک قیام کا ارادہ تھا اس لئے دیگر سامان کے ہمراہ ایک نیا جوتا بھی لے گیا اور کبھی کبھی اسے بھی استعمال کرتا تھا تا کہ پاؤں کے ساتھ مانوس ہو جائے۔ایک روز مسجد اقصی قادیان سے وہ جوتا چوری ہو گیا اور کافی تلاش پر بھی دست یاب نہ ہوا۔مولوی عبید اللہ نے دوستوں سے ذکر کیا کہ حافظ عنایت اللہ میرے دوست بھی ہیں اور مہمان بھی اور ہیں بھی غیر احمدی،ان پر اس چوری کا کیا اثر ہوگا....حیرت ہے کہ یہاں احمدیوں کے سوا اور کوئی نہیں۔چوری کیسے؟ قادیان کے سالانہ جلسوں میں دستور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کسی کا اگر کچھ کھویا جاتا ہے تو وہ سٹیج پر دستیاب ہو جاتا ہے کیونکہ جلسہ میں احمدی اور غیر احمدی سب شامل ہوتے ہیں اور چوری اور لقطے سب دست یاب ہو جاتے ہیں مگر (عام دنوں میں) جب خالص احمدی ہوں تو چوری ہوتی ہے اور دست یاب نہیں ہوتی۔ کیا یہ ہاتھی کے دانتوں کی طرح ہیں جو کہ کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ (الجسر البلیغ ص ۱۱-۱۲)

حافظ صاحب بتاتے ہیں کہ جب ۱۹۱۸ء میں وہ دہلی میں پڑھتے تھے تو:

انہیں ایام میں مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی دہلی تشریف لائے اور حاجی علی جان مرحوم کے یہاں قیام فرمایا تو میں موصوف کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ بخاری شریف پڑھتا ہوں، فرمایا کہ صرف ونحو بھی کچھ پڑھی ہے یا نہیں؟،

اس کے بعد حافظ صاحب بتاتے ہیں کہ وہ اپنے استاد کے مشورہ سے علم صرف ونحو پڑھنے لکھو کے ضلع فیروز پور مولوی عطاء اللہ صاحب لکھوی کے پاس پہنچے لیکن بوجوہ کسب فیض نہ کر سکے اور واپس دہلی جا کر حدیث پڑھنے لگے اور ۲۶ جون ۱۹۱۹ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۳۷ء کو دہلی سے فارغ ہو کر بھوانی ضلع حصار مدرس وخطیب مقرر ہو کر چلے گئے (الجسر البلیغ ص ۲۵)

الجسر البلیغ صفحہ ۲۷ پر حافظ عنایت اللہ صاحب نے لکھا ہے

۱۹۱۹ء میں میں نے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو عریضہ روانہ کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی میری اور آپ کی زندگی میں اسلام پر فوت ہو کر آپ کے باپ (مرزا غلام احمد) کی پیش گوئی کو جھوٹا ثابت کریں گے کہ وہ مرزائی ہو کر مرے گا۔

جب میری یہ پیش گوئی ہر سہ قیود کے ساتھ پوری ہوئی (یعنی مولانا بٹالوی، حافظ عنایت اللہ صاحب اور مرزا محمود احمد کی زندگی میں حالت اسلام میں خالق حقیقی سے جا ملے) تو میں نے اسے اہلحدیث امرتسر میں (اشاعت کے لئے) روانہ کیا۔

یاد رہے کہ مرزا غلام احمد نے پیش گوئی کر رکھی تھی کہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرزائی ہو جائیں گے۔

حافظ عنایت اللہ صاحب کو مرزا قادیانی کے کذب پر اس قدر پختہ یقین تھا کہ انہوں نے ۱۹۱۹ء میں یعنی درسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علوم سے فارغ التحصیل ہوتے ہی مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کو چیلنج دے دیا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی انشاء اللہ حالت اسلام میں میری اور تمہاری زندگی میں راہی ملک عدم ہوں گے۔

اس پیش گوئی کی تین شرائط میں سے کوئی بھی الٹی پڑ سکتی تھی۔یعنی حافظ عنایت اللہ صاحب ہی باقی دونوں کی زندگی میں مرجاتے، یا مرزا محمود احمد باقی دونوں کی زندگی میں مرجاتا، یا مولانا بٹالوی خدانخواستہ قادیانی ہوجاتے۔لیکن اللہ تعالی نے حافظ عنایت اللہ صاحب کی پیش گوئی پوری فرما کر مرزا غلام احمد کے کذب پر مہر لگا دی۔

حافظ عنایت اللہ صاحب جو اس واقعہ سے پہلے تحریک ختم نبوت میں سرگرم ہو چکے تھے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

اسی سال (۱۹۱۸ء) کے آخر پر اہل حدیث سلف صالحین کے دوسرے سالانہ جلسہ میں مرزائیوں سے میرا ایک کامیاب مناظرہ ہوا (الجسر البلیغ ص ۲۴)۔

اب مزید جوش وخرش سے متحرک ہو گئے اور پھر تادم زندگی مرزائیت کے خلاف تحریری وتقریری میدان میں سرگرم عمل رہے اس سلسلے میں مرزائیوں سے انکے بیشمار مناظروں کی تفصیلات ان کی سوانح حیات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ان کے مشہور مناظروں میں ۱۹۲۳ء میں دہلی، ۱۹۳۰ء میں نبی پور نز دننکانہ، ۱۹۳۱ء میں دیونہ ضلع گجرات، ۱۹۳۲ء میں رانی کھیت، ۱۹۳۴ء میں حافظ آباد۔ ۱۹۳۵ء میں شیخوپور، ۱۹۳۷ء میں جلال پور جٹاں کے مناظرے شامل ہیں۔

۱۹۲۳ء کے واقعات میں حافظ صاحب لکھتے ہیں:

غالباً انہی ایام میں حافظ غلام رسول وزیر آبادی (مرزائی) سے چاندنی چوک میں اتفاقاً ملاقات ہوئی تو میں نے کہا آپ یہاں کیسے؟ فرمایا کہ حضرت اقدس میاں (محمود احمد) صاحب کے ہمراہ خادمانہ طور پر آیا ہوا ہوں، اگر آپ موصوف کی ملاقات کا خیال رکھتے ہوں تو میرے ساتھ تشریف لے چلیں۔ میں نے کہا کہ کسی مزار پر محض زیارت کے خیال سے حاضری کا مجھے شوق نہیں۔ میں اہل حدیث ہوں، پیر پرست نہیں۔ ہاں اگر وہ بات چیت کریں تو میں حاضر ہو سکتا ہوں مگر ان سے اس کی امید نہیں۔ (حافظ غلام رسول مرزائی نے) کہا کہ میں اس کا ذمہ لیتا ہوں۔تو میں موصوف کے ہمراہ خلیفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو کچھ تھوڑی سی بات چیت کے بعد میاں صاحب نے مولوی شیر علی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ ان سے بات چیت کریں اور آپ اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ میں نے مولوی صاحب سے شکایت کی کہ آپ کس وعدہ پر مجھے یہاں لائے، کہا کہ میاں صاحب کو فرصت نہیں۔ مذہبی بات ... آپ ان (مولوی شیر علی) سے بھی کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا آپ لوگوں سے تو بات چیت ہوتی رہتی ہے میاں صاحب سے بات کی ضرورت ہے جسکے لئے آپ مجھے لائے ہیں۔ آپ لوگوں کے علم و دیانت پر جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے میاں صاحب کو بیعت بازی کی سوا اور کیا شغل ہے۔ (الجسر البلیغ ص ۴۳)

۱۹۳۱ء کے واقعات میں آپ لکھتے ہیں:

غالباً انہی ایام کا ذکر ہے کہ میں کہیں سے آ رہا تھا کہ راستہ میں ایک سنی ایک قادیانی سے کہہ رہا تھا کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کی تکفیر نہ کرتے اور توارث اور نکاح اور نماز اور جنازہ جیسے اسلامی امور میں ان سے مقاطعہ نہ کرتے تو وہ بھی دیگر فرقوں کی طرح اسلام میں مدغم ہو سکتے تھے، اور مرزائی یوں جواب دے رہا تھا کہ مرزا صاحب نے کسی کو بھی کافر قرار نہیں دیا بلکہ علماء نے انہیں کافر ٹھہرایا تو چونکہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی کسی مسلمان کو کافر قرار دیتا ہے وہ اپنی تکفیر سے خود کافر ہو جاتا ہے، اس لئے یہ لوگ (مسلمان) اپنی تکفیر سے خود کافر ہوئے، مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے کوئی تکفیر نہیں ہوئی۔

اتنے میں میں بھی قریب آ پہنچا تو انہوں نے مجھ سے اپنا مکالمہ بیان فرما کر دریافت کیا تو میں نے جواب دیا کہ یہ عرصہ کی باتیں ہیں جن کو ہم نہیں جانتے۔ آپ مجھ سے فیصلہ کریں میں اہل حدیث ہوں اور آپ احمدی ہیں۔، ہم اپنے اپنے مسلک پر قائم رہ کر ایک دوسرے کو مسلم قرار دیں اور اسلامی معاملہ کریں۔، جسے (یعنی اس بات کو) ان لوگوں نے ناپسند کیا جو کہ یہاں جمع ہو گئے تھے، مگر قادیانی اور وہ شخص دونوں تیار ہو گئے، مگر تھوڑی دیر بعد مرزائی نے سوچ کر انکار کر دیا کہ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ مرزا صاحب نبی نہیں (اور یہ کہ) اسے کوئی مانے جب بھی مسلمان، نہ مانے جب بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان،۔

اسے (اس مرزائی کو) کو خیال ہوا ہوگا کہ چونکہ (مرزا قادیانی) ہمارے نزدیک نبی ہے، اسلئے اس کا منکر کافر ہے۔

بس پھر کیا تھا سارا مجمع اسکے خلاف ہو گیا کہ ہمیں دھوکہ دے رہا تھا، اور میری بابت بھی ظاہر ہوا کہ میں نے مداہنت اختیار نہیں کی بلکہ باضابطہ اسے جکڑا ہے (الجسر البلیغ ص ۷۶)

۱۹۳۲ء میں رانی کھیت میں ایک مرزائی نے آپ سے بحث کرنا چاہی تو حافظ صاحب نے فرمایا:

مجھے بحث کی ضرورت نہیں، میں احمدیت میں داخل ہوتا ہوں، مجھے آپ داخل فرمالیں۔

میں اسلام (قرآن وحدیث) کے جملہ اوامر ونواہی کا عموماً اور ارکان خمسہ کا خصوصاً پابند ہوں، اسکے علاوہ جو بات ہے وہ آپ ارشاد فرمائیں آئندہ اس کی بھی انشاء اللہ پابندی کروں گا

اس (مرزائی مبلغ) نے کہا کہ احمدیت میں بھی یہی امور ہیں صرف آپ کو وفات مسیح کا مزید اقرار کرنا پڑے گا۔

میں نے عرض کیا کہ سرسید احمد خان مرحوم وفات کے قائل تھے، کیا وہ احمدی تھے۔

فرمایا کہ نہیں۔، میں نے عرض کیا کہ پھر احمدیت کیا ہے

فرمایا کہ نبوت مرزا صاحب کو آپ تسلیم کریں تو احمدی ہوں گے

میں نے عرض کی کہ مولوی محمد علی ایم اے لاہوری نبوت مرزا کو تسلیم نہیں کرتے کیا وہ احمدی نہیں؟

فرمایا کہ وہ تو احمدی ہے

میں نے عرض کی کہ پھر احمدیت کیا ہے؟ صاف صاف بتائیں میں اس میں داخل ہوتا ہوں

آخر وہ بے چارہ اسی ردوکد میں پریشان ہو کر واپس ہوا

(حافظ صاحب لکھتے ہیں) جب یہ لوگ بحث کئے بغیر بھی احمدیت کا امتیاز ظاہر نہیں کر سکتے تو بحث کیا خاک کریں گے ۔(الجسر البلیغ ص ۸۰-۸۱)

۱۹۶۱ء کے واقعات میں حافظ عنایت اللہ صاحب رقم طراز ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں ایام میں مسجد احمد یہ مری روڈ راولپنڈی میں، احمدیوں سے علمی مذاکرہ بھی ہوتا رہا ایک مجلس میں میں نے دریافت کیا کہ وفات مسیح کی بابت آپ لوگوں کا خیال قرآن مجید میں منصوص اور مصرح ہے یا کہ استدلالی طریق ہے۔انہوں نے آیت فلما تو فیتنی پڑھ دی میں نے کہا یہ دعوی ہے یا کہ اس کی دلیل ہے۔فرمایا کہ دلیل ہے۔ میں نے کہا میں دعوی دریافت کرتا ہوں، پھر اسکے بعد اگر ضرورت پڑی تو دلیل دریافت کروں گا۔ایک گھنٹہ تک وہ بار بار آیت ہی پڑھتے رہے مطالبہ کے مطابق انہوں نے دعوی نہیں کیا۔اگر وہ استدلال کا دعوی کرتے تو اشتباہ پڑ جاتا اور اگر وہ نص و صراحت کا دعوی کرتے تو میں تحفہ بغداد مرزا کا یہ بیان بیان پیش کر دیتا کہ

قرآن وحدیث اور میرے الہاموں میں اگرچہ وفات مسیح کا ذکر ہے مگر چونکہ وہ صریح اور واضح نہیں اس لئے میں نے وفات مسیح کو تسلیم نہیں کیا اور حیات ہی مانتا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ اللہ پاک صریح اور واضح طور پر وفات بتائے گا تو میں تسلیم کرلوں گا اور کامل دس سال تک انتظار کی

(حافظ صاحب کہتے ہیں کہ مرزا کی یہ بات بتا کر میں مرزائیوں سے) دریافت کرتا کہ اس دس سال کے عرصہ میں قرآن وحدیث اور اپنے سابقہ الہاموں کے علاوہ جو صریح اور واضح الہام (مرزا قادیانی پر) نازل ہوا جس کی بنا پر حیات (مسیح) کا خیال چھوڑا گیا وہ کون سا ہے،مگر انہوں (مرزائیوں) نے کوئی شق بھی اختیار نہیں کی جسے بھی اختیار کریں گے خیر نہیں

کسی مجلس میں یہ بھی (ان مرزائیوں سے) دریافت کیا کہ اللہ پاک نے ہمیں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف کا حکم فرمایا ہے جسکی ہم قال رسول اللہ صلی اللہ و سلم کہہ کر تعمیل کرتے رہتے ہیں۔اور اس کا (یعنی اللہ تعالی کا) بیان ہے کہ میں خود بھی درود بھیجتا ہوں تو وہ (یعنی اللہ تعالی) بھی صلی اللہ علیہ و سلم ہی پڑھتا ہے یا اس کا درود اور طرح سے ہوتا ہے۔

(قادیانیوں نے) نے فرمایا کہ اس کا (یعنی اللہ تعالی کا) درود عملاً ہوتا ہے اس طرح پر نہیں کہ اس سے دوسرا خدا ثابت ہوتا ہے جو کہ شرک ہے۔(اس پر) میں نے کہا کہ مرزا صاحب کا الہام ہے کہ: کل برکة من محمد صلی اللہ علیہ و سلم فتبارك من علم و تعلم ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حافظ صاحب کہتے ہیں) بس پھر کیا تھا کہ (وہ مرزائی) لگے جوڑ توڑ کرنے ۔ میں نے کہا کہ آپ لوگوں پہلے جو کچھ فرما دیا (کہ یہ سمجھنا کہ اللہ تعالی کا آنحضرت ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ فرمانا، شرک کا ارتکاب کرنا ہے) بس وہی ٹھیک ہے (یعنی مرزا صاحب اس الہام کو بیان کر کے شرک کے مرتکب ہوگئے ہیں) اس کی مرمت کی ضرورت نہیں (العطر البلیغ ص ۱۰۷، ۱۰۸)

اس سے اگلے سال کا ایک واقعہ آپ نے یوں بیان فرمایا ہے:

۹ ۔ اگست ۱۹۶۲ء کو میں ظہر پڑھ کر مسٹر بدر الاسلام سٹوڈنٹ بی ایس سی سال سوم کو بلوغ المرام پڑھا رہا تھا کہ دو مسافر تشریف لائے اور ظہر وعصر دونوں کو بصورت جمع پڑھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ احمدی ہوں گے چنانچہ فارغ ہوکر ایک صاحب نے فرمایا کہ میں ربوہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کیل المو فی لمن یکتا ل علیه معنی التو فی جو شائع ہوا ہے اس کی حدیث محولہ کتاب ترغیب ترہیب دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کا جواب میرے سپرد ہے ...میں نے عرض کی کہ اس وقت دھوپ کی وجہ سے لائبریری میں شدت کی گرمی ہے عصر کے بعد کتاب دکھائی جا سکے گی ۔ فرمایا بہت اچھا ہم عصر کے بعد حاضر ہوں گے میں نے کہا کہ آپ اپنا نام و پتہ تحریر کردیں کہ مجھے یاد رہے چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل پتے تحریر کردیئے

قاضی محمد نذیر لائلپوری ربوہ ۔ ۱۹ ۔ اگست ۱۹۶۲ء

۲ ۔ حکیم عبداللطیف شاہد مکان نمبر ۴ مین بازار گرالمنڈی لاہور

انہوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا کہ اکثر اہل حدیث احمدی ہوئے ہیں میں نے کہا مرزا صاحب تو حنفی تھے فرمایا کہ نہیں وہ بھی اہل حدیث ہی تھے، چنانچہ ایک دفعہ لوگوں نے ان کی خدمت میں عرض کی مولوی محمد حسین سے بحث کے لئے تیار ہوں جب وہ تیار ہوکر بحث کے لئے تشریف لے گئے تو مولوی صاحب وعظ فرما رہے تھے جسے آپ نے سن کر بحث کا خیال چھوڑ دیا۔

میں نے کہا اس میں اتنا اور بڑھا دو کہ اس کے بعد آپ کو الہام ہوا کہ ..خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے کہا اچھا ہوا کہ آپ نے میرے دعوی کا ثبوت پیش کر دیا ورنہ مجھے اس کی تلاش میں تکلیف ہوتی (اسکے بعد حافظ صاحب ان مرزائیوں کے اس دعوی کا کہ مرزا صاحب اہل حدیث تھے رد کرتے ہوئے انہیں بتاتے ہیں کہ) حنفی ہونیکی حیثیت سے بحث کے لئے تیار ہوئے مگر مولوی (محمد حسین) صاحب کی حسن بیانی سے آپ نے بحث کا خیال چھوڑ دیا جسے بقول موصوف اللہ پاک نے پسند فرمایا۔ مگر بعد میں آپ (مرزا) نے مولوی صاحب کا مقابلہ فرما کر اللہ پاک کو ناراض کیا ہے۔ پھر اسکے بعد وہ (مرزائی لاجواب ہوکر) اٹھ کر چلے گئے۔ عصر کے بعد میں نے مولوی بشیر احمد صاحب طالب علم کو کتاب ترغیب ترہیب دے کر کہا کہ جب وہ واپس ہوں تو انہیں حدیث دکھا کر نقل کرا دیں۔ چنانچہ انہوں نے میرے بعد کتاب دیکھ کر حدیث نقل کر لی۔

اب رہا اس کا جواب تو وہ برسوں سے دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبو ن شعراء، (عطر البلیغ ص ۱۵۷)

حافظ صاحب کے طریق تبلیغ کے مثبت اثرات مرتب ہوتے رہے اور کئی مرزائیوں کو قبول اسلام کی خدا تعالی نے توفیق عطا فرمائی جیسا کہ ۱۹۴۲ء کے واقعات میں آپ لکھتے ہیں:

انہی ایام میں مولوی محمد حسین صاحب وراق گجراتی، اسّی سالہ، اپنے صاحبزادوں بلکہ سب اہل خانہ کے ہمراہ میرے ہاتھ پر مرزائیت سے تائب ہوا۔ یہ گجرات کا پرانا مرزائی گھرانہ تھا جسے اللہ پاک نے ہدایت بخشی پنج وقتہ نماز کے پابند اور جمعہ میں حاضر (الجسر البلیغ ص ۱۲۶)

اور ۱۹۳۲ء کے واقعات میں حافظ عنائت اللہ صاحب لکھتے ہیں:

انہیں ایام کا ذکر ہے... حبیب اللہ درزی پرانا مرزائی تھا جب (میں) ظہر کی نماز پڑھا کر طلباء کو حدیث پڑھاتا تو یہ بھی تنہا نماز پڑھ کر سماعت میں شریک ہوا کرتا۔ جب وہ بیمار ہوا تو اس نے مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ میری چارپائی یہاں سے اٹھا کر اپنے گھر میں لے چلو کہ میں مرزائیت سے تائب ہوں۔ چنانچہ اس کی چارپائی بازار کی راہ سے میرے گھر لائی گئی جسے سب نے دیکھا تو مرزائیوں کی اس کے پاس آمد و رفت شروع ہوئی اور انہوں نے بہت کچھ اسے سمجھایا، مگر اس نے کہا کہ نہیں اب میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچے دل سے تائب ہو چکا ہوں اب واپس نہیں جا سکتا۔ پھر چند دنوں بعد وہ میرے مکان پر ہی فوت ہوا اور میں نے ہی اس کی تجہیز و تکفین کی اور جنازہ پڑھ کر دفن کیا جو کہ مرزائیوں کیلئے درس عبرت تھا۔ (الجسر البلیغ۔ص۸۲)

....

ممکن ہے بعض دوستوں کو تحریک ختم نبوت کے سلسلہ کتب میں حافظ عنایت اللہ صاحب کی ردّ قادیانیت سے متعلق سرگرمیوں کا ذکر گراں گذرے کیوں کہ حافظ صاحب، بعض معاملات میں اہل حدیث حضرات کے عمومی عقائد و نظریات سے اختلاف رکھتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ کتب میں چونکہ دیوبندی، بریلوی، نیچری، شیعہ، حضرات (بلکہ بہائیوں، عیسائیوں، ہندوؤں) کی ردّ قادیانیت سے متعلق سرگرمیاں بھی بیان ہوئی ہیں، اس لئے حافظ عنایت اللہ صاحب کی کاوشوں کے بیان میں مجھے کوئی تردد نہیں۔ اللہ تعالی ہر مسلمان کو اس کے نیک اعمال کی احسن جزاء سے نوازے۔ آمین

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین

و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بهاء الدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "